مفت سلسلہ اشاعت نمبر 126

گلدستۂ درود شریف

حضرت علامہ سید سعادت علی قادری صاحب مدظلہ العالی

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر، صدر ٹاؤن، کراچی۔
فون : 021-2439799-2440857

سلسلہ مفت اشاعت : 126

نام کتاب : گلدستۂ درود شریف

مصنف : حضرت علامہ مولانا سید سعادت علی قادری صاحب مدظلہ العالی

صفحات : 96 صفحات

تعداد : 2000

سن اشاعت : اکتوبر 2004ء

☆☆ ناشر ☆☆

جمعیت اشاعت اہلسنت

عرض ناشر

اَلْحَمْدُ لِوَلِیِّہٖ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ وَ حَبِیْبِہٖ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ سَلَّمْ

مبلغ اسلام علامہ سید سعادت علی قادری مدظلہ العالی بن حضرت علامہ سید مسعود علی قادری علیہ الرحمہ نے "یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا" سے شروع ہونے والی نوے (90) آیتوں پر علیحدہ علیحدہ مقالات قلمبند کیے ہیں جو دو ضخیم جلدوں میں چودہ سو سالہ پرانے قرآنی جملے "یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا" ہی کے عنوان سے ایک علمی خزانہ ہیں۔ ہر مقالہ میں عنوان کے مطابق قرآنی آیات، احادیث کے علاوہ اقوال صحابہ و تابعین، آئمہ و سلف صالحین کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ اس طرح یہ کتاب احکام شرعی اور تاریخی واقعات کا گنجینہ بن گئی ہے۔ جس سے ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشیات، معاشرت اور سیاست غرض یہ کہ زندگی کے تمام شعبوں میں رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔

یہ کتابچہ جو آپ کے پیش نظر ہے وہ دراصل اس کتاب "یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا" کی دوسری جلد سے اقتباس ہے۔ جو اصل کتاب کا مقالہ نمبر 65 ہے اور جس میں سورۂ احزاب کی آیت نمبر 56 تا 58 (آیۂ درود) کی توضیح و تشریح کی گئی ہے۔ یہ آیت (آیت درود) دو شعبان المعظم 2ھ کو بمقام مدینہ منورہ نازل ہوئی تھی۔ اس لیے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ شعبان المعظم کی ہر رات میں سات سو بار درود و سلام پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلت بیان فرماتے ہیں۔

اسی مناسبت سے ماہ شعبان 1425ھ میں جمعیت اشاعت اہلسنّت اسی مقالے کو "گلدستۂ درود شریف" کے نام سے اپنی مفت اشاعت کی سیریز میں سلسلہ اشاعت نمبر 126 کے طور پر شامل کر رہی ہے یہ کتاب فضائل درود شریف کے پاکیزہ عنوان پر ایک لاجواب شاہکار ہے ہر ہر سطر سے جذبۂ عشق رسول ﷺ نمایاں ہے۔ المختصر یہ کہ عاشقان رسول ﷺ کے لیے یہ ایک تحفۂ مرغوب و محبوب ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مبارک کتاب کو قبول فرمائے اور مقبول انام بنائے اور حضرت مصنف علام کو دارین میں جزاء عطا فرمائے۔ ان کی صحت و عمر میں برکت ہو اور ان کے سایۂ علم و ہدایت کو ہم اہلسنّت و جماعت کے سروں پر دراز رکھے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

ناظم شعبۂ نشر و اشاعت

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

فہرست مضامین

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًاO اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًاO وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًاO (احزاب ۵۶ تا ۵۸)

اے ایمان والو! تم بھی ان (نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر درود بھیجا کرو اور سلام عرض کیا کرو بے شک جو لوگ ایذاء پہنچاتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو اللہ انہیں اپنی رحمت سے محروم کر دیتا ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور اس نے تیار کر رکھا ہے ان کے لئے رسوا کن عذاب اور جو لوگ دل دکھاتے ہیں مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کا بغیر اس کے کہ انہوں نے کوئی (معیوب) کام کیا ہو تو انہوں نے اٹھا لیا اپنے سروں پر بہتان باندھنے اور کھلے گناہ کا بوجھ۔

بحمد اللہ! ہماری یہ خوش نصیبی ہے کہ اللہ کے فضل و کرم سے ہم ان آیات تک پہنچے جن پر کچھ لکھنے کا موقع ملا ہمیں مدت سے انتظار تھا اللہ ہمیں انشراح قلب سے نوازے اور علماء اسلام کے طفیل ان آیات کی تفسیر کا حق ادا کرنے کی استطاعت اور سعادت بخشے کہ کم علمی کے باعث ان پر قلم اٹھانا ہمیں بہت ہی دشوار نظر آ رہا ہے اللہ اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ ہماری مشکل کو آسان کر دے "اَللّٰهُمَّ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا" ہم شروع کرتے ہیں قارئین استفادہ کریں اور فیصلہ کریں کہ ہم اپنی تمنا میں کامیاب ہو سکے یا نہیں۔ اس مضمون کے مطالعہ سے قبل درود شریف ضرور پڑھئے کہ یہی حکم الٰہی ہے جس کی تفصیل و تفسیر ہم پیش کرنے کی جرأت کر رہے ہیں اور آپ پڑھ رہے ہیں۔ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقِ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَO

درود شریف

ہمیشہ مدحتِ خیر الانام میں گزرے — دعا ہے عمر درود و سلام میں گزرے

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

ذاتِ والا پہ بار بار درود — بار بار اور بے شمار درود
روئے انور پہ نور بار درود — زلف اطہر پہ مشکبار درود
ان کے ہر جلوے پر ہزار بار درود — ان کے ہر لحظہ پر ہزار درود
سر سے پا تک کروڑ بار درود — اور سراپا پہ بے شمار درود

آیت درود پر غور:۔

محبوب مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجنے کا حکم جس نرالے انداز سے دیا جا رہا ہے پورے قرآن کریم میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔ ظاہر ہے کہ رسول نرالا اور بے نظیر تو اس کے دربار میں گلہائے عقیدت پیش کرنے کا حکم بھی نرالے اور بے نظیر انداز پر ہی ہونا چاہئے۔ ارشاد ہوتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًاO (احزاب:۵۶)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی مکرم پر اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجا کرو اور سلام عرض کیا کرو (بڑے ادب و محبت سے)۔

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا — عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

غور فرمائیے کونسا عمل ایسا ہے جو ایک کے لئے ہو اور کرنے والے تین ہوں اللہ اور اس کے فرشتے اور جملہ اہل ایمان، کتنی پیاری ہے محبوب کی ذات کہ اس کا خالق بذات خود یاد فرماتا رہتا ہے اور اس کی نورانی مخلوق بھی اس ہی بابرکت عمل میں مصروف رہتی ہے لہٰذا ان کے دامن سے وابستہ ان کے غلاموں کو بھی اس عمل کی پابندی کرنا چاہئے لفظ "يُصَلُّوْنَ" عربی قواعد کے مطابق استمرار و دوام کا اظہار کرتا ہے مفہوم یہ ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے ہر لحظہ محبوب کا ذکر کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ بشمول ملائکہ تمام ذکر کرنے والے فنا ہو جائیں گے لیکن ازلی و ابدی ذات اللہ وحدہ لاشریک کے ذریعہ یہ ذکر باقی رہے گا۔

کے لئے ہر وقت دعا کرتے رہتے ہیں اور جب صلوٰۃ کی نسبت اہل ایمان کی طرف ہو تو معنی ہوں گے کہ غلام اپنے محبوب آقا ﷺ کے لئے ادب واحترام کے ساتھ پیارے پیارے جملوں اور الفاظ میں اللہ رب العزت جل مجدہ سے دعا کرتے ہیں۔

آیت مبارکہ کا مفہوم واضح ہے کہ اللہ خالق محمد (ﷺ) محفل ملائکہ میں اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ثناء وتعریف کرتا ہے اور ملائکہ سن کر خوش ہو کر اپنے رب کی رضا وخوشنودی کے لئے محبوب رب کے حق میں مزید رفعت وبلندی کی دعائیں کرتے ہیں۔ پس یہی محبوب عمل سنت الٰہیہ اور سنت ملائکہ کے مطابق غلامانِ مصطفیٰ سے بھی مطلوب ومرغوب ہے کہ انہیں بھی محبوب کے لئے خیر وبرکت اور ان کی بلندیٔ مراتب کی بھیک مانگتے رہنا چاہئے جب وہ بھکاری بنیں گے تو ان پر بھی رحمتِ باری ہوگی اور اپنے لئے کچھ مانگے بغیر انہیں سب کچھ دیا جائے گا۔ پس عمل ایک اس کے فاعل تین لیکن اس کا اثر اور نتیجہ ایک ہی ہے یعنی اللہ فرشتوں اور اہل ایمان کے محبوب ﷺ کی شان عظمت ورفعت کا اظہار، ان کے ذکر مقدس کے بقاء ودوام کا اعلان۔ اب اس کائنات میں کون ہے جو مصطفیٰ ﷺ کی ہمسری کا دعویٰ کر سکے نہ جانے کتنے بڑے کہلانے والے آئے اور چلے گئے ان کا نام ونشان تک نہ رہا لیکن ذکر مصطفیٰ روز اول کی طرح آج تک ہے اور اسی طرح تا ابد رہے گا۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

حضرت علامہ آلوسی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ منجانب اللہ ہونے کی وضاحت کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اللہ کے درود بھیجنے کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ رب العزت جل مجدہ نے اس دنیا میں اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان کو اس طرح بلند فرمایا کہ ان کا ذکر بلند رکھا ان کے دین کو غلبہ عطا فرمایا اور ان کی تعلیمات پر عمل کرنے والوں کا سلسلہ تا ابد جاری رکھا ہے اور آخرت میں ان کی عزت وعظمت کا اس طرح مظاہرہ ہوگا کہ گناہ گاروں کے حق میں ان کی شفاعت مقبول ہوگی انہیں بہترین اجر وثواب عطا فرما کر بلند مقام پر فائز کیا جائے گا جو مقام محمود کہلائے

گا اور اس طرح اولین وآخرین میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت وفضیلت نمایاں ہوگی اور تمام مقربین پر آپ کی عزت آشکارا ہو جائے گی"۔ (روح المعانی جلد ۲۲ صفحہ ۷۶، مطبوعہ بیروت ۱۴۰۵ھ)

علامہ ابن منظور رحمتہ اللہ علیہ "صلوٰۃ" کا مفہوم اس طرح بیان فرماتے ہیں:

" کہ جب بندۂ مؤمن بارگاہ الٰہی میں عرض کرتا ہے "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ " تو اس کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ اے اللہ اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر کو بلند فرما ان کے دین کو غلبہ عطا فرما۔ ان کی شریعت مطہرہ کو دوام عطا فرما ان کا مرتبہ بلند فرما اور روز محشر گناہ گاروں کے حق میں ان کی شفاعت قبول فرما کر ان کا اجر وثواب گونا گوں کر دے"۔ (لسان العرب جلد ۷ صفحہ ۳۹۸، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

اور بعض اسلاف نے بڑی ہی اچھی وضاحت کی کہ "اللہ رب العزت جل مجدہ نے اہل ایمان کو محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود وسلام بھیجنے کا حکم دیا ہے لیکن ہم نہ تو ان کے بلند مراتب سے کما حقہ واقف ہیں اور نہ ہی ان کے دربارِ عالی کے آداب بجالانا ہمارے بس میں ہے نہ ہی ہم یہ جانتے ہیں کہ اس حکم عالی کی تعمیل کا طریقۂ احسن کیا ہے جو مقبول ہو پس ہم "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ" کا ایک معروضہ دربارِ الٰہی میں پیش کرتے ہیں کہ مولا تو نے ہمیں حکم دیا ہے ایسا حکم جس کی تعمیل کما حقہ ہمارے بس میں نہیں پس ہم تجھ ہی سے التجا کرتے ہیں کہ ہماری جانب سے اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود وسلام نازل فرما دے جیسا کہ حق ہے جو ان کو پسند ہو اور جو ان کے دربار عالی میں مقبول ہو۔ اگر بندۂ عاجز کا یہ معروضہ قبول ہو گیا تو یقین جانئے مقدر چمک اٹھا دنیا وآخرت کی بھلائیاں نصیب ہو گئیں۔

فَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ

درود پڑھنا واجب ہے:۔

جمہور علماء کے نزدیک زندگی میں کم از کم ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا واجب ہے لیکن

جن احادیث مبارکہ میں درود شریف نہ پڑھنے والے کو بخیل، ظالم، بدبخت قرار دیا گیا ہے ان کے پیش نظر اکثر علماء کرام نے واجب قرار دیا ہے کہ جب بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسم گرامی لیا جائے، سنا جائے یا لکھا جائے تو ہر مرتبہ درود پڑھنا واجب ہے جبکہ مختصر درود صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہے یعنی اتنا ہی کہہ دینا یا لکھ دینا کافی ہے اور بکثرت درود پڑھتے رہنا افضل و مستحب ہے اور بے شمار ثواب، رحمتوں اور برکتوں کا باعث ہے جیسا کہ احادیث مبارکہ سے واضح ہوتا ہے چند احادیث درج ذیل ہیں ان پر غور کیجئے اور اللہ توفیق دے تو عمل کی کوشش کیجئے۔

راوی ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"اَوْلَى النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً"

قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے مجھ پر سب سے زیادہ درود شریف پڑھا۔" (ترمذی شریف باب ماجاء فی فضل الصلوٰۃ علی النبی جلد اول صفحہ ۲۲۲، القول البدیع ۱۴۰)

ظاہر ہے قیامت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قرب اخروی نجات کی ضمانت ہے آپ کی شفاعت نصیب ہونے کی بشارت ہے ایک عظیم ترین سعادت ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"مَنْ صَلّٰى عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَّ حُطَّتْ عَنْهُ عَشْرَ خَطِیْئٰتٍ وَرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرَ دَرَجٰتٍ"

جس نے مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھا اللہ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں۔

(سنن نسائی جلد اول صفحہ ۱۴۵، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۸۶، دلائل الخیرات صفحہ ۶)

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ ایک دن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو اتنا خوش اور ہشاش بشاش دیکھا کہ اس سے پہلے کبھی ایسا نہ دیکھا تھا پس میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آج آپ مجھے اتنے خوش نظر آ رہے ہیں کہ اس سے

پہلے کبھی میں نے آپ کو اتنا خوش نہ پایا۔ آپ نے فرمایا کہ میں کیوں نہ خوش ہوں کہ ابھی مجھے جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ پیغام سنا کر گئے ہیں کہ اللہ رب العزت فرماتا ہے:

"مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلٰوۃً صَلَّيْتُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا وَّ مَحَوْتُ عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَّكَتَبْتُ لَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ"

کہ جس نے آپ پر درود شریف پڑھا میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور اس کے دس گناہ مٹا دوں گا اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دوں گا۔ (سنن نسائی، باب الفضل فی الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلد اول، صفحہ ۱۴۵، القول البدیع صفحہ ۱۱۰، کیمیائے سعادت، صفحہ ۱۲۱)

اس ارشاد میں اگرچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انتہائی عظمت و بزرگی کا اظہار ہے لیکن آپ کو خوشی اس بشارت پر تھی کہ یہ عمل امت کی مغفرت و بخشش اور بلندیٔ مراتب کا ذریعہ ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ اجمعین۔

حضرت زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"اَلْبَخِیْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ عَلَیَّ"

"بخیل وہ ہے جو میرا نام سنے اور مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔ ﷺ"

(التاریخ الکبیر للبخاری، مشکوٰۃ شریف، صفحہ ۸۷، رواہ النسائی والترمذی، القول البدیع صفحہ ۱۴۷)

یہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت طفیل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب دو حصہ رات گزر جاتی تھی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کھڑے ہوتے اور فرماتے تھے "یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ" اے لوگو! اللہ کا ذکر کرو اللہ کو یاد کرو، تھرا دینے والی آ گئی اس کے پیچھے اور آنے والی ہے موت اپنی تلخیوں کے ساتھ آ پہنچی۔ میرے باپ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں کثرت سے درود شریف پڑھتا ہوں۔ ارشاد فرمایئے میں کس قدر پڑھا کروں فرمایا جتنا تیرا دل چاہے۔ میں نے عرض کی کیا وقت کا چوتھائی حصہ، فرمایا جتنا تیرا جی چاہے اور اگر

اس سے زیادہ پڑھے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کی دو تہائی فرمایا جتنا تیرا جی چاہے اور اگر زیادہ کرے تو بہتر ہے پس میں نے کہا:

"اَجْعَلُ صَلٰوتِیْ کُلَّهَا قَالَ اِذًا تُکْفٰی هَمَّکَ وَ یُغْفَرُلَکَ ذَنْبُکَ"

"میں سارا وقت درود ہی پڑھتا رہوں گا آپ نے فرمایا: تو تیرے سارے رنج والم دور کرنے کے لئے کافی ہے اور تیرے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔" ﷺ

(مشکوٰۃ شریف، صفحہ ۸۶، رواہ الترمذی، مسند امام احمد، مسند ابن ابی شیبہ، القول البدیع صفحہ ۱۱۹، الزواجر، صفحہ ۱۱۷)

حضرت طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد سے یہ حدیث بھی روایت کی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار میں حاضر ہو کر ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ!

"اَرَاَیْتَ اِنْ جَعَلْتُ صَلَاتِیْ کُلَّهَا عَلَیْکَ .... قَالَ اِذًا یَّکْفِیْکَ اللّٰهُ مَا اَهَمَّکَ مِنْ دُنْیَاکَ وَاٰخِرَتِکَ"

کیسا ہوگا اگر میں اپنا سارا وقت آپ پر درود پڑھنے میں صرف کردوں......؟

آپ ﷺ نے فرمایا تو اللہ تیری دنیا و آخرت کی مشکلیں دور کردے گا۔

(اخرجه الطبرانی، معجم کبیر، رواہ البزار، القول البدیع صفحہ ۱۱۹)

غرضیکہ کثرت سے درود شریف پڑھتے رہنا فرائض کے بعد ہر قسم کے اوراد و وظائف سے افضل ہے۔ اس سے حزن و ملال اور رنج والم دور ہوتا ہے مشکلات آسان ہوتی ہیں دنیا و آخرت کی بھلائیاں نصیب ہوتی ہیں۔ بعض احادیث کے مطابق قلبی سکون، مسرت وخوشی میسر آتی ہے، رزق کی برکت ہوتی ہے، رحمت باری کا نزول ہوتا ہے، گناہ مٹتے ہیں، نیکیاں بڑھتی ہیں درود پڑھنے والوں کو بلندیٔ مراتب کا مژدہ دیا گیا ہے اور یہ آخرت کی نجات کا یقینی ذریعہ ہے۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمٖ

چند احادیث:۔

فضائل درود شریف کے سلسلے میں نبی مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کا ایک ذخیرہ بحمداللہ ہمارے پاس محفوظ ہے ان تمام احادیث کو تو یہاں نقل کرنا ممکن نہیں۔ چند احادیث

مبارکہ ملاحظہ فرمایئے۔ راوی ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد ہے میرے آقا ﷺ کا:

"جب لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نہ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور نہ ہی اپنے نبی پر درود شریف پڑھتے ہیں "اِلَّا کَانَ عَلَیْهِمْ مِنَ اللّٰهِ تِرَةً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَلَهُمْ" تو قیامت کے دن یہ مجلس ان کے لئے وبال جان ہوجائے گی اور اگر اللہ چاہے گا تو انہیں عذاب میں مبتلا کردے گا اور اگر چاہے گا تو اپنے فضل وکرم سے ان کی بخشش فرمادے گا"۔

(رواہ ابوداؤد، احمد وطبرانی، القول البدیع، صفحہ ۱۴۹، المستدرک، جلد اول، صفحہ ۵۵۰، تفسیر درمنثور، جلد ۵، صفحہ ۲۱۰)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ" جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو وہی جملے دہراؤ جو وہ کہہ رہا ہے "ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ" پھر مجھ پر درود شریف پڑھو "فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ بِهَا عَشْرًا" کیونکہ جو مجھ پر درود پڑھتا ہے اللہ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے۔"

(مسلم، جلد اول، صفحہ ۱۴۴، نسائی، جلد اول، ص ۸۷، ابوداؤد، جلد اول، صفحہ ۸۴، القول البدیع، صفحہ ۱۸۶)

حضرت عبداللہ بن حسن رضی اللہ عنہما اپنی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور وہ اپنی والدہ سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:

"جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو مجھ پر درود بھیجے پھر دعا کرے "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ" اور جب مسجد سے نکلے تو درود شریف پڑھے اور دعا کرے "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَافْتَحْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ" (اخرجہ احمد، ترمذی، جلد اول، صفحہ ۱۸۱، القول البدیع، صفحہ ۱۸۴، جلاء الافہام، صفحہ ۴۰)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نماز پڑھ رہا تھا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت ابوبکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہما تشریف فرما تھے۔ جب میں نماز سے فارغ ہو کر بیٹھا تو میں نے پہلے اللہ کی ثناء پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف پڑھا پھر اپنے لئے دعا کی تو

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا "سَلْ تُعْطٰی" اب جو چاہو مانگو ملے گا۔ (جامع الترمذی باب ماذکر فی الثناء علی اللہ والصلوٰۃ علی النبی ﷺ قبل الدعاء جلد اول صفحہ ۲۴۶ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۸۷)

حضرت امام ترمذی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ "ایک روز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا اس نے نماز پڑھی اور دعا مانگنے لگا: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ" "اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرمادے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے نمازی تو نے بہت جلدی کی جب نماز پڑھ چکو تو بیٹھو اللہ کی حمد وثناء کرو پھر مجھ پر درود پڑھو "ثُمَّ ادْعُهُ" پھر اللہ سے دعا کرو پھر دوسرا آدمی آیا اس نے نماز پڑھی اور اللہ کی حمد وثناء کی پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف پڑھا۔ آپ نے فرمایا "اَیُّهَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ" "اے نمازی اب مانگ تیری دعا قبول کی جائے گی"۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی مشکوٰۃ صفحہ ۸۶)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ [1] فرماتے ہیں: "اَلدُّعَآءُ وَالصَّلٰوةُ مُعَلَّقٌ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَلَا یَصْعَدُ اِلَی اللّٰهِ مِنْهُ شَیْءٌ حَتّٰی یُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ" کہ دعا اور نماز آسمان وزمین کے درمیان لٹکی رہتی ہے اور وہ اس وقت تک اللہ کی بارگاہ میں پیش نہیں ہوتی

[1] حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی مضمون مگر کلمات کے فرق کے ساتھ متعدد روایات منقول ہیں ان روایات میں آخری کلمات "حَتّٰی یُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ" یکساں ہیں۔ البتہ اول کلمات میں کمی وزیادتی کچھ اس طرح ہے۔ اسحٰق بن راھویہ کی روایت میں ہے "بیشک دعا رہتی ہے زمین وآسمان کے درمیان" امام ترمذی نے ابوداؤد سلیمان کی سند کے ساتھ روایت کی ہے۔ "دعا زمین وآسمان کے درمیان ٹھہرا دی جاتی ہے۔ اس میں سے کوئی چیز اوپر نہیں جاتی"۔ (جامع ترمذی جلد اول صفحہ ۲۲۲) محدث دیلمی نے ان لفظوں سے روایت کی ہے "دعا آسمان سے محجوب رہتی ہے اور کوئی دعا سے پھر آسمان تک نہیں پہنچتا۔" امام قاضی عیاض کی بیان کردہ روایت میں ہے۔ "دعا اور نماز زمین وآسمان کے درمیان معلق رہتے ہیں اور بارگاہ الٰہی میں نہیں پہنچتے تاوقتیکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر درود نہ بھیجے" اسی ضمن میں ایک حدیث شفاء جلد دوم صفحہ ۸۹ اور القول البدیع صفحہ ۲۲۳ میں ہے۔ "جو دعا درودوں کے درمیان ہو (یعنی دعا کے اول وآخر میں درود شامل ہو) وہ رد نہیں ہوتی" اس حدیث شریف کی شرح میں ابوسلیمان دارانی حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے کہتے ہیں "جب حاجت ہو تو دعا کرتے وقت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر درود بھی بھیجا کرو بیشک درود تو قبول ہی ہے اور اللہ کریم ہے وہ ایسا نہ کریگا کہ بعض کو قبول فرمائے اور بعض کو رد کردے"

(احقر نسیم احمد صدیقی غفرلہ)

جب تک حضور ﷺ پر درود شریف نہ پڑھا جائے"۔ (شفاء، جلد دوم صفحہ ۸۸، نسیم الریاض، جلد ۳، صفحہ ۴۵۸)

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ [1] کا ارشاد ہے: "اِنَّ الدُّعَاءَ مَحْجُوْبٌ حَتّٰی یُصَلِّیَ الدَّاعِیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ" کہ دعا بارگاہ الٰہی میں پیش نہ کی جائے گی جب تک کہ دعا کرنے والا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف نہ پڑھے"۔ (معجم اوسط طبرانی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی جب ارادہ کرے کہ وہ اللہ کے دربار میں التجا کرے "فَلْیَبْدَاءَ بِمَدْحِهٖ وَثَنَائِهٖ عَلَیْهِ" تو پہلے اپنے رب کی اس کی شان کے مطابق مدح وثناء کرے "ثُمَّ یُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ" پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پڑھے "ثُمَّ لِیَسْئَلْ فَاِنَّهٗ اَجْدَرُ اَنْ یَّنْجَحَ" پھر اپنے رب سے التجا کرے تو امید کی جاسکتی ہے کہ اس کی دعا ضرور قبول ہوگی۔ (مسند عبدالرزاق، معجم کبیر طبرانی، شفا، جلد دوم صفحہ ۸۹، القول البدیع، ص ۲۲۲، نسیم الریاض، جلد ۳، صفحہ ۴۵۸)

حضرت ابن عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا کے کچھ ارکان ہوتے ہیں کچھ اسباب ہوتے ہیں اور قبولیت کے اوقات ہوتے ہیں اگر دعا اس کے ارکان کے مطابق ہو تو طاقتور ہوتی ہے اگر اس کے پر ہوں تو آسمان پر پرواز کر جاتی ہے اور قبولیت کی گھڑیوں میں دعا کی جائے تو کامیاب ہوتی ہے اگر اس کے اسباب مہیا ہوں تو قبول ہوتی ہے "فَاَرْکَانُهٗ حُضُوْرُ الْقَلْبِ وَالرِّقَّةُ وَالْاِسْتِکَانَةُ وَالْخُشُوْعُ وَ تَعَلُّقُ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ وَ قِطْعُهٗ مِنَ

[1] حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے اسی مضمون کی دو حدیثیں مروی ہیں امام قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ شفا شریف جلد دوم صفحہ ۸۸ میں نقل فرماتے ہیں۔ پھر دعا اسوقت تک پردے میں رہتی ہے جبتک دعا کرنے والا نبی کریم ﷺ کے ساتھ ساتھ آپ کی آل پر بھی درود نہ بھیجے۔ امام بیہقی علیہ الرحمہ نے شعب الایمان میں ابوالقاسم التیمی ابن ابی شری اور ابن بشکوال سے روایت کیا ہے" کوئی دعا ایسی نہیں کہ جس میں دعا اور اللہ کے درمیان حجاب نہ ہو یہاں تک کہ حضور محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر درود بھیجے جب وہ ایسا کرتا ہے تو حجاب کا پردہ پھٹ جاتا ہے اور دعا اللہ کی بارگاہ میں داخل ہوجاتی ہے اور جو ایسا نہیں کرتا ہے اسکی دعا لوٹا دی جاتی ہے۔" (القول البدیع، صفحہ ۲۲۳، جلاء الافہام، صفحہ ۶۰)

(احقر نسیم احمد صدیقی غفرلہ)

اَلْاَسْبَابِ وَ اَجْنِحَةُ الصِّدْقِ وَ مَوَاقِيْتُ الْاَسْحَارِ وَ اَسْبَابُهُ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ"

دعا کے ارکان دل کا حاضر ہونا عاجزی وانکساری اور خشوع وخضوع کا ہونا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ دل کا تعلق اور تمام مادی وظاہری سہاروں اور اسباب کی علیحدگی ہیں اور دعا کی قبولیت کے اوقات سحری کے اوقات ہیں اس کے اسباب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود وسلام بھیجنا ہیں"۔ (القول البدیع ص۲۲۴، شفاء، جلد دوم، ص۸۹، نسیم الریاض، جلد۳، ص۴۵۹)

ان احادیث وآثار سے دعا کی قبولیت اور دعا مانگنے کا طریقہ واضح اور ثابت ہوگیا۔

اسی لئے ہم دعا سے پہلے اللہ جل مجدہ کی حمد وثناء کرتے ہیں پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار عالی میں ہدیۂ درود پیش کرتے ہیں اور پھر اپنے اور دیگر اہل ایمان کے لئے مانگتے ہیں جو کچھ بھی مانگتے ہیں اور دعا ختم بھی حمد وثناء اور درود شریف پر ہی کرتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ بوقت دعا الفاظ دعا میں عجز وانکساری ہو آنکھوں سے آنسو جاری ہوں یا کم ازکم چہرے پر رونے کے آثار ہوں رہا معاملہ حضور قلب اور خلوص نیت کا تو دلوں کا مالک اللہ ہی ہے وہی دلوں کا حال جاننے والا بھی ہے ہمیں یہی کوشش کرنا چاہئے کہ بوقت دعا دل اللہ ہی کی طرف لگا ہوا اور سارے ظاہری ومادی اسباب کو بھول کر اس ہی سے بھیک مانگ رہے ہوں تو نبی مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق ہمیں اپنی دعاؤں کی قبولیت کا یقین ہوگا اور دعا مجمع میں کی جائے تو آواز بلند کی جائے تا کہ دوسرے اہل ایمان کی آمین ہماری دعاؤں کی قبولیت کا ذریعہ ہو۔ اللہ ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مزید ارشادات ملاحظہ ہوں میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں "اس کی ناک خاک آلود ہو "ذُکِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ" جس نے میرا اسم گرامی سنا اور مجھ پر درود شریف نہ پڑھا"۔ (رواہ الترمذی، شفاء، جلد دوم، ص۱۰۰، واحمد، القول البدیع ص۱۴۴، جلاء الافہام ص۱۶، بیروت، طبرانی، نسیم الریاض، ج۳ ص۴۶۱)

نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِی الْکِتَابِ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِکَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَادَامَ اِسْمِیْ فِیْ ذٰالِکَ الْکِتَابِ" جس شخص نے کسی کتاب میں میرے نام کے ساتھ درود شریف لکھا تو جب تک یہ کتاب رہے گی فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔ ﷺ (طبرانی الاوسط، کیمیائے سعادت ص ۱۲۱، سعادۃ الدارین ص ۸۳، خطیب فی الشرف اصحاب الحدیث، احیاء العلوم ج ۱ ص ۳۱۷، نسیم الریاض ج ۳ ص ۴۹۰)

یعنی نبی مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہتے ہیں کہ ان کے غلام جب بھی ان کے نام پاک لیں سنیں یا لکھیں تو ان کے دربار میں ہدیہ پیش کریں۔ حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں اس کا فائدہ بتاتے ہوئے بیان کیا کہ کسی عالم کا ایک ہم سبق حدیث شریف کا طالب علم تھا اس کے انتقال کے بعد انہوں نے اسے خواب میں دیکھا کہ وہ سبز لباس میں نہایت ہی خوش وخرم ٹہل رہا ہے انہوں نے اس سے پوچھا تمہارا کیا حال ہے؟ یہ اللہ کا انعام اور یہ خوشی ومسرت تمہیں سب کیسے نصیب ہوا؟ اس نے بتایا کہ میری یہ عادت تھی کہ میں ہمیشہ حضور ﷺ کے نام مبارک کے ساتھ درود شریف ضرور لکھا کرتا تھا پس اللہ نے اپنے فضل وکرم سے یہ مجھے اس کا صلہ عطا فرمایا ہے" (بروایت صاحب الخلقان، القول البدیع ص ۲۵۲)

(اے اللہ تو جانتا ہے کہ ہم نے بھی ہمیشہ تیرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام مسعود کے ساتھ درود شریف لکھا اور تعظیماً اپنے انگوٹھے چوم کر اپنی آنکھوں پر لگائے پس اے اللہ تو اپنے نیکوں کے طفیل ہمارے اس عمل کو قبول فرمالے اور درود شریف سے ہماری آنکھوں کو ٹھنڈا کردے اور اس کی برکت سے ہمارے گناہوں کو معاف فرمادے)

"فَصَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ"

ایک ایمان افروز بات اور ملاحظہ ہو حضرت عبداللہ بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ "میں نے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا تو ان سے پوچھا کہ فرمائیے اللہ

رحیم وکریم نے بعد موت آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ پس آپ نے فرمایا "رَحِمَنِیْ وَ غَفَرَلِیْ وَزَفَّفَتْ اِلَی الْجَنَّۃِ کَمَا تَزَفِ الْعُرُوْسِ وَنَثَرَ عَلَی کَمَا یَنْثُرُ عَلَی الْعُرُوْسِ" میرے رب کریم نے مجھ پر بڑا ہی رحم فرمایا اور میری بخشش کردی۔ مجھے دلہن کی طرح آراستہ و پیراستہ کرکے جنت میں بھیجا گیا اور مجھ پر جنت کے پھول نچھاور کئے گئے جس طرح دلہن پر نچھاور کئے جاتے ہیں۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا کہ آپ پر رب کریم کی ان عنایات کا سبب کیا ہے پس آپ نے بتایا یہ صلہ ہے اس درود عظیم کا جو میں نے اپنی کتاب "الرسالہ" میں لکھا ہے اور وہ درود شریف یہ ہے

"وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَ عَدَدَ مَا غَفَلَہُ الْغَافِلُوْنَ"

حضرت عبداللہ بن حکیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بیدار ہوا تو میں نے الرسالہ میں اس درود شریف کو تلاش کیا اور بعینہ اسی طرح لکھا ہوا پایا" (مطالع المسرات مترجمہ ص ۴۰۶، تاریخ ابن عساکر، سعادۃ الدارین ص ۱۱۸، القول البدیع للعلامہ شمس الدین سخاوی ص ۲۵۴)

(اے کریم مولا صدقہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ہمارے گناہوں کو بھی درود شریف کی برکت سے معاف فرمادے آمین)

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

حضرت علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے بتایا کہ "قیامت کے دن دربار الٰہی میں محدثین حاضر ہوں گے اور ان کے ہاتھوں میں دواتیں ہوں گی جن سے وہ احادیث رسول ﷺ لکھا کرتے تھے اللہ تعالیٰ حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمائے گا ان سے پوچھو یہ کون ہیں اور کیا چاہتے ہیں؟ وہ عرض کریں گے ہم حدیث لکھنے اور پڑھنے والے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوگا کہ جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ کیونکہ تم (احادیث لکھتے اور پڑھتے وقت) میرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر باکثرت درود پڑھا کرتے تھے"۔ (القول البدیع ۲۵۱، طبرانی شریف)

(اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ وَمَعَھُمْ)

حضرت شیخ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ "ایک شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسم گرامی کے ساتھ صرف صلی اللہ علیہ لکھا کرتا تھا "وسلم" نہیں لکھتا تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب میں اس سے فرمایا کہ تم کیوں اپنے آپ کو چالیس نیکیوں سے محروم رکھتے ہو یعنی "وسلم" میں چار حروف ہیں ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں"۔

(الجواہر المنظم فی زیارۃ القبر الشریف النبی المکرّم)

مواہب اللدنیہ میں ہے کہ "قیامت کے دن جب کسی مؤمن کی نیکیوں کا وزن کم ہوگا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام انگلی کے برابر ایک کاغذ کا ٹکڑا میزان میں رکھ دیں گے جس سے اس کی نیکیوں کا پلہ وزنی ہو جائے گا یہ دیکھ کر وہ مؤمن کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کون ہیں؟ آپ کی صورت و سیرت بہت ہی اچھی ہے۔ آپ فرمائیں گے میں تیرا نبی ہوں (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اور یہ درود شریف ہے جو تو مجھ پر پڑھا کرتا تھا اور آج تیری ضرورت کے وقت میں نے تجھے اس کا بدلہ دے دیا ہے"۔ (مواہب اللدنیہ مع شرح زرقانی جلد ۱۲، ص ۳۶۰، حاشیہ حصن حصین بہ حوالہ تفسیر قشیری)

واضح رہے کہ حضور ﷺ قیامت کے دن تین مقامات پر ہم غلاموں کی نگرانی فرمارہے ہوں گے حوض کوثر پر کہ کوئی پیاسا تو نہ رہا۔ میزان پر کہ کسی کے اعمال حسنہ کا پلہ ہلکا تو نہ رہا صراط پر کہ سب غلام بعافیت اس سے گزر رہے ہیں، ﷺ

علماء فرماتے ہیں :

جمہور علماء کرام کے نزدیک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پڑھنا اور آپ کے اسم گرامی کے ساتھ درود لکھنا واجب ہے چند علماء کرام کے ارشادات ملاحظہ ہوں:

امام یوسف بن عمر بن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ علمائے اندلس کے شیخ اور اپنے زمانہ کے بہت بڑے محدث تھے ۳۸۰ھ میں وصال ہوا ان کی کتاب "استذکار" نہایت مشہور ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ "علماء کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ کے مطابق مؤمن کے لئے حضور

علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف پڑھنا فرض ہے"۔(سعادۃ الدارین جلد اول، ص ۱۸۲، القول البدیع ص ۱۵)

عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"اَكْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ "جمعہ کے دن مجھ پر بکثرت درود پڑھا کرو کیونکہ اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو مجھ پر درود پڑھتا ہے اسکا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! کیا حضور کی وفات کے بعد بھی آپ نے فرمایا میری وفات کے بعد بھی اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا رہے گا کیونکہ "اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُّرْزَقُ "بیشک اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء (علیہم السلام) کے جسموں کو کھائے پس اللہ کا نبی بعد وفات بھی زندہ رہتا ہے اور اسے رزق دیا جاتا ہے"۔(سنن ابن ماجہ، ص ۷۶، طبرانی معجم کبیر، جلاء الافہام، ص ۵۶، القول البدیع، ص ۱۵۸، راوی اور مضمون کے فرق کے ساتھ یہ حدیث سنن نسائی جلد اول ص ۱۵۵، مشکوٰۃ شریف، ص ۸۶، عن ابی ہریرہ، جلاء الافہام، ص ۳۸)

یہ ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث ہے اور علماء نے بعد تحقیق اس کے متعلق صراحت کی ہے کہ اس کے تمام راوی ثقہ قابل اعتماد ہیں لہٰذا اس میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔

سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ "حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا" اپنے گھروں میں (بھی) نمازیں پڑھا کرو انہیں قبرستان نہ بناؤ۔ "وَلَا تَتَّخِذُوْا بَيْتِيْ عِيْدًا "نیز میرے گھر کو عید نہ بناؤ (کہ عید کی طرح سال میں صرف دو مرتبہ حاضری دو) "وَصَلُّوْا عَلَيَّ وَسَلِّمُوْا فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ وَسَلَامَكُمْ يَبْلُغُنِيْ اَيْنَمَا كُنْتُ" اور مجھ پر صلوٰۃ وسلام پیش کرتے رہا کرو کیونکہ تمہارا صلوٰۃ وسلام مجھے پہنچتا رہتا ہے میں کہیں بھی ہوں"۔(مسند ابی یعلیٰ، طبرانی کبیر، شفاء جلد دوم ص ۱۰۵)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ "حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے "حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ " میں کہیں بھی ہوں تم مجھ پر درود پڑھتے رہا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھے پہنچتا رہتا ہے"۔(نسائی شریف، جلاء الافہام، ص ۳۸، شفاء، جلد دوم، ص ۱۰۵، القول البدیع، ص ۱۵۳)۔

نعیم بن ضمضم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (۱) "عمران بن حمیری رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کیا میں تمہیں ایک حدیث شریف نہ سناؤں۔ میں نے عرض کیا ضرور سنایئے تو انہوں نے بتایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ کا ایک فرشتہ ہے جسے اللہ نے تمام مخلوق کی آواز سننے کی قوت عطا فرمائی ہے وہ میری وفات کے بعد سے میری قبر انور پر مقرر ہے فَلَيْسَ اَحَدٌ يُّصَلِّيْ عَلَيَّ صَلٰوةً تو جو بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے یہ فرشتہ کہتا ہے يَا مُحَمَّدُ صَلّٰى عَلَيْكَ فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ اے محمد (ﷺ) فلاں ابن فلاں نے آپ کے دربار میں ہدیہ درود پیش کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا پس اللہ اس شخص پر ایک مرتبہ درود کے بدلہ دس مرتبہ اپنی رحمت نازل فرماتا ہے"۔(رواہ ابوشیخ اصفہانی وابوالشیخ بن حبان، طبرانی کبیر، جلاء الافہام ص ۴۶، القول البدیع ص ۱۱۲)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ (۲) "حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتایا کہ اللہ کا ایک فرشتہ ہے جو تمام بندوں کی باتیں سننے کی قوت رکھتا ہے" فَلَيْسَ مِنْ اَحَدٍ يُّصَلِّيْ عَلَيَّ صَلٰوةً " تو جب بھی میرا کوئی غلام مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو مجھ کو بتاتا ہے اور میں نے اپنے رب سے گزارش کی ہے کہ مولا تیرا جو بندہ بھی مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے تو اس پر دس مرتبہ اپنی رحمت نازل فرما"۔(رواہ روبانی فی مسندہ، جلاء الافہام، ص ۴۷، عن ابی کریب)

امام ابوالعباس احمد بن عمر بن ابراہیم قرطبی رحمۃ اللہ علیہم اندلس کے مشہور علماء میں شمار ہوتے ہیں فرماتے ہیں کہ "اس سے کسی کو اختلاف نہیں کہ زندگی میں ایک مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ

(۱)(۲) دونوں حدیثیں حضرت نعیم بن ضمضم کی سند میں، بروایت عمران بن حمیری اور بہ سماعت حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم ہیں۔ پہلی حدیث میں یوں ہے۔ "عمران بن حمیری نے کہا کہ میں اپنے دوست عمار بن یاسر کی ایک حدیث نہ سناؤں۔
احقر نسیم صدیقی غفرلہ

والسلام پر درود شریف پڑھنا سنن موکدہ کی طرح واجب ہے حتیٰ کے ابن عطیہ نے (جو دمشق کے مشہور عالم تھے ۲۸۲ھ میں وصال ہوا۔ (ان کی تفسیر "ابن عطیہ" مشہور ہے) بھی فرمایا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پڑھنا سنن مؤکدہ کی طرح واجب ہے جس کا ترک کرنا قطعاً اچھا نہیں اس کارِ خیر سے وہی غافل ہوسکتا ہے جس میں خیر کا عنصر بالکل ہی نہ ہو"۔ (سعادۃ الدارین مترجم، جلد اول ص ۱۸۲، القول البدیع عربی ۱۵)

امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس شافعی رضی اللہ عنہم مشہور محدث اور مجتہد تھے ساری دنیا میں ان کے مقلدین موجود ہیں انہوں نے امام مالک اور امام محمد بن حسن شیبانی رضی اللہ عنہما سے استفادہ کیا۔ عبادت و ریاضت اور زہد و تقویٰ میں بلند مقام رکھتے تھے ۲۰۴ھ میں وصال ہوا مزار مبارک مصر کے شہر قرافہ میں ہے۔ فرماتے ہیں "نماز کے آخری قعدے میں درود شریف پڑھنا واجب ہے" اور "حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کے بعض شاگردوں کا بھی یہی مسلک ہے لیکن بعض علماء نے بلاتعین تعداد بکثرت درود شریف پڑھنا ضروری قرار دیا ہے" (افضل الصلوٰات علی سید السادات صفحہ ۱۱) (امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ حدیث کے امام اور عظیم مجتہد تھے عشق رسول ﷺ میں دیوانے تھے ساری زندگی مدینہ منورہ ہی میں گزار دی کسی دوسرے شہر نہ گئے کہ کہیں موت نہ آجائے اور مدینہ منورہ کی مقدس زمین سے محرومی ہو جائے۔ بالآخر ۱۷۹ھ میں مدینہ منورہ ہی میں وصال کی سعادت نصیب ہوئی اور جنت البقیع شریف میں دفن ہوئے لیکن افسوس کہ اس عاشق رسول کے مزار پرانوار کا نام و نشان تک نہیں)۔

حضرت امام حافظ ابوجعفر بن محمد بن سلامہ المصری الطحاوی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ عظیم **محدث اور فقیہ تھے** بہت کتابوں کے مصنف ہیں ۳۲۱ھ میں مصر میں وصال ہوا۔ فرماتے ہیں "ہر **مومن پر واجب ہے کہ** وہ جب بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر سنے یا خود کرے تو درود شریف پڑھے"۔ (**افضل الصلوات امام مہانی**، ص ۱۱)

امام عبدالرحمٰن **جلال الدین السیوطی الشافعی** رحمۃ اللہ علیہ عظیم محدث اور عارف باللہ تھے ان کا وصال انیس (۱۹) جمادی الاولیٰ ۹۱۱ھ **مصر میں ہوا**۔ فرماتے ہیں "جب آیت درود نازل

ہوئی تو صحابہ کرام جوق در جوق بارگاہ رحمت عالم ﷺ میں حاضر ہو کر آپ کو ہدیہ تبریک پیش کرنے لگے"۔ (تفسیر در منثور، جلد ۵، صفحہ ۴۰۶)

غرض یہ کہ آقائے کائنات ﷺ کے دربار عالی میں درود شریف پیش کرنا واجب ہے حکم الٰہی ہے اس کی کثرت خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پسندیدہ عمل ہے جس سے علم و عرفان میں زیادتی ہوتی ہے انشراح ذہن و قلب میسر آتا ہے۔ یہ قرب الٰہی کا زینہ ہے اس سے گناہوں کی تاریکی دور ہوتی ہے اور دل نور ایمان سے روشن ہو جاتا ہے۔ حجابات دور ہو جاتے ہیں اور کائنات ہتھیلی پر رائی کے دانہ کی طرح نظر آنے لگتی ہے۔ جو چاہتا ہے کہ عالم ماکان و مایکون کے خزانہ علمی سے وافر حصہ حاصل کرے وہ اس خزانہ کے مالک پر درود شریف پڑھا کرے۔ درود شریف سنت الٰہیہ ہے، ملائکہ کا معمول ہے صحابہ کرام کا ذوق ہے۔ اولیاء اصفیاء کا وطیرہ ہے۔ علمائے کرام کا معمول ہے اس سے موت کی شدت آسان ہوتی ہے۔ نکیرین کا خوف زائل ہوتا ہے، عذاب قبر دور ہوتا ہے، قبر کی تاریکی سے نجات ملتی ہے، وسعت قبر میسر آتی ہے، درود شریف پڑھنے والوں کے چہروں پر نور کی بارش ہوتی ہے، ان کے چہرے پرکشش ہو جاتے ہیں۔

فَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

تین اہم مسائل:۔

اس موقع پر تین اہم مسائل کی وضاحت کر دینا ضروری ہے کیونکہ اکثر لوگ ان سے متعلق غلط فہمیوں کا شکار رہتے اور کچھ لوگ یہ غلط فہمیاں پیدا کرنے اور ان میں اضافہ کرنے کی خدمت انجام دیتے ہیں۔

پہلا مسئلہ یہ ہے کہ ہمارا درود شریف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہنچتا ہے یا نہیں۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارا درود پڑھنا سنتے ہیں یا نہیں۔

تیسرا مسئلہ یہ ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام درود پڑھنے والے غلام کو پہچانتے ہیں یا نہیں نیز کیا آپ اسے جواب دیتے ہیں یا نہیں؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ "حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا میری زندگی بھی تمہارے لیے بہتر ہے اور میری وفات بھی تمہارے لیے بہتر ہے تمہارے اعمال میری خدمت میں پیش کیے جاتے ہیں اگر میں تمہارے اچھے اعمال کو دیکھتا ہوں تو اللہ کی حمد کرتا ہوں (شکر ادا کرتا ہوں اور خوش ہوتا ہوں) اور تمہارے گناہ دیکھتا ہوں تو تمہارے لیے استغفار کرتا ہوں"۔ (مسند حارث بحوالہ القول البدیع ص ۱۶۰)

کیسے پیارے رؤف رحیم آقا ہیں ہمارے (ﷺ) کہ ہمارے اچھے اعمال دیکھ کر خوش ہوتے اور اپنے رب کا شکر ادا کرتے ہیں اور ہمارے گناہوں سے انہیں تکلیف ہوتی ہے پھر بھی کرم فرماتے ہیں کہ ہماری درخواست سے پہلے ہی ہمارے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں کہ ہم خطاوار ہیں تو کیا ہوا، ہیں تو انہی کے۔ ان کے سوا ہمارا سہارا اور وسیلہ کون ہے۔ رب کریم کا ارشاد ہے: **لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ** (سورۂ توبہ آیت نمبر ۱۲۹)۔ بے شک تمہارے پاس تم ہی میں سے ایسا رسول آیا جسے تمہارا برائیوں میں مبتلا ہونا دشوار معلوم ہوتا ہے وہ تمہارے لیے نیکیوں کا خواہاں رہتا ہے مسلمانوں پر بڑا ہی مہربان رحم فرمانے والا ہے۔ ﷺ

حضرت ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "درود شریف پڑھنے والے کے لیے ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ عالی میں اس کا ہدیہ درود پہنچاتا رہتا ہے"۔ (القول البدیع ص ۱۶۰)

قاضی اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ "حضرت سلیمان سحیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی زیارت کی تو پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! جو لوگ آپ کی بارگاہ میں دور دراز سے درود شریف پیش کرتے ہیں اور سلام عرض کرتے ہیں کیا وہ آپ کے دربار میں پہنچتا ہے پس حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہم ان کے درود و سلام کو سنتے بھی ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں"۔ (القول البدیع ص ۱۶۰، شفاء جلد دوم ص ۱۰۶، نسیم الریاض جلد ۳ ص ۵۰۳، جذب القلوب ص ۱۹۹)

حضرت ابراہیم بن شیبان رحمۃ اللہ علیہ اپنے اوپر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا کرم بیان کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ "ایک مرتبہ میں حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ حاضر ہوا میں نے سرکار علیہ الصلوۃ والسلام کے روضہ انور پر حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو حجرہ انور کے اندر سے آواز آئی وَعَلَيْكَ السَّلَامُ"۔ (بیہقی حیاۃ الانبیاء بحوالہ القول البدیع ص ۱۶۰)

حضرت ابو الخیر اقطع رحمۃ اللہ علیہ اپنا حال بیان کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ "ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا اور فاقہ کشی سے میری حالت بُری ہو چکی تھی۔ پانچ دن گزر گئے تھے اور ایک دانہ بھی کھانے کے لیے میسر نہ آیا تھا پس میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے دربار میں حاضر ہوا آپ ﷺ کے اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دربار میں صلوۃ وسلام پیش کرنے کے بعد میں نے عرض کیا: "يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا ضَيْفُكَ اللَّيْلَةَ" اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیک وسلم آج رات میں آپ کا مہمان ہوں۔ پھر میں منبر شریف کے پیچھے سو گیا۔ خواب میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی زیارت سے مشرف ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ کے دائیں بائیں تھے جبکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے سامنے موجود تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے جگایا فرمایا ابو الخیر اٹھو۔ سرکار تشریف فرما ہیں میں اٹھا اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ وَقَبَّلْتُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ اور میں نے آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے مجھے ایک روٹی عنایت فرمائی میں نے آدھی روٹی کھائی تھی کہ میری آنکھ کھل گئی میں نے دیکھا کہ آدھی روٹی میرے سامنے رکھی ہوئی ہے"۔ (القول البدیع ص ۱۶۰۔۱۶۱، روض الریاحین، ص ۲۲۰۔۲۲۱)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ کوئی مسلمان جب مجھ پر سلام عرض کرتا ہے کہ تو چاہے وہ مشرق میں ہو یا مغرب میں ہو میرے رب کے فرشتے اس کو سلام کا جواب دیتے ہیں کسی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! جب کوئی مدینہ منورہ میں

سلام عرض کرتا ہے تو اس کے بارے میں آپ کیا کرتے ہیں فرمایا کریم کا جو برتاؤ اپنے پڑوسی سے ہوتا ہے"۔ (رواہ ابونعیم والطبرانی، جلاء الافہام، مطبوعہ بیروت، ص ۱۸)

یعنی ایک کریم النفس شخص کو جو برتاؤ اپنے پڑوسی کے ساتھ کرنا چاہیے وہی میں اہل مدینہ کے ساتھ کرتا ہوں کہ پڑوسی کا حق دوسرے سے زیادہ ہوتا ہے۔ میرے آقا علیہ الصلوۃ و السلام تو وہ ہستی ہیں جنہوں نے اپنے غلاموں کو پڑوسیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی تعلیم دی تو وہ خود ان کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہوں گے جو ان کے پڑوسی ہیں اور ان کے دربار عالی میں حاضر ہو کر درود و سلام پیش کرتے ہیں اندازہ لگائیے ان پر آپ کا ابر رحمت کتنا برستا ہوگا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

حضرت امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "جب مزار پر انوار پر حاضر ہونے والوں کا جواب حضور علیہ الصلوۃ و السلام عطا فرماتے ہیں تو اس سے ثابت ہوتا ہے رَدُّہٗ عَلٰی مَنْ یُّسَلِّمُ مِنْ جَمِیْعِ الْاٰفَاقِ کہ آفاق عالم میں جو غلام بھی آپ پر درود و سلام پیش کرتا ہے آپ اس کا جواب عنایت فرماتے ہیں"۔ (القول البدیع ص ۱۶۳)

عبد اللہ بن علی فرماتے ہیں کہ "میں نے ابوالفضل القرمسانی (امام سخاوی نے ابو الفضل القومانی لکھا ہے) کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی خراسان سے میرے پاس آیا اس نے بتایا کہ میں مسجد نبوی شریف میں سویا ہوا تھا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی زیارت سے مشرف ہوا آپ نے فرمایا جب تم ہمدان جاؤ تو ابوالفضل بن زیرک کو ہمارا سلام پہنچانا میں نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اپنے غلام پر آپ کے اس قدر کرم کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا وہ مجھ پر ہر روز سو مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے وہ شخص حاضر ہوا اور میں نے ابوالفضل کو سرکار ﷺ کا سلام پہنچایا اور کہا برائے کرم مجھے بھی وہ درود مبارک بتا دیجئے جو سرکار کے دربار میں اس قدر مقبول ہے پس انہوں نے فرمایا میں ہر روز یہ درود شریف پڑھتا ہوں":

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ جَزَی اللّٰہُ مُحَمَّدًا عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ (القول البدیع ص ۱۶۱)

محمد بن مالک نے بیان کیا کہ "میں بغداد شریف ابوبکر بن مجاہد المقری سے قرأت سیکھنے کے لیے حاضر ہوا ایک روز ہم سب ان کی خدمت میں حاضر تھے کہ ان کے پاس ایک بزرگ آئے جو پرانا عمامہ باندھے ہوئے اور بوسیدہ کرتا پہنے ہوئے تھے اور انہوں نے ایک پرانی سی چادر اوڑھی ہوئی تھی ہمارے استاد انہیں دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو گئے اور اپنی مسند پر بٹھایا، ان سے ان کا ان کے اہل وعیال کا حال پوچھا، خیر و عافیت سے فارغ ہو کر ان بزرگ نے بتایا آج رات میرے گھر بچہ پیدا ہوا ہے۔ اہل خانہ نے مجھ سے کہا کہ گھی اور شہد لاؤ لیکن میرے پاس تو پھوٹی کوڑی بھی نہیں ان کی فرمائش کیسے پوری کروں۔ تھوڑی دیر بعد وہ صاحب چلے گئے۔ شیخ ابوبکر فرماتے ہیں رات کو میں سو گیا لیکن میرا دل ان بزرگ کی حالت سن کر بہت مغموم تھا۔ خواب میں نبی کریم علیہ الصلوۃ و السلام کی زیارت ہوئی آپ نے پوچھا اے ابوبکر کیا بات ہے تم اس قدر غمزدہ کیوں ہو میں نے سرکار کو ان کے ایک غلام کی پریشانی بتائی۔ آپ نے فرمایا اٹھو اور علی بن الوزیر کے پاس جاؤ اور اسے میرا سلام پہنچاؤ اور اپنا تعارف کراؤ نیز بطور نشانی اسے بتاؤ کہ وہ ہر جمعہ کی شب ایک ہزار درود شریف پڑھتا ہے لیکن رات سات سو مرتبہ ہی پڑھ پایا تھا کہ اسے خلیفہ کے دربار میں حاضر ہونا پڑا وہاں سے فارغ ہو کر اس نے بقیہ تین سو مرتبہ درود پڑھا اس سے کہو کہ اگر یہ نشانی صحیح ہے تو تم ان بزرگ کو سو دینار پیش کر دو تا کہ وہ اپنے اہل خانہ کی فرمائش پوری کر سکیں۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ ان بزرگ کو لے کر وزیر کے گھر پہنچے اور جو کچھ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے بتایا تھا وزیر سے کہا وزیر سن کر بے حد خوش ہوا اس نے فوراً دیناروں کی ایک تھیلی منگوائی اور سو دینار اس بزرگ کو پیش کیے اور سو دینار حضرت ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ کو دینا چاہے لیکن آپ نے اس کے اصرار کے باوجود قبول نہیں فرمائے"۔ (القول البدیع، ص ۱۶۱۔۱۶۲)

شیخ ابوحفص عمر بن الحسن سمرقندی بیان کرتے ہیں کہ "میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ حرم شریف، عرفات و منیٰ ہر جگہ صرف درود شریف پڑھ رہا ہے، میں نے اس سے کہا اللہ کے بندے ہر مقام کے لیے مختلف دعائیں موجود ہیں تم وہ کیوں نہیں پڑھتے اس شخص نے مجھے اپنا واقعہ سنایا کہ:۔

میں حج کے لیے خراسان سے روانہ ہوا راستہ میں میرا باپ بیمار ہوا اور اس کا انتقال ہوگیا۔ میں نے اسے چادر اوڑھادی تھوڑی دیر بعد جب میں نے چادر ہٹائی تو یہ دیکھ کر میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ اچانک اس کا چہرہ بالکل سیاہ ہوگیا تھا۔ مجھے بہت صدمہ ہوا اور اسی حال میں بیٹھے بیٹھے میں سوگیا۔ خواب میں میں نے دیکھا کوئی شخص میرے والد کے پاس آیا اس نے چادر ہٹائی چہرہ دیکھ کر چادر پھر اوڑھادی اس شخص نے مجھ سے پوچھا بھائی! تم اس قدر غمزدہ اور افسردہ کیوں ہو میں نے اسے سارا حال بتایا اس نے کہا ذرا اب اپنے باپ کا چہرہ تو دیکھو میں نے اس کی چادر ہٹائی تو دیکھا کہ چہرہ چودھویں کے چاند کی مانند چمک رہا ہے میں نے اس مہربان سے پوچھا للّٰہ مجھے بتایئے آپ کون ہیں اور یہ کیا ماجرا ہے؟ انہوں نے فرمایا "اَنَا الْمُصْطَفٰی" میں محمد مصطفٰی ﷺ ہوں میں ان کے احترام میں کھڑا ہوگیا اور ان کی چادر پکڑ کر عرض گزار ہوا۔ "بِحَقِّ اللّٰہِ یَا سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِلَّا تَنِیْ بِالْقِصَّۃِ" اے میرے آقا صلی اللہ علیک وسلم۔ اللہ کے واسطے مجھے یہ قصہ سنایئے، پس آپ نے فرمایا:۔ یہ تیرا باپ سود کھایا کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ سود خور کے چہرے کو موت کے بعد دنیا ہی میں یا آخرت میں گدھے کی مانند کر دیتا ہے لیکن تیرے باپ کا ایک عمل آج اس کے کام آگیا اور وہ یہ کہ وہ ہر رات مجھ پر سو مرتبہ درود شریف پڑھا کرتا ہے۔

جب تیرے باپ کا یہ حال ہونے لگا تو وہ فرشتہ جو امتیوں کے اعمال میرے دربار میں پیش کرتا ہے حاضر ہوا اور اس نے مجھے اس کا حال بتایا۔ پس میں نے اس کے لیے اللہ سے دعا کی اور اللہ نے اس کے حق میں میری سفارش قبول فرمائی اور اس کے گناہ کو معاف کر دیا۔ راوی کہتا ہے کہ میری آنکھ کھل گئی میں نے اپنے باپ کا چہرہ دیکھا تو وہ ایسا چمک رہا تھا جیسا میں نے خواب میں دیکھا تھا میں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور باپ کی تجہیز و تکفین اور تدفین کے بعد کچھ دیر کے لیے اس کی قبر ہی کے پاس بیٹھا رہا کہ مجھے نیند آگئی تو میں نے کسی کہنے والے کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا کہ تیرے باپ پر اللہ کا کرم صرف درود شریف کی برکت سے ہوا ہے۔ اس وقت سے میں نے قسم کھائی ہے کہ میں درود شریف کے سوا کوئی وظیفہ نہ پڑھوں گا چاہے میں کسی بھی مقام پر ہوں۔ (افضل الصلوٰت علی سید السادات، ص ۷۰ تا ۷۲، القول البدیع، ۲۳۸۔۲۳۹، روض

الریاحین، امام یافعی، ۲۱۸)

محمد بن حسین حرانی کہتے ہیں کہ "میرا ایک پڑوسی تھا جس کا نام الفضل تھا۔ وہ بکثرت روزہ رکھتا اور نماز پڑھتا تھا۔ وہ احادیث بھی لکھا کرتا تھا لیکن کبھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود نہ پڑھتا تھا۔ اس نے خود ہی بتایا کہ ایک دن میں نے آقا ﷺ کی بحالت خواب زیارت کی۔ آپ نے فرمایا اے فضل تو کیوں نہیں میرے ذکر کے وقت درود شریف پڑھتا اور کیوں نہیں میرے نام کے ساتھ درود شریف لکھتا پس اس دن سے میں نے بکثرت درود شریف لکھنا اور پڑھنا شروع کر دیا"۔ پھر ایک مرتبہ مجھے شرف زیارت نصیب ہوا تو سرکار ﷺ نے مجھ سے فرمایا "بَلَغَتْنِیْ صَلٰوتُکَ عَلَیَّ" تمہارا درود شریف مجھے پہنچتا ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا "میرے نام کے ساتھ اس طرح درود شریف لکھا کرو "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ" کہ سَلَّمَ میں چار حرف ہیں ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں ملتی ہیں، سَلَّمَ نہ کہنے نہ لکھنے سے تو چالیس نیکیوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ ☆ (القول البدیع ص ۳۵۳، شیخ ابن حجر مکی بحوالہ کنز البرکات، ص ۴۸)

ایک شخص پانچ سو درہم کا مقروض تھا اور قرض کی وجہ سے نہایت متفکر اور پریشان رہتا تھا ایک رات بحالت خواب نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ غلام نے آقا سے اپنی پریشانی اور ضرورت بیان کی۔ "سرکار ﷺ نے اسے حکم دیا کہ تم ابوالحسن کیسائی کے پاس جاؤ اور میرا پیغام دو کہ وہ تمہیں پانچ سو درہم دے دے کیونکہ ابوالحسن بہت ہی سخی ہے وہ ہر سال دس ہزار غریبوں کو کپڑا دیتا ہے اگر وہ تم سے کوئی نشانی طلب کرے تو بتا دینا کہ تم ہر روز دربار

☆ تحریر و تقریر میں آقائے دو جہاں علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام لیتے وقت مکمل درود و سلام لکھنا چاہیے، صلعم یا ؐ کی علامت اگر بہ نیت تخفیف ہو تو بعض علماء اسے گناہ کبیرہ اور بعض کفر کہتے ہیں، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے فتاوی رضویہ جلد سوم ص ۸۱ میں ہے "علامہ طحطاوی حاشیہ درمختار میں فرماتے ہیں، صلوۃ و ترضی کی جگہ رمز لکھنا مکروہ ہے بلکہ اسے کامل طور پر پڑھا جائے تاتارخانیہ میں لکھا ہے جس نے علیہ السلام کو ہمزہ و میم سے لکھا اس نے کفر کیا کیونکہ یہ عمل تخفیف ہے اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں تخفیف کا عمل بلاشبہ کفر ہے اگر یہ قول صحت کے ساتھ منقول ہو تو مقید ہے کہ ایسا کرنے والا قصداً ایسا کر رہا ہے ورنہ ظاہر یہ ہے کہ وہ کافر نہیں لزوم کفر سے کفر اسوقت ثابت ہوگا جب اسے مذہب مختار تسلیم کیا جائے اور اس کا محل وہ ہوتا ہے جہاں لزوم بیان شدہ اور ظاہر ہو۔ احتیاط اسی میں ہے کہ ابہام اور شبہ سے بچا جائے"۔ (احقر نسیم احمد عفی عنہ)

رسالت میں سومرتبہ درود شریف پڑھتے ہو لیکن کل رات تم نے تحفہ درود پیش نہیں کیا۔ وہ شخص بیدار ہوا اور سیدھا ابوالحسن کیسائی کے پاس پہنچا اور اپنی حاضری کا سبب بیان کیا لیکن انہوں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی تو اس نے کہا کہ مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھیجا ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ کل آپ نے حسب معمول سرکار کے دربار میں تحفہ درود پیش نہیں کیا۔ یہ سنتے ہی ابوالحسن اپنے تخت سے نیچے آئے اور اللہ کے دربار میں سجدہ شکر ادا کیا اور کہنے لگے میرے بھائی! یہ تو میرے اور اللہ کے درمیان راز تھا کوئی یہ بات نہیں جانتا واقعی کل میں درود شریف کی سعادت سے محروم رہا۔ پھر ابوالحسن نے اپنے خزانچی کو حکم دیا کہ انہیں دو ہزار پانچ سو درہم پیش کرو اور کہا کہ بھائی پانچ سو درہم آپ کی ضرورت کے لیے ہیں ہزار بطور شکرانہ قبول فرمائیے کہ آپ نے مجھے میرے آقا ﷺ کا پیغام پہنچایا اور ہزار درہم میں آپ کو پیش کرتا ہوں کہ آپ یہاں تشریف لائے اور آئندہ جب بھی کوئی ضرورت ہو بلا تکلف آپ تشریف لایا کریں"۔ (معارج النبوۃ، جلد ۱، ص ۳۲۹)

ان احادیث مبارک آثار وواقعات کا آپ نے مطالعہ کیا جو بتحقیق معتبر اور صحیح ہیں ان میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں ان سے وہ تینوں مسئلے حل ہو گئے جو ہم نے اوپر بیان کیے اسی لیے ہمارا یہ عقیدہ ہے اور ہر مسلمان کا یہی عقیدہ وایمان ہونا چاہیے کہ:۔

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہم گناہگاروں کا درود وسلام یقیناً پہنچتا ہے جو عقیدت ومحبت کے ساتھ خلوص نیت سے درود پڑھتے ہیں ان کا درود حسین وخوبصورت مہکتے پھولوں کی صورت میں آپ کے دربار میں پیش ہوتا ہے اور ہمارا درود بھی پیش ہوتا ہے ضرور پیش ہوتا ہے چاہے اس کی صورت کیسی ہی ہو۔ اور اللہ کے رسول ﷺ جو بلاشبہ زندہ ہیں۔ بنفس نفیس ہمارے درود شریف کی آوازیں سنتے ہیں اور کوئی شک نہیں کہ وہ ان آوازوں کو سماعت فرما کر خوش بھی ہوتے ہیں۔ نیز آقا ﷺ اپنے ایک ایک غلام کو اس کے حسب ونسب کے ساتھ خوب پہچانتے ہیں بالخصوص ان غلاموں کو جو آپ کے دربار عالی میں درود کا تحفہ پیش کرتے ہیں۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ آقا ﷺ کا یہ کرم بھی ہوتا ہے کہ آپ غلاموں کے سلام کا جواب بھی عنایت فرماتے ہیں چاہے کوئی

قریب سے سلام پیش کرے یا دور سے کہ ہم تو آقا سے دور ہیں لیکن وہ یقیناً اللہ کے ارشاد "اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ" کے مطابق اپنے غلاموں سے دور نہیں یہ ان پر ان کے رب کا خاص فضل وکرم ہے کہ فاصلے ہمیں ان سے دور نہیں کرتے ہم سب ان کی ایک نظر میں سمائے ہوئے ہیں بس شرط یہ ہے کہ ہمارا ان سے تعلق کیسا ہے کہ ان سے محبت وعقیدت اور ان کی اتباع واطاعت ہمیں ان سے قریب تر کر دیتی ہے اور ان کا وسیلہ ہمیں ان کے رب سے قریب تر کر دیتا ہے۔ پس سلام کا جواب ضرور ملتا ہے اگر ہم ان کے قریب ہیں تو جواب کو ہم سنتے بھی ہیں اور ان سے مصافحہ ومعانقہ کا شرف بھی حاصل کرتے ہیں اور اگر بدنصیبی سے ہم ان سے دور ہو گئے ہیں تب بھی وہ ضرور جواب دیتے ہیں ہم نہ سنیں تو اس کا سبب ہماری دوری ہے۔

غور کیجیے! جن پر ہم دن رات درود پڑھتے ہیں اگر ان تک ہمارا درود پہنچتا ہی نہیں وہ ہمیں پہچانتے ہی نہیں وہ ہمارے درود کی آواز ہی نہیں سنتے تو اس عمل کا فائدہ ہی کیا رہا پس گمراہوں اور گمراہی سے اپنے آپ کو بچائیے خود درود شریف پڑھیے۔ محبت وعقیدت اور اس یقین کے ساتھ پڑھیے کہ وہ ہماری آواز سن رہے ہیں ہمیں دیکھ رہے ہیں ہمارے درود وسلام کا جواب دے رہے ہیں، اللہ قبول کرے۔ آمین۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا   عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

درود شریف کی برکتیں:۔

چند روایات ملاحظہ ہوں جن سے درود شریف کی برکتیں واضح ہوتی ہیں۔

مقاصد السالکین کی ایک روایت ہے کہ "اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبی حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی بھیجی اور فرمایا اے موسیٰ! اگر دنیا میں میری حمد کرنے والے نہ ہوتے تو میں بارش کا ایک قطرہ بھی آسمان سے نازل نہ کرتا اور نہ ہی زمین سے کوئی دانہ پیدا ہوتا اور بہت سی چیزوں کا ذکر فرمایا پھر ارشاد ہوا اے موسیٰ! کیا تم چاہتے ہو کہ تمہیں میرا قرب حاصل ہو جیسے تمہارے کلام کو تمہاری زبان سے قرب ہے جیسے خطرات قلب کو دل کے ساتھ قرب ہے جیسے آپ کی روح کو آپ کے جسم کے ساتھ قرب ہے اور جیسے آپ کی نظر کو آپ کی آنکھوں

سے قرب ہے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی ہاں، یا اللہ! میں تجھ سے ایسا ہی قرب چاہتا ہوں پس اللہ رب العزت جل مجدہ نے فرمایا تو تم میرے حبیب ﷺ پر درود شریف پڑھا کرو"۔(افضل الصلوات ، علامہ نبہانی علیہ الرحمہ ،ص ۶۳، القول البدیع ،ص ۱۳۲، سعادۃ الدارین، اول، ص ۲۵۵، شرح دلائل الخیرات ،ص ۶۹، براویت حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ)

مسالک الحنفاء میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا اگر آپ قیامت کے دن پیاس کی سختی سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں تو میرے محبوب سید الانبیاء ﷺ پر بکثرت درود شریف پڑھا کریں۔(القول البدیع ،ص ۱۲۴، سعادۃ الدارین اول، ص ۲۵۵)

سعادت الدارین میں ہے کہ "جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں روح ڈالی اور انہوں نے آنکھ کھولی تو سب سے پہلے عرش الٰہی پر لکھا دیکھا "**لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ**" پس آپ نے پوچھا اے اللہ یہ کون ہے؟ جس کا نام تیرے مبارک نام کے ساتھ لکھا ہوا ہے اللہ نے فرمایا یہ میرا محبوب ہے جو تیری اولاد میں ہوگا اور میرے نزدیک یہ تجھ سے بھی زیادہ مکرم و معظم ہے اے آدم اگر میرا یہ محبوب نہ ہوتا تو نہ میں آسمان پیدا کرتا نہ زمین نہ جنت اور نہ دوزخ پھر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پیدا فرمایا اور آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں دیکھا تو پوچھا یہ کون ہے؟ اللہ نے فرمایا یہ حوا ہے۔ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سے نکاح کی خواہش ظاہر کی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان میں شہوت پیدا فرمادی **تھی۔ اللہ نے فرمایا نکاح سے پہلے** تمہیں ان کا مہر ادا کرنا ہوگا جو میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام **پر دس مرتبہ درود پڑھنا ہے۔** آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مہر ادا کیا اور آپ کا نکاح انسانوں کی ماں حضرت حوا **رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوگیا"** (مواہب اللدنیہ مع شرح زرقانی، جلد ا ص ۱۰۱ مطبوعہ بیروت، مدارج النبوت، فارسی **جلد ۲ ص ۴، سعادت الدارین**، اول، ص ۲۵۶)

درج ذیل عبارتیں بھی سعادت الدارین ہی میں ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "**حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام** پر درود

شریف پڑھنا گناہوں کو ایسا صاف کردیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آپ پر سلام بھیجنا اللہ کی رضا کے لئے غلام آزاد کرنے سے افضل ہے اور آپ سے محبت کرنا اللہ کی راہ میں تلوار چلانے اور جانیں قربان کرنے سے افضل ہے"۔(سعادت الدارین، اول، ص ۲۵۷، القول البدیع، ص ۱۲۰)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "مجلسوں کی زینت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پڑھنا ہے لہٰذا اپنی مجلسوں کو درود شریف سے مزین کیا کرو"۔(سعادت الدارین، اول، ص ۲۵۸، درمنثور جلد ۵، بیروت)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ "حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پڑھنا جنت کا راستہ ہے"۔(ایضا ص ۲۵۸)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ "جب جمعہ کا دن آئے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنا نہ بھولو"۔(ایضا ص ۲۸۵، القول البدیع ص ۱۹۵)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "درود پڑھنا، درود شریف پڑھنے والے کو اس کی اولاد کو اور اولاد کی اولاد کو رنگ دیتا ہے"۔(ایضا ص ۲۵۸)

سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "جمعہ کے دن علم کی اشاعت کرو اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف کی کثرت کرو"۔(حوالہ سابقہ ص ۲۵۸، القول البدیع ص ۱۹۷)

سیدنا وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے "حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف پڑھنے کو اللہ کی عبادت قرار دیا"۔(آب کوثر ص ۹۵)

سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے "حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف پڑھنے کو اہلسنّت و جماعت کی علامت قرار دیا"۔(سعادۃ الدارین ص ۲۵۸، القول البدیع)

سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ "جمعرات کو بوقت عصر اللہ تعالیٰ آسمان

سے فرشتے بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے ورق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ جمعرات کی عصر سے جمعہ کو غروب آفتاب تک زمین پر رہتے ہیں اور وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف پڑھنے والوں کا درود لکھتے رہتے ہیں"۔(ایضاص ۲۵۸،القول البدیع ص ۱۹۵)

سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ " مجھے یہ بات پسند ہے کہ انسان ہر حال میں درود پڑھتا رہے"۔(ایضاص ۲۵۸،القول البدیع ص ۱۹۵)

سیدنا ابن نعمان رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ "اہل علم کا اس پر اتفاق ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف پڑھنا تمام اوراد و وظائف سے افضل ہے اور دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی کا یقینی ذریعہ ہے"۔(ایضاص ۲۵۹)

فتح الربانی میں حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی الغوث الاعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں" عَلَيْكُمْ بِلُزُوْمِ الْمَسَاجِدِ وَ كَثْرَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ "اے ایمان والو تم مسجدوں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کثرت درود کو لازم کرلو"۔(الفتح الربانی عربی اردو ص ۹۵)

حضرت عارف صاوی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ "درود شریف کے ذریعہ بغیر مرشد کے قرب الٰہی نصیب ہو جاتا ہے کیونکہ دیگر اوراد و وظائف میں شیطان مداخلت کر لیتا ہے لیکن درود شریف میں خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مرشد ہیں لہٰذا شیطان کی مداخلت کا امکان نہیں "۔(تفسیر صاوی علی الجلالین ص ۲۸۷، جزء ۳، سعادۃ الدارین، اول ص ۲۶۰)

علامہ حافظ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں " ایمان کے راستوں میں سب سے بڑا راستہ درود شریف ہے جبکہ محبت کے ساتھ، ادائے حق کی خاطر، تعظیم و توقیر کے لئے پڑھا جائے۔ درود شریف پر ہمیشگی کرنا ادائے شکر ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شکر ادا کرنا ہر مؤمن پر واجب ہے کہ ہم پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بے شمار احسانات ہیں۔ آپ دوزخ سے ہماری نجات کا وسیلہ ہیں، جنت میں ہمارے جانے کا ذریعہ ہیں انہی کے واسطہ سے ہمارے اعمال مقبول ہوتے ہیں۔ انہی کے وسیلہ سے ہمیں بلند ترین مراتب نصیب ہوتے ہیں"۔(القول البدیع عربی ص ۲۵۔۲۶)

علامہ اقلیشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں" کون سا وسیلہ شفاعت ہے اور کونسا عمل ہے جو زیادہ نفع دینے والا ہو اس ذات والا صفات پر درود پڑھنے سے جس ذات بابرکت پر اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں یقیناً اس ہستی گرامی پر درود پڑھنا نور اعظم ہے اور یہ وہ تجارت ہے جس میں خسارہ و نقصان نہیں صبح و شام درود پڑھنا اولیاء کرام کی عادت ہے اے میرے عزیز تو درود پاک کو مضبوط پکڑ لے اس کی برکت سے تیرا عیب پاک ہوگا تیرے اعمال پاکیزہ ہوں گے اور تو انتہائی امیدوں کو حاصل کرلے گا اور قیامت کے خوف اور ہولناکی سے امن میں رہے گا"۔ (سعادۃ الدارین اول ص ۲۶۲، القول البدیع ص ۱۳۶)

حضرت علامہ عراقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں"اے میرے عزیز تو اس ذات پاک پر درود کی کثرت کر جو سید السادات ہیں جو سعادتوں کا خزانہ ہیں کیونکہ ان پر درود پڑھنا خوشیوں کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور نفیس ترین رحمتوں کو حاصل کرنے اور ہر نقصان پہنچانے والی چیز سے بچنے کا ذریعہ ہے اور تیرے لئے ہر درود پاک کے بدلے زمین و آسمان کے مالک کی طرف سے دس رحمتوں کا نزول دس گناہوں کا مٹانا اور دس درجوں کو بلند کرنے کا انعام ہے اور ساتھ ہی تیرے لئے فرشتوں کی رحمت و بخشش کی دعائیں شامل ہیں"۔(سعادت الدارین للنبہانی اول ص ۲۶۳ مترجم)

عارف باللہ سیدنا امام شعرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ "حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے عہد لیا ہے کہ ہم درود شریف بکثرت پڑھیں اور یہ کہ ہم مسلمان بھائی بہنوں کو درود پڑھنے کا اجر و ثواب بتائیں اور ہم سید دو عالم نور مجسم ﷺ کی محبت و عظمت کے اظہار کے لئے درود پڑھنے کی انہیں رغبت دلائیں اور اگر مسلمان روزانہ صبح و شام ہزار سے دس ہزار تک درود پڑھنے کا ورد بنالیں تو یہ سارے اعمال سے افضل ہوگا اور درود شریف پڑھنے والے کو چاہئے کہ وہ باوضو ہو۔ حضور قلب کے ساتھ درود پڑھے کیونکہ یہ بھی نماز ہی کی طرح مناجات ہے اگر چہ اس میں وضو شرط نہیں نیز فرمایا کہ درود شریف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار میں قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسا کائنات میں کوئی نہیں جسے اللہ رب العزت

نے صاحب حل وعقد اور صاحب بست وکشاد بنایا ہو لہٰذا جو شخص اس آقا کی اتباع و پیروی کرے اور محبت سے اس پر درود پڑھے اس کے لئے بڑوں بڑوں کی گردنیں جھک جاتی ہیں اور سب مسلمان اس کی عزت کرتے ہیں پھر بتایا کہ شیخ نورالدین شونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روزانہ دس ہزار مرتبہ درود پڑھا کرتے تھے اور شیخ احمد زواوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روزانہ چالیس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے تھے"۔(لواقع الانوار القدسیہ فی بیان العہو والمحمدیہ، بحوالہ افضل الصلوات، ص ۴۰، سعادت الدارین اول، ص ۲۶۴۔۲۶۵)

سیدنا ابوالعباس تیجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "جب نبی مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پڑھنا ہر خیر کی چابی ہے غیوب ومعارف کی چابی انوار واسرار حاصل کرنے کی چابی ہے تو جس شخص نے درود چھوڑ دیا، وہ چھوٹ گیا، کٹ گیا، دھتکارا گیا اس کا اللہ کے قرب سے کچھ حصہ نہیں"۔(سعادۃ الدارین ص ۲۶۵)

ابوالعباس تیجانی نے کسی مرید کو خط لکھا اور فرمایا اللہ کے ذکر میں سے وہ ذکر جس کا فائدہ بہت بڑا ہے اور جس کا پھل بہت میٹھا ہے جس کا انجام نہایت ہی شاندار ہے وہ اللہ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار عالی میں درود کا تحفہ پیش کرنا ہے کیونکہ درود ہی دنیا وآخرت میں بھلائی کا ذریعہ ہے۔ جس نے یہ نسخہ استعمال کرلیا وہ اللہ کے بڑے بڑے دوستوں میں سے ہوگا۔(سعادۃ الدارین ص ۲۶۶)

حضرت حزام عطاء اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں "جو شخص نفلی عبادت نہیں کرپاتا اسے چاہئے کہ وہ بکثرت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پڑھا کرے کیونکہ آپ نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے تو اگر انسان عمر بھر تمام نیک کام کرے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک بار درود بھیجے تو یہ عمر بھر نیکیوں سے وزنی ہوگا کیونکہ اے عزیز تو ان پر درود بھیجے گا اپنی وسعت کے مطابق اور اللہ تجھ پر رحمت نازل فرمائے گا اپنی شان ربوبیت کے مطابق"۔(سعادۃ الدارین اول ص ۲۶۸۔۲۶۹)

امام محدث علامہ قسطلانی شارح بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد ہے کہ "رسول

عظیم ﷺ کا سب سے اعلیٰ واولیٰ، افضل واکمل، ازہر وانور، ذکر پاک آپ پر درود شریف پڑھنا ہے"۔(مسالک الحنفاء الی مشارع الصلوٰۃ علی النبی المصطفیٰ، سعادت الدارین اول ص ۱۷۱)

حضرت شاہ عبدالرحیم والد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کا فرمان ہے "بِهَا وَجَدْنَا مَا وَجَدْنَا" یعنی ہم نے جو کچھ بھی پایا ہے خواہ وہ دنیاوی انعامات ہوں یا اخروی سب کا سب درود پاک ہی کی برکت سے پایا ہے۔"(القول الجمیل عربی ص ۱۰۳)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں "**ازآں جملہ آنست کہ خوانندۂ درود را ز رسوائی دنیا محفوظ مے ماند و خللے در آبرو**" یعنی درود شریف کے فضائل میں سے یہ ہے کہ اس کا ورد کرنے والا دنیا کی رسوائی سے محفوظ رہتا ہے اور اس کی عزت وآبرو میں کوئی کمی واقع نہیں ہوسکتی"۔

حضرت علی خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد گرامی ہے کہ "جس کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو وہ ہزار مرتبہ پوری توجہ کے ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف پڑھ کر دعا کرے انشاء اللہ اس کی ضرورت پوری ہوجائے گی"۔(حجۃ اللہ علی العالمین، للنبہانی دوم، ص ۴۴۲)

علامہ یوسف بن نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک خاص درود شریف کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا "جو کوئی اس درود شریف کو روزانہ دن رات میں تین سو مرتبہ پڑھے اور مصیبت وپریشانی سے نجات کے لئے یا کسی خاص ضرورت پوری ہونے کے لئے ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو یہ حل مشکلات کے لئے تریاق مجرب ہے اللہ اپنے فضل وکرم سے ضرور اس کی مصیبت وپریشانی کو دور فرمائے گا اور ضرور اس کی حاجت پوری فرمائے گا۔ وہ خاص درود شریف یہ ہے:

"اَلصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَلَّتْ حِيْلَتِيْ اَدْرِكْنِيْ"

مطلب یہ ہے کہ اے میرے سردار، اے اللہ کے رسول آپ پر صلوٰۃ وسلام ہو میری ساری تدبیریں ناکام ہوچکی ہیں۔ اب آپ ہی مجھے سہارا دیجئے (آپ بھی اس درد پاک کو یاد کرلیجئے بڑا ہی سستا نسخہ ہے)۔(حجۃ اللہ علی العالمین، دوم ص ۴۴۲)

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تصنیف اخبار الاخیار

شریف کے اختتام پر دعا کرتے ہوئے دربار الٰہی میں عرض کرتے ہیں "یا اللہ! میرے پاس کوئی ایسا عمل نہیں جو تیری بارگاہ بے کس پناہ کے شایان شان ہو میرے سارے عمل کوتاہیوں اور فساد نیت سے ملوث ہیں سوا ایک عمل کے اور وہ ہے تیرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں نہایت انکساری، عاجزی اور محتاجی کے ساتھ درود وسلام کا تحفہ حاضر کرنا اے میرے رب کریم اس درود پاک سے زیادہ خیر و برکت اور رحمت کے نزول کا اور کیا ذریعہ ہوسکتا ہے۔ اے میرے پروردگار! مجھے یقین کامل ہے کہ یہ عمل تیرے دربار عالی میں قبول ہوگا اس عمل کے رد ہوجانے یا رائیگاں جانے کا ہرگز ہرگز کوئی امکان نہیں کیونکہ جو اس دروازے سے آئے اسے اس کے رد ہوجانے کا کوئی خوف نہیں"۔ (اخبار الاخیار ص ۶۲۴، مطبوعہ دہلی)

حضرت توکل شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "بندہ جب عبادت اور اللہ کی یاد میں مشغول ہوتا ہے تو اس پر فتنے اور آزمائشیں بکثرت وارد ہوتی ہیں اور درود شریف کا بڑا ہی عمدہ خاصہ یہ ہے کہ اس کا ورد کرنے والے پر کوئی فتنہ اور ابتلاء نہیں آتا اور حفاظت الٰہی شامل ہوجاتی ہے نیز آپ نے فرمایا کہ ہم نے دیکھا کہ بلیات جب اترتی ہیں تو گھروں کا رخ کرتی ہیں مگر جب درود شریف پڑھنے والے کے گھر کی طرف آتی ہیں تو وہ فرشتے انہیں روک دیتے ہیں جو درود پاک لکھنے کے لئے یہاں موجود ہوتے ہیں وہ اس گھر میں بلاؤں کو داخل نہیں ہونے دیتے بلکہ انہیں پڑوس کے گھروں سے بھی دور پھینک دیتے ہیں"۔ (ذکر خیر بحوالہ آب کوثر ص ۱۰۵)

سیدنا عبدالعزیز دباغ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ "حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق جنت صرف درود شریف سے ہی کیوں وسیع ہوتی ہے آپ نے فرمایا کہ جنت نور مصطفیٰ ﷺ سے پیدا کی گئی ہے لہٰذا ان ہی کے ذکر پاک سے وسیع ہوتی ہے"۔ (الابریز جلد ۲، صفحہ ۲۳۸)

حضرت علامہ فاسی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لئے درود شریف کو اپنی رضا اور اپنا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا ہے لہٰذا جو شخص جتنا درود پاک زیادہ پڑھے گا اتنا ہی وہ رضا اور قرب کا حقدار پائے گا اور اس بات کا مستحق ہوگا کہ اس کے سارے کام

آسان ہوں اور پورے ہوں اور اس کے گناہ بخش دیئے جائیں اس کی سیرت پاکیزہ ہو اور اس کا دل روشن ہو"۔ (مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات مترجم ص ۶۹)

مفسر قرآن حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ درود شریف پڑھنے کا حکم اس لئے دیا گیا کہ "انسان کی روح جبلی طور پر ضعیف ہے پس درود پڑھنے سے اس میں انوار الٰہی کی تجلیات قبول کر لینے کی استعداد پیدا ہوجاتی ہے، جس طرح آفتاب کی کرنیں مکان کے روشن دانوں سے اندر جھانکتی ہیں تو اس مکان کی در و دیوار روشن نہیں ہوتے لیکن اگر اس مکان کے اندر پانی کا طشت یا آئینہ رکھ دیا جائے تو آفتاب کے عکس سے مکان کی چھت اور در و دیوار چمک اٹھتے ہیں۔ اس طرح امت کی روحیں اپنی فطری کمزوری کی وجہ سے ظلمت کدہ میں پڑی ہوئی ہیں وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح انور سے جو کہ سورج سے بھی روشن تر ہے اس کی نورانی کرنوں سے روشنی حاصل کر کے اپنے باطن کو چمکا لیتی ہیں اور یہ استفادہ صرف درود پاک سے ہوتا ہے جو پانی کے طشت یا آئینہ کی طرح ہے۔ اس لئے نبی مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَکْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلٰوةً" قیامت کے دن مجھ سے قریب ترین مجھ پر درود پڑھنے والا ہوگا۔ (معارج النبوۃ، جلد ۱، ص ۳۱۸)

فضائل درود وغیرہ کی کتابوں میں اسی طرح کے بے شمار اسلاف علماء کرام کے ارشادات موجود ہیں جو ان کے تجربات کا نتیجہ ہیں۔ حضرت علامہ مفتی امین صاحب نے اپنی کتاب "آب کوثر" میں ان میں سے اکثر کو جمع کرلیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں اس کار خیر کی جزا دے ہم نے اسی کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے چند عظیم ہستیوں کے ارشادات پیش کئے ہیں جو درود شریف کی فضیلت اور اس کے فوائد عظیمہ کو جان لینے کیلئے کافی ہیں۔ اللہ عمل کی توفیق دے۔ (آمین)

عام شہادت:۔

اب ہم ایک ایسے شخص کی تحریر پیش کرنا چاہتے ہیں جو بظاہر نہ کوئی عالم ہے اور نہ کوئی بزرگ ہستی لیکن جس انداز سے انہوں نے درود شریف کی فضیلت وعظمت کو بیان کیا ہے اس سے

ان کی عقیدت ومحبت کا ضرور اظہار ہوتا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ان کی یہی عقیدت ان کے لئے ذریعہ نجات ہوگی۔ یہ ہیں "قدرت اللہ شہاب صاحب" یہ ایک بیوروکریٹ، شاہی افسر تھے ہندو پاک میں اچھے عہدوں پر فائز رہے ہم نے کتاب "شہاب نامہ" کو ایک صاحب کے ہاتھ میں دیکھا کیونکہ وہ ان کے بریف کیس میں نہ آسکی تھی اتفاق سے کسی ضرورت کے تحت انہوں نے ہمیں تھمادی ہم نے اس کے اوراق پلٹے تو کچھ دلچسپ معلوم ہوئی۔ بس ان صاحب سے ہم نے گزارش کی کہ اگر آپ اسے پڑھ چکے ہوں تو ذرا ہمیں دے دیں ہم بھی دیکھ لیں۔ انہوں نے کہا میں نے ابھی پڑھی تو نہیں ہے لیکن آپ زیادہ شوقین معلوم ہوتے ہیں ضرور پڑھیے۔ بس ہم نے دوران سفر جو اس کو پڑھنا شروع کیا تو ایسے مشغول ہوئے کہ ہم یہ تک محسوس نہ کرسکے کہ ہمارے جہاز کی پرواز کب شروع ہوئی اور کب ختم ہوئی۔ سفر ختم ہونے کا پتہ اس وقت چلا جب جہاز نے جوہانسبرگ کے ائیر پورٹ پر لینڈنگ کی۔ کتاب کیا ہے سیاسی خرافات اور افسران کے واقعات کا پلندہ ہے لیکن درج ذیل عبارت نے اس کتاب کی اہمیت تسلیم کرنے پر ہمیں مجبور کردیا اور ہم نے چاہا کہ ہم اس پر قبضہ کرلیں لیکن یہ بہت بڑی بات معلوم ہوئی۔ مجبور ہوکر ہم نے ان صاحب کو یہ کہتے ہوئے واپس کی یہ تو بہت اچھی کتاب ہے اس کی ایک عبارت تو ہمیں بہت ہی پسند آئی ہے ہم بھی کچھ لکھتے لکھاتے رہتے ہیں اگر یہ کتاب ہمارے پاس ہوتی تو کہیں نہ کہیں ہم یہ عبارت ضرور نقل کردیتے ان صاحب نے ہماری نیت بھانپ لی۔ قدرداں معلوم ہوتے تھے بس بولے کہ پھر تو اس کتاب کے مستحق آپ ہی ہیں رکھ لیجئے اور مجھے دعاؤں میں یاد رکھئے ہم نے ان کا شکریہ ادا کیا اور کتاب پر قبضہ کرلیا۔ اب مصیبت یہ کہ بریف کیس میں سمانہ سکتی تھی اور ہاتھ میں لینا معیوب ہوتا تھا کہ عقیدت مند ائیر پورٹ پر موجود ہیں وہ کیا سوچیں گے کیونکہ کتاب کے ایک طرف نہیں بلکہ تینوں طرف مصنف صاحب کی فوٹو موجود ہے بہر حال اس کو ایک رومال میں لپیٹا اور ہاتھ میں لے کر اتر گئے شاید ان صاحب کا شکریہ بھی ادا نہ کیا لیکن ان کے لئے ہم دعا ضرور کرتے ہیں۔ دورے سے واپسی پر ہالینڈ پہنچے تو کتاب کو اپنی لائبریری میں یہ سوچ کر سجادیا کہ شاید کوئی موقعہ ملے گا تو اس کو حاصل کرنے کا مقصد پورا ہوگا اور آج بحمد للہ موقع آ ہی گیا کہ اسی

کتاب کی پسندیدہ عبارتیں ہم اپنے قارئین کے لئے پیش کررہے ہیں، ملاحظہ ہوں:

مصنف اپنے بچپن کا ایک واقعہ لکھتے ہوئے بتاتے ہیں کہ میری نانی کہا کرتی تھیں کہ بیٹا درود شریف پڑھا کرو اس سے ہر مشکل آسان ہوجاتی ہے اور جب میں اسکول جاتے ہوئے ایک دن بندروں کے نرغے میں پھنسا تو مجھے نانی کا بتایا نسخہ یاد آیا۔ اب مزید پڑھئے لکھتے ہیں:

"ایک ساٹھ ستر برس کے دبلے پتلے منحنی سے برہمن کی یہ شان مردانگی دیکھ کر میرے اسلام کی رگ حمیت بھی کس قدر پھڑکی میں چھاتی نکال کر لاٹھی گھماتا بڑے آرام سے بندروں کے پاس سے نکل آیا جن کی توجہ بہر حال پوریوں پر مرکوز تھیں اور مسکودن پادھا (برہمن کا نام تھا) سے کچھ دور رک کر اس کی رام رام کے جواب میں زور زور سے درود شریف پڑھنے لگا مکسودن پادھا نے پہلے تو ایڑیاں اٹھا اٹھا کر آواز کی سمت کا کھوج لگایا اور پھر درود شریف کے الفاظ کی آواز سن کر اس نے یک لخت دونوں کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں۔ میں درود شریف بند کرتا تھا تو وہ کان کھول لیتا تھا اور جب دوبارہ پڑھنے لگتا تو پھر انگلیاں ٹھونس لیتا جی تو بہت چاہا کہ ہری اوم ہری اوم اور درود شریف کی آنکھ مچولی کا یہ کھیل جاری رکھوں لیکن میری منزل کھوٹی ہوتی تھی اس لئے میں آواز بلند درود شریف کا ورد کرتا آگے بڑھ گیا۔ درود شریف پڑھتے پڑھتے آہستہ آہستہ میری رگوں میں جمی ہوئی برف پگھلنے لگی پھر جسم پر ہلکی ہلکی حرارت کی تکور ہونے لگی اور اس کے بعد ایسا محسوس ہوا جیسے میں نے الیکٹرک بلینکٹ اوڑھا ہوا ہے۔ تین سوا تین گھنٹے کے بعد جب میں امتحان کے ہال میں پہنچا تو خاصا پسینہ آیا ہوا تھا میں نے آرام سے پرچہ کیا اور پھر ہال سے اٹھ کر درود شریف پڑھتا ہوا خراماں خراماں شام تک گھر پہنچ گیا امتحان کے باقی آٹھ دن بھی اسی لائحہ عمل پر بڑی پابندی سے کار بند رہا۔ جب نتیجہ نکلا تو ورنیکلر فائنل کا وظیفہ تو مجھے صرف دو برس کے لئے ملا لیکن درود شریف کا وظیفہ میرے نام تاحیات لگ گیا۔ یہ ایک ایسی نعمت (بعد تجربہ) مجھے نصیب ہوئی جس کے سامنے کرم بخش (نوکر) کے ساتھ "اچیچھے" گرد تھے اس کے لیے نہ پرانی باؤلی کے پانی میں رات کو دو دو پہر ایک ٹانگ پر کھڑا ہونا پڑتا تھا نہ کنوئیں میں الٹا لٹک کر چلہ معکوس کھینچنے کی ضرورت تھی نہ گگا ماڑی میں ڈھول کی تال پر کئی کئی گھنٹے "حال" کھیلنے کی حاجت تھی نہ مراقبہ کی شدت تھی، نہ مجاہدے

کی وحدت تھی، نہ ترکِ حیوانات، نہ ترکِ لذات، نہ تقلیلِ طعام، نہ تقلیلِ منام، نہ تقلیلِ کلام، نہ تقلیلِ اختلاط مع الانام، نہ رجعت کا ڈر، نہ وساوس کی فکر، نہ خطرات کا خوف یہ تو بس ایک تختِ طاؤس تھا جو اَن دیکھی لہروں کے دوش پر سوار آ گے ہی آ گے، اوپر ہی اوپر رواں دواں رہتا تھا۔ درود شریف نے میرے وجود کے سارے کے سارے افقوں کو قوسِ قزح کی رداؤں میں لپیٹ لیا گھپ اندھیروں میں مہین مہین سی شعاعیں رچ گئیں جنہیں نہ خوف و ہراس کی آندھیاں بجھا سکتی تھیں، نہ افکار و حوادث کے جھونکے ڈگمگا سکتے تھے۔ تنہائی میں انجمن آرائی ہونے لگی بھری محفل میں حجروں کی خلوت سما گئی، دل شاد، روح آباد، جسم یوں گویا کششِ ثقل سے بھی آزاد سب سے بڑی بات یہ تھی کہ درود شریف کی برکت سے یہ پردۂ شہود پر ایک ایسی بابرکت ذات کے ساتھ قربت کا احساس جاری وساری رہتا تھا جس کے پاؤں کی خاک اغواث، اقطاب اور اوتاد وابدال کی آنکھ کا سرمہ جس کے قدموں میں دنیا کا مال اور عقبیٰ بھی بامراد جس کے ذکر کے نور سے عرش کی سربلند اور فرش کی سرفراز جس کا ثانی نہ پہلے پیدا ہوا نہ آگے کبھی ہوگا اور جس کی آفرینش پر رب العرش الخالق الباری المصور نے اپنی صناعی کی پوری شان تمام کر دی"۔

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ	کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ	صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

(شہاب نامہ صفحہ ۱۰۳ تا ۱۰۵)

ملاحظہ فرمائی آپ نے یہ عبارت واقعی قابلِ غور ہے ایک ایک لفظ موتیوں کی طرح پرو دیا گیا ہے۔ بالخصوص درود شریف کے لئے تختِ طاؤس کا استعارہ نہایت ہی جاذب ہے بس عبارت کیا ہے عشق و محبت سے لبریز عقیدت کا ایک جام ہے جو پی لے وہ مست و دیوانہ ہو جائے۔ **لیجئے اسی صاحبِ قلب ونظر کی ایک اور عبارت پڑھئے لکھتے ہیں:**

" **ساری کائنات میں ایک اور صرف ایک ایسا عمل ہے جو اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انسان کے درمیان یکساں طور پر مشترک ہے۔ قرآن کریم پارہ ۲۲ آیت نمبر ۵۶ کے الفاظ میں وہ عمل یہ ہے:**

" **بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی ان پر خوب**

درود وسلام بھیجا کرو، یوں تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بہت سے احکام نازل فرمائے ہیں جن کا بجالانا ہر اہلِ ایمان کا فرض ہے بہت سے انبیاء کی توصیفیں بھی کی ہیں اور ان کے بہت سے اعزاز واکرام بھی بیان فرمائے ہیں لیکن کسی حکم یا کسی اعزاز واکرام میں نہیں فرمایا کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں تم بھی کرو یہ اعزاز صرف ہمارے رسول مقبول ﷺ کے لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے درود کی نسبت اولاً اپنی طرف اور پھر اپنے فرشتوں کی طرف کر کے مسلمانوں کو خطاب کیا کہ اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اے مؤمنو تم بھی درود بھیجو یہی ایک واحد امر ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے صرف حکم دے کر اس کی تعمیل کا مطالبہ نہیں کیا بلکہ خود اپنے ایک عمل کی مثال دے کر اس کی تقلید کی فرمائش کی ہے ایک عبد کی فضیلت کا اس سے بڑھ کر کوئی درجہ تصور میں بھی لانا محال ہے۔ درود شریف میں صاحبِ درود کا اعزاز تو ہے ہی لیکن اس میں درود پڑھنے والے کی سعادت اور اکرام بھی ہے سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ درود شریف پڑھ کر ہم ان احسانات عظیم کا تھوڑا سا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو اس محسنِ اعظم کے ہر فرد وبشر پر ہیں دوسرے یہ کہ درود شریف پڑھنے والے کو ان استعداد اور خلوص کے مطابق صاحبِ درود کی توجہ کا شرف ضرور حاصل ہوتا ہے خاص طور پر ان اوصاف کی توجہ کا جنہیں قرآن شریف میں "رَؤُفٌ الرَّحِیْم" اور "رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْنَ" کے خطاب سے نوازا گیا ہے اگر چہ ہزاروں ہزار افراد مختلف مقامات پر ایک ہی وقت درود شریف پڑھ رہے ہوں ان سب پر فرداً فرداً بیک آن صاحبِ درود ﷺ کی توجہ کا منعکس ہونا نہ کوئی عجب بات ہے اور نہ کوئی مشکل امر ہے۔ چراغ اگر چھوٹا ہو تو اس کی روشنی پھیلانے کے لئے اسے ایک کمرے سے اٹھا کر دوسرے کمرے میں پہنچانے کی ضرورت ہوتی ہے لیکن سورج کی شعاعیں ہر جگہ بیک وقت یکساں طور پر بآسانی پہنچتی رہتی ہیں شرط صرف اتنی ہے کہ رخ سورج کی جانب ہو ماڈرن اصطلاح میں یہ ساری بات Frequency یعنی برقی لہروں کے ارتعاش کا معاملہ ہے اگر انسان صحیح WAVE LENGTH (لاسلکی کی شعاعوں کے طول) کے ساتھ TUNE-IN (ہم آہنگ) ہو جائے تو کسی کا دل تار گھر میں استعمال ہونے والے MORSE KEY بن جاتا ہے کسی کا دل بڑی طاقت والا شارٹ ویوریڈیو سیٹ بن جاتا ہے کسی کا دل ٹیلی ویژن اور کسی کا

رنگین ٹیلی ویژن بن جاتا ہے۔ (شہاب نامہ صفحہ ۱۲۱۸ تا ۱۲۲۰)

ایک مولانا نے اپنے ایک معتقد کو دن رات درود پاک پڑھنے کی ہدایت کی اور درود شریف کے کچھ فوائد بھی اسے بتا دیئے اس شخص نے بڑے شوق و ذوق سے مولانا صاحب کی ہدایت پر عمل شروع کر دیا اور اس قدر محو ہو گیا کہ دوسری ذمہ داریاں چھوٹتی چلی گئیں اس کی بیوی دین سے کوئی خاص تعلق نہ رکھتی تھی جب اس نے اپنے شوہر کی محویت کا یہ عالم دیکھا تو بہت سیخ پا ہونے لگی۔ ایک دن بولی یہ تم ہر وقت صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ(ﷺ) کی رٹ لگائے رہتے ہو اس سے کچھ نہیں ہوگا (العیاذ باللہ) مرد بنو، گھر سے نکلو، محنت مزدوری کر کے کچھ کما کر لاؤ ورنہ اب فاقوں کی نوبت آنے والی ہے مگر اس مرد صالح پر بیوی کی ان باتوں کا اثر نہ ہوا۔ اتفاق سے یہ کسی کا قرض دار بھی تھا اس نے اپنے پیسوں کا مطالبہ کیا یہ نہ ادا کر سکا اور نوبت بایں جا رسید کہ قرض خواہ نے عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا۔ اب بیوی کو مزید موقع مل گیا اور اس نے مزید بیہودہ گوئی شروع کر دی وہ اللہ کا بندہ ایک رات سحری کے وقت اٹھا اور اللہ کے دربار میں خوب رویا اور گڑ گڑایا عرض کرنے لگا مولیٰ! میں تو تیرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یاد کرتا ہوں کیا تو نے اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام کو بھلا دیا ہے جو میں دن بدن مصیبتوں میں پھنستا ہی چلا جا رہا ہوں دعا کرتے کرتے مصلے پر ہی سو گیا۔ بس مقدر جاگ گیا خواب میں آقا ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نے فرمایا میرے پیارے غلام کیوں پریشان ہوتا ہے کیوں گھبراتا ہے میں خود تیری مدد کروں گا۔ عرض کرنے لگا لیکن آپ کون ہیں؟ ارشاد ہوا میں ہی وہ آقا ہوں جسے تم ہر لحظہ یاد کرتے رہتے ہو اور اس پر درود شریف پڑھتے رہتے ہو۔ یہ سن کر اس کی خوشی کی انتہا نہ رہی اب وہ مطمئن و پرسکون تھا۔ سرکار ﷺ نے فرمایا صبح تم اپنے وزیر اعظم کے پاس جاؤ اور اسے بطور نشانی خوشخبری سناؤ کہ اس کا درود شریف ہمارے دربار میں مقبول ہے۔ یہ خستہ حال اپنے بوسیدہ لباس میں جب وزیر اعظم کی قیام گاہ پر پہنچا تو دربانوں نے اس کا مذاق اڑایا اور ڈرا دھمکا کر بھگا دیا لیکن اچانک ایک دربان کے دل میں نہ جانے کیا خیال آیا کہ اس نے اسے بلایا اور کہا ٹھہرو میں وزیر اعظم کو خبر کرتا ہوں اگر اجازت مل گئی تو ملاقات ہو جائے گی۔ دربان نے وزیر اعظم کو اس شخص

کا حال بتایا اور کہا کہ اگر اجازت ہو تو حاضری کا شرف بخشا جائے۔ وزیر اعظم نے اجازت دی اور یہ صاحب دربار میں حاضر ہو گئے انہوں نے اپنا حال بیان کیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار میں وزیر اعظم کا درود قبول ہونے کی خوشخبری سنائی وزیر اعظم بے حد خوش ہوا اور اس کی تمام ضروریات پوری کیں اور ہمیشہ کے لئے اس کا کچھ وظیفہ بھی مقرر کر دیا۔ اس نے واپس آ کر سارا ماجرا اپنی بیوی کو بتایا اس نے اپنی گزشتہ بیہودہ گوئی پر اظہار ندامت کیا اور توبہ کی اور اب دونوں کا ورد ہو گیا "صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا مُحَمَّد ﷺ" جب مقدمہ کی تاریخ پر پیشی ہوئی تو اس نے حاضر ہو کر قرض خواہ کی رقم جمع کرائی لیکن اس نے الزام لگایا کہ یہ یقیناً کہیں سے رقم چوری کر کے لایا ہے اب اس سے پوچھ گچھ شروع ہو گئی اس نے کہا تم اپنے وزیر اعظم سے معلوم کر لو کہ یہ رقم میرے پاس کہاں سے آئی ہے لہٰذا وزیر اعظم کو خط لکھا گیا۔ وزیر اعظم نے جج کو جواب دیتے ہوئے تنبیہ کی کہ اس شخص کے ساتھ کوئی زیادتی یا اس کی بے ادبی نہیں ہونا چاہئے ورنہ تمہاری ملازمت ختم ہو جائے گی اگلی پیشی پر جب یہ مرد صالح پہنچا تو منظر کچھ اور ہی تھا جج صاحب تعظیماً اس کے لئے کھڑے ہو گئے اس کو اپنی کرسی دی جمع کردہ رقم واپس کی اور اپنے پاس سے ان کا قرضہ ادا کیا۔ جب قرض خواہ نے یہ حال دیکھا تو اس نے اپنا قرضہ معاف کرنے کا اعلان کیا۔ بلاشبہ:

ہر کہ سازد ورد جاں صل علی   حاجت دارین او گردد روا

(وعظ بے نظیر، بحوالہ آب کوثر ص ۱۲۱)

ترجمہ:۔ جس نے صل علی کو ورد جاں بنا لیا اس کی دونوں جہاں کی حاجتیں پوری ہو جاتی ہیں۔

حضرت ابو عبداللہ رصاع نے اپنی کتاب تحفہ میں ایک نہایت ہی ایمان افروز واقعہ لکھا ہے۔ آپ بھی ملاحظہ فرمائیے اور ایمان تازہ کر لیجئے وہ رقمطراز ہیں کہ:

ایک مجوسی کا واقعہ:۔

"بغداد شریف میں ایک شخص رہتا تھا جو نہایت حاجت مند اور غریب تھا لیکن بے حد صابر اور عبادت گزار بھی تھا۔ ایک مرتبہ کئی دن اسے اور اس کے اہل و عیال کو کچھ کھانے کے لئے

نصیب نہ ہوا۔ پس اس نے ایک دن نماز سے فارغ ہو کر اپنے بیوی بچوں کو بٹھایا اور کہا سب میرے ساتھ مل کر اللہ کے حبیب ﷺ پر درود پڑھو سب نے خوب درود شریف کا ورد کیا حتیٰ کہ بھوک کی حالت میں نیند آ گئی اور سب سو گئے لیکن مقدر جاگ گیا اس اللہ کے نیک بندے کو خواب میں حضور علیہ الصلوۃ والتسلیم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا آپ نے فرمایا صبح ہوتے ہی تم فلاں شخص کے پاس جاؤ جو مجوسی ہے اس سے ہمارا اسلام کہو اور بتاؤ کہ اس کی دعا قبول ہو چکی ہے اور تمہیں حکم دیا گیا ہے کہ تم میری ضرورت پوری کرو۔ یہ شخص صبح اٹھا تو نہایت خوش تھا۔ سکون و طمانیت کے آثار اس کے چہرے پر ظاہر تھے۔ بیوی نے یہ حال دیکھ کر پوچھا کیا ماجرا ہے؟ بھوکے ہو پھر بھی بہت خوش نظر آتے ہو اسے سب ماجرا بتاتے ہوئے کہا خوش بخت جب ہم سو رہے تھے اس وقت ہمارا مقدر جاگ رہا تھا یہ گھر سے نکلا لیکن اسے بات کھٹک رہی تھی کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام اپنے ایک غلام کو ایک مشرک آتش پرست کے در پر کیسے بھیج سکتے ہیں اور یہ بھی یقینی امر ہے کہ شیطان حضور علیہ الصلوۃ والتسلیم کی صورت آ نہیں سکتا بہرحال یہ مجوسی کا گھر تلاش کرتا کرتا اس کے پاس پہنچ گیا۔ مجوسی سے ملا اس نے دیکھا کہ یہ شخص واقعی بہت مالدار معلوم ہوتا ہے اس کا دربار سجا ہوا تھا۔ مجوسی کچھ دیر بعد ان کی طرف متوجہ ہوا پوچھا آپ کون ہیں؟ کیوں آئے ہیں میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں اس مرد صالح نے کہا کہ میں ایک راز لے کر آیا ہوں تنہائی کی ضرورت ہے۔ مجوسی کے اشارے پر دربار خالی ہو گیا۔ اب ان صاحب نے مجوسی کو بتایا کہ میرے آقا ﷺ نے تمہیں سلام کہا۔ یہ مجوسی بولا کہ تمہارے نبی کون ہیں؟ انہوں نے بتایا حضرت محمد ﷺ۔ اس نے کہا لیکن میں تو مجوسی ہوں وہ مجھے کیسے سلام بھیج سکتے ہیں میں تو ان کے لائے ہوئے دین کو مانتا ہی نہیں ہوں۔ انہوں نے کہا جو کچھ مجھ سے کہا گیا وہ میں نے تمہیں بتایا تم یقین کرو یا نہ کرو۔ مجوسی نے اللہ کی قسم دے کر ان سے پوچھا کیا واقعی تمہارے نبی نے تمہیں میرے پاس بھیجا ہے انہوں نے قسم کھا کر کہا ہاں میرے نبی ﷺ نے ہی مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے اور تمہیں سلام بھی کہا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ تیری دعا قبول کر لی گئی ہے نیز تیرے لئے یہ حکم ہے کہ تو میری ضرورت پوری کرے۔ مجوسی نے کہا کیا تم یہ بھی جانتے ہو کہ وہ دعا کیا ہے جو قبول ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا

مجھے یہ تفصیل معلوم نہیں۔ مجوسی بولا اٹھو، اندر چلو میں تمہیں بتاتا ہوں وہ دعا کونسی ہے؟ وہ دونوں اندر گئے مجوسی نے اپنے مہمان سے کہا ذرا ہاتھ لاؤ ان صاحب نے اپنا ہاتھ بڑھایا اسنے ہاتھ پکڑ کر "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ" پڑھا اور مشرف بہ اسلام ہو گیا۔ ہم دونوں باہر واپس آئے تو مجوسی نے دوبارہ سب حاضرین کو بلایا اور بتایا کہ میں مشرف بہ اسلام ہو چکا ہوں پس جو تم میں سے اسلام قبول کرے گا وہ میرا شریک تجارت رہے گا اور جو یہ دین حق قبول نہیں کرنا چاہتا وہ میرا مال واپس کر دے اور ہمیشہ کے لئے چلا جائے اکثر نے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا اور کچھ اس کا مال واپس کر کے چلے گئے۔

پھر اس نے اپنے بیٹے اور بیٹی کو بلا کر کہا کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں اگر تم بھی یہ دین قبول کرو گے تو میرا تم سے رشتہ برقرار رہے گا ورنہ تمہارا میرا کوئی تعلق نہ رہے گا، لہٰذا دونوں نے اسلام قبول کر لیا۔ بیٹی کی شادی اپنے بھائی سے ہی ہوئی تھی جو مجوسی دین میں جائز ہے لیکن بیٹی نے بتایا کہ میں آج تک اپنے شوہر کے قریب نہیں گئی اور بالکل پاک صاف ہوں۔ مجوسی یہ سن کر بہت خوش ہوا اور اب بولا کیا میں آپ کو بتاؤں وہ کونسی دعا ہے جو قبول ہوئی اس مرد صالح نے کہا جی میں جاننا چاہتا ہوں۔ مجوسی نے کہا جس دن میں نے اپنے بیٹے کی شادی اپنی ہی بیٹی سے کی اس دن میں نے ایک بڑی دعوت کا اہتمام کیا تھا جس میں شہر کے امیر و غریب سب ہی کو بلایا تھا لیکن میری دیوار سے بالکل ملا ہوا ایک گھر ہے جس میں سیدوں کا ایک خاندان رہتا ہے چونکہ مجھے حضور علیہ الصلوۃ والتسلیم سے عداوت تھی لہٰذا میں نے ان کے خاندان والوں کو دعوت نہیں دی۔ جب میں تقریب سے فارغ ہو کر اپنی چھت پر آرام کرنے کے لئے گیا تو میں نے ان گھر والوں کی باتیں سنیں بچیاں اپنی ماں سے کہہ رہی تھیں امی جان آپ نے دیکھا ہمارے پڑوسی نے سارے شہر کو دعوت دی لیکن ہمیں نہیں بلایا۔ ماں نے کہا بیٹی وہ تو ہمارے نانا جان ﷺ کا دشمن مجوسی ہے ہمیں کیوں دعوت دیتا یہ باتیں ہوتی رہیں اور مجھے نیند آ گئی صبح مجھے احساس ہوا کہ میں نے یہ اچھا نہیں کیا۔ لہٰذا میں نے کھانے کا اہتمام کیا اور تینوں بچیوں اور ان کی ماں کے لئے بہترین جوڑے منگائے اور ان کو بھیج دیئے اب میں خاص طور پر ان کی باتیں سننے اوپر گیا۔ ماں اور بچیاں میرے

تحائف دیکھ کر بہت خوش ہوئیں لیکن بچیاں ماں سے کہنے لگیں ہم یہ کھانا تو نہیں کھا سکتے کہ اس کا بھیجنے والا تو مجوسی ہمارے نانا جان کا دشمن ہے۔ ماں نے کہا کھانا کھالو یہ تو اللہ کا رزق ہے جو ہمارے مقدر کا ہے اسی لئے اللہ نے ہمیں بھیجا ہے۔ بچیوں نے کہا تو پہلے ہم اپنے نانا جان سے اس کی شفاعت کی سفارش کریں اور دعا کریں کہ وہ مسلمان ہو جائے۔ یہی وہ دعا تھی جس کی قبولیت کا مژدہ لے کر آپ آئے ہیں اور آج مجھے مشرف بہ اسلام ہونے کا اعزاز نصیب ہوا ہے۔ میں اپنی ساری دولت کا نصف حصہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں جو میں نے شادی کے موقع پر اپنے بیٹے اور بیٹی کے نام کیا تھا۔" (سعادۃ الدارین اول، ص ۳۹۸ تا ۴۰۱)

حضرت قاضی شرف الدین بازری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ محمد بن موسیٰ بن نعمان کا ایک واقعہ تحریر فرمایا ہے کہ " شیخ ابن نعمان نے فرمایا کہ ۶۳۷ھ کی بات ہے کہ میں حج سے واپس آ رہا تھا۔ دوران سفر مجھے حاجت محسوس ہوئی تو میں اپنی سواری سے اترا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا کہ کہاں حاجت پوری کروں کہ اچانک مجھے نیند آ گئی اور میں بیٹھ کر وہیں سو گیا۔ بالکل غروب آفتاب کے قریب میری آنکھ کھلی تو دیکھا کہ میں ایک بیابان جنگل میں ہوں۔ بہت ڈر معلوم ہوا اور ایک طرف کو چل دیا لیکن مجھے معلوم نہ تھا کہ میں کہاں جا رہا ہوں۔ رات تاریک ہوتی گئی اور مجھے زیادہ ڈر لگنے لگا مزید یہ کہ مجھے شدید پیاس لگ رہی تھی اور دور دور کہیں پانی نظر نہ آتا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بس اب موت آیا ہی چاہتی ہے۔ اب کوئی چارہ نہ رہا پس میں نے زور زور سے اپنے آقائے رحمت ﷺ کو اس طرح پکارنا شروع کیا:

"یَا مُحَمَّدُ، یَا مُحَمَّدُ، اَنَا مُسْتَغِیْثٌ بِکَ"

اے محمد ﷺ، اے محمد ﷺ میں آپ سے فریاد کرتا ہوں میری مدد کیجئے۔

"فوراً ہی میں نے آواز سنی ادھر آؤ۔ میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ آئے اور انہوں نے میرا ہاتھ تھام لیا۔ ان کا ہاتھ تھامنا تھا کہ نہ کوئی خوف رہا نہ ڈر اور نہ ہی پیاس۔ پھر وہ مجھے لے کر چلے چند قدم کے بعد میں نے اپنا قافلہ دیکھا جس میں آگ روشن ہو رہی تھی۔ اچانک میں نے دیکھا کہ میری سواری میرے سامنے ہے۔ اس بزرگ نے فرمایا یہ تیری سواری ہے واپس

جاتے ہوئے انہوں نے فرمایا جو ہمیں پکارے اور ہم سے فریاد چاہے ہم اسے مایوس و ناامید نہیں کرتے ﷺ۔ اس وقت مجھے پتہ چلا کہ یہ تو حبیب خدا ﷺ ہیں۔ یہی تو امت کے والی اور امت کے غم خوار ہیں اور جب آپ تشریف لے جا رہے تھے اس وقت میں دیکھ رہا تھا کہ تاریک رات آپ کے نور سے منور اور روشن تھی۔ پھر مجھے سخت کوفت ہوئی کہ ہائے بدنصیبی میں نے سرکار کی قدم بوسی کیوں نہ کی میں آپ ﷺ کے قدموں سے کیوں نہ لپٹ گیا۔" (نزہۃ الناظرین بحوالہ آب کوثر ص ۱۳۱)

"ایک مرتبہ چند کافر ایک جگہ جمع تھے۔ ایک سائل آیا اور اس نے ان سے کچھ سوال کیا کافروں نے اس کا مذاق اڑایا اور کہا دیکھو سامنے علی ؓ کھڑے ہیں ان کے پاس جاؤ تم مسلمان ہو وہی تمہاری ضرورت پوری کریں گے سائل حضرت علی ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا سوال بیان کیا آپ کے پاس اسے دینے کو کچھ نہ تھا۔ آپ نے دس مرتبہ درود شریف پڑھا اور سائل کی ہتھیلی پر پھونک کر اسے بند کر دیا اور کہا جاؤ ان کافروں کے سامنے مٹھی کھولنا سائل واپس ان کے پاس گیا تو پھر انہوں نے تمسخر کیا اور پوچھا کہو کیا ملا؟ سائل نے اپنی مٹھی کھولی تو سونے کے دیناروں سے بھری ہوئی تھی پس کچھ کافروں نے اسے جادو کہہ کر مذاق اڑایا اور اکثر مشرف بہ اسلام ہو گئے، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّم" (راحت القلوب ملفوظات گنج شکر علیہ الرحمہ ص ۸۰۔۸۱)

حضرت ابو محمد جزری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے گھر کے دروازے پر ایک شاہی باز آیا تھا لیکن ہائے میری قسمت کہ میں اسے پکڑ نہ سکا چالیس سال گزرنے کو ہیں، بہت جال پھینکتا ہوں مگر ایسا باز پھر ہاتھ نہ آیا کسی نے پوچھا وہ کونسا باز تھا۔ آپ نے فرمایا ایک دن جب میں سرائے میں سو رہا تھا۔ نماز عصر کے بعد ایک درویش سرائے میں داخل ہوا وہ نوجوان تھا رنگ زرد بال بکھرے ہوئے ننگے پاؤں تھا۔ اس نے آ کر تازہ وضو کیا اور دو رکعت پڑھ کر سر گریبان میں ڈال کر بیٹھ گیا اور درود شریف پڑھنا شروع کیا۔ مغرب تک یونہی مشغول رہا۔ نماز مغرب کے بعد پھر درود شریف کا ورد کرنے لگا۔ اچانک شاہی پیغام آیا کہ آج بادشاہ کے یہاں سرائے والوں کی

دعوت ہے۔ میں اس درویش کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ ہم سب کو بادشاہ نے دعوت دی ہے تم بھی ہمارے ساتھ چلو۔ اس نے کہا مجھے جانے کی کوئی ضرورت نہیں لیکن تم میرے لئے گرم گرم حلوا لیتے آنا۔ میں نے اس کی بات کی پروانہ کی اور خیال کیا کہ اگر یہ بھوکا ہے تو ہمارے ساتھ خود کیوں نہیں چلتا۔ بہرحال ہم اسے چھوڑ کر چلے گئے مہمان خانہ میں محفل جمی، نعت خوانی ہوئی اور نہایت پرتکلف کھانا پیش کیا گیا۔ جب فارغ ہو کر ہم سرائے پہنچے تو دیکھا وہ اللہ کا بندہ اسی طرح بیٹھا درود شریف پڑھنے میں مصروف ہے میں بھی مصلّٰی بچھا کر بیٹھ گیا لیکن میں جلدی سو گیا۔ خواب میں دیکھا کہ ایک نہایت ہی بارونق محفل جمی ہوئی ہے اور کوئی بتا رہا ہے کہ یہ سید الانبیاء ﷺ کا دربار عالی ہے اور یہ اردگرد، جملہ انبیاء کرام علیہم السلام تشریف فرما ہیں۔ میں آگے بڑھا اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے قریب ہو کر سلام عرض کیا آپ نے میری طرف سے اپنا چہرۂ انور پھیر لیا میں نے دوسری طرف حاضر ہو کر سلام عرض کیا پھر آپ نے اپنا رُخ مبارک پھیر لیا۔ کئی مرتبہ ایسا ہوا تو میں خوف سے کانپنے لگا کہ نہ جانے مجھ سے کیا خطا ہوئی ہے جو سرکار ﷺ ناراضگی کا اظہار فرما رہے ہیں۔ تھوری دیر بعد آپ نے خود ہی ارشاد فرمایا میرے ایک عاشق نے تجھ سے ذرا سی خواہش ظاہر کی تھی کہ حلوہ منگایا تھا لیکن تو نے اس کی بات کی پرواہ نہ کی۔ بس میں گھبرا کر بیدار ہوا اور اس درویش کی طرف دوڑا جسے میں نے نظرانداز کر دیا تھا میں نے اسے معمولی آدمی جانا لیکن وہ تو سچا موتی تھا۔ سرکار ﷺ کی اس پر خاص نظر کرم ہے میں اسے اچھے سے اچھا کھانا پیش کرنا چاہتا تھا جب میں اس کی جگہ پر پہنچا تو وہ موجود نہ تھا۔ ہائے قسمت شکار ہاتھ سے نکل گیا۔ اچانک مجھے سرائے کا گیٹ بند ہونے کی آواز آئی۔ میں نے باہر جھانک کر دیکھا تو وہی جا رہا تھا میں نے اسے بہت آوازیں دیں۔ اللہ و رسول کا واسطہ دے کر اسے بلایا لیکن اس نے ایک نہ سنی۔ بس اس نے اتنا جواب دیا کہ میری ایک روٹی کے لئے سید الانبیاء ﷺ اور ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام (کم و بیش) تجھ سے سفارش کریں تو تو مجھے ایک روٹی دے گا۔ مجھے ایسی روٹی کی ضرورت نہیں۔ ہائے قسمت وہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔ (الحدائق بحوالہ سعادۃ الدارین اول ص ۳۷۱-۳۷۲)

کچھ عرصہ ہی پہلے ۱۹۶۵ء کا واقعہ ہے پاک بھارت جنگ ہوئی بھارت نے سیالکوٹ

محاذ پر ایک بڑا حملہ کیا جس میں شرمن ٹینک، ٹینک شکن توپیں، بکتربند گاڑیاں اور دیگر خودکار ہتھیار استعمال ہو رہے تھے۔ پاکستانی فوج کے جرنل ایس اے زبیری نے بتایا کہ مجھے حکم ملا کہ اللہ کا نام لے کر دشمن پر حملہ کر دو۔ پس میں اور میرے ساتھی صرف چار ٹینک لے کر دشمن پر چڑھ پڑے اور ہم سب بیک آواز " اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَغِثْنَا یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ " کا ورد کر رہے تھے۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کوئی دشمن کو پیچھے دھکیل رہا ہے دیکھتے ہی دیکھتے دشمن کے ہتھیار بے کار ہو گئے اور اس کا غرور خاک میں مل گیا اللہ نے اپنے حبیب علیہ الصلوۃ والسلام کے طفیل ہمیں کامیاب و کامران کیا۔ یہ واقعہ کوئی ڈھکا چھپا نہیں اس وقت اخبارات و رسائل میں شائع ہوا اور اہل قلم علماء و مؤرخین نے اس کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کر لیا۔ حکیم الامت مفتی احمد یار خاں رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے غالباً تفسیر نعیمی میں کسی مقام پر بیان فرمایا ہے اور لکھا ہے کہ میں نے خود بعض فوجیوں سے اس واقعہ کی تصدیق کی ہے۔ اسی نوعیت کا ایک واقعہ اور ملاحظہ ہو جس کو انور قدوائی صاحب نے اپنی کتاب خزینہ کرم میں بیان کیا ہے وہ لکھتے ہیں۔

" میرے والد امیر الدین قدوائی کے علامہ راغب احسن سے نہایت قریبی برادرانہ تعلقات تھے۔ پاکستان معرض وجود میں آیا تو اس وقت علامہ صاحب اپنے کلکتہ والے مکان کی چوتھی منزل پر قیام پذیر تھے کیوں کہ پکے مسلم لیگی تھی اور پاکستان کی تحریک میں پیش پیش تھے لہٰذا بھارتی حکومت کے معتوبین میں شمار کئے جاتے تھے۔ حکومت نے ان کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کر دیئے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور دیگر علاقائی افسران نے مکان گھیرے میں لے لیا۔ علامہ صاحب کو خبر ہوئی آپ اطمینان سے اٹھے اور ضروری کاغذات جمع کئے اور کمرہ سے باہر آ کر درود شریف کا ورد شروع کیا اور درود شریف پڑھتے پڑھتے آپ سیڑھیاں اتر رہے تھے جب کہ آپ کو تلاش کرنے والے افسران سیڑھیاں چڑھ رہے تھے۔ سب آپ کو خوب اچھی طرح جانتے پہچانتے تھے وہ اوپر آ گئے علامہ صاحب نیچے تشریف لے گئے۔ سیدھے ایئرپورٹ پہنچے ٹکٹ خریدا اور ڈھاکہ (مشرقی پاکستان) پہنچ گئے کوئی آپ کو پہچان نہ سکا"۔ (خزینہ کرم ص ۶۹۱)

اور کیسے پہچانتا کہ اس آقا کا غلام اپنے آقا پر درود و سلام پیش کر رہا تھا جس نے ایک

مٹھی خاک دشمنوں پر پھینکی اور سب دشمن اندھے ہوگئے کسی کو پتہ نہ چل سکا کہ کب سرکار ﷺ ان کی صفیں چیرتے باہر تشریف لے گئے۔ ان دونوں واقعات سے یہ بھی واضح ہے کہ درود شریف کی برکتیں صرف مقربین بارگاہ ہی کے لئے مخصوص نہیں بلکہ ہم جیسے گناہگاروں کو بھی اس کا فیض نصیب ہوتا ہے کس قدر ہمت افزاء بات ہے یہ! ہمارے لئے شرط صرف اتنی ہی ہے کہ عقیدت ہونی چاہیے خلوص نیت ہونا چاہیے جس پر درود پیش کیا جائے اس کو سننے والا، جاننے والا اور پہچاننے والا یقین کرنا چاہیے پھر دیکھئے کیسی برکت حاصل ہوتی ہے کس طرح دامن رحمت میں پناہ نصیب ہوتی ہے، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحٰبِهٖ وَسَلَّمَ۔

مشکل جو سر پر آ پڑی تیرے ہی نام سے ٹلی — مشکل کشا ہے تیرا نام تجھ پر درود و سلام
دامن مصطفٰی سے جو لپٹا یگانہ ہوگیا — جس کے حضور ہوگئے اس کا زمانہ ہوگیا
مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا — عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمٖ

درود کی مزید برکتیں:۔

درود شریف کی برکتوں میں سے ابھی ہم چند ہی لکھ پائے ہیں کہ کتابیں بھری پڑی ہیں۔ بس دل چاہتا ہے لکھتے ہی رہیں اور استفادہ کرتے رہیں قلم رکنا ہی نہیں چاہتا۔ بس سرکار قبول فرمالیں تو کچھ بات بنے، "صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ" تو لیجئے چند برکتیں اور ملاحظہ فرمایئے:

بنی اسرائیل کے ایک شخص کا واقعہ ہے جو نہایت ہی گناہ گار اور مجرم تھا جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اسے گھسیٹ کر کوڑے کرکٹ پر ڈال دیا۔ اللہ نے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی نازل فرمائی۔ ہمارا ایک بندہ فوت ہوگیا ہے آپ کی قوم نے اسے گندگی میں پھینک دیا ہے آپ انہیں حکم دیں کہ اسے وہاں سے اٹھائیں، تجہیز و تکفین کریں اور آپ خود اس کا جنازہ پڑھائیں۔ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں پہنچے تو آپ نے اس کو دیکھ کر پہچان لیا اور تعمیل حکم کے بعد آپ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی یا اللہ! یہ شخص تو نہایت ہی مجرم تھا تو پھر سزا کی بجائے اس پر عنایت و کرم کیوں ہوا۔ جواب آیا کہ یہ شخص واقعی گناہوں اور برائیوں کا پلندہ تھا

لیکن اس نے ایک دن توراۃ شریف کھولی اس میں میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا نام مبارک لکھا ہوا تھا بس اس نے نہایت ہی ادب واحترام کے ساتھ اسے بوسہ دیا اور آپ پر درود شریف پڑھا، پس اس نام پاک کی عظمت کے سبب میں نے اس کے سارے گناہ بخش دیئے اور یہ میرے فضل و کرم کا حقدار قرار پایا: (حلیۃ الاولیاء جلد۴، صفحہ۴۲، سیرت حلبیہ جلد۱، صفحہ۸۰، مثنوی مولانا روم، دفتر اول ص۲۲۔۲۳، القول البدیع ص۱۸، سعادۃ الدارین اول ص۲۵۵۔۲۵۶)

تعظیم جس نے کی ہے محمد ﷺ کے نام کی — خدا نے اس پر آتش دوزخ حرام کی

خلاد بن کثیر رحمتہ اللہ علیہ پر جب جان کنی کی حالت طاری ہوئی تو کسی نے دیکھا کہ ان کے سر کے نیچے ایک کاغذ کا پرزہ رکھا ہوا تھا جس پر لکھا تھا "هٰذِهٖ بَرَاۗءَةٌ مِّنَ النَّارِ لِخَلَّادِ بْنِ كَثِيْرٍ" یہ خلاد بن کثیر کے لئے جہنم کی آزادی سے براۃ کی سند ہے لوگوں نے ان کے گھر والوں سے پوچھا کہ ان کا کیا عمل تھا۔ جواب ملا یہ ہر جمعہ کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام پر ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے تھے، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ. (القول البدیع عربی ص۱۹۷، بہ روایت ابی عبدالرحمٰن المقری، جذب القلوب الی دیار المحبوب ص۲۵۶)

حضرت احمد بن ثابت مغربی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "میں نے درود پاک کی جو برکتیں دیکھی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ میں ایک رات تہجد کے لئے اٹھا نماز سے فارغ ہو کر درود شریف پڑھنے بیٹھ گیا اور اسی حالت میں مجھے نیند آ گئی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ کچھ لوگ ایک شخص کو گھسیٹتے لے جا رہے ہیں جس کے گلے میں طوق پڑا ہوا ہے اور گندھک کا لباس جو ٹخنوں تک تھا پہنے ہوئے ہے وہ بڑے جسم والا اور بڑے سر والا آدمی تھا۔ اس کا چہرہ سیاہ ناک بڑی اور منہ پر چیچک کے داغ تھے میں نے پوچھا تمہیں اللہ اور اس کے رسول کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں بتاؤ یہ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا یہ ابوجہل ملعون ہے تو میں نے اس سے کہا اے اللہ اور اس کے رسول کے دشمن بلاشبہ تیری یہی سزا ہے پھر میں نے دعا کی یا اللہ! اب مجھے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت سے مشرف فرما دے مجھ پر یہ انعام فرما تو ارحم الراحمین ہے پھر میں نے دیکھا کہ میں ایک

ایسی جگہ ہوں جس کو میں پہچانتا نہیں اچانک ایک جاننے والا دوست ملا جو نہایت بزرگ شخص تھا۔ میں نے اسے سلام کیا اس نے جواب دیا میں نے پوچھا آپ کہاں جا رہے ہیں فرمایا میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مسجد شریف جا رہا ہوں۔ میں بھی اس کے ساتھ چل پڑا تھوڑی ہی دیر بعد ہم مسجد نبوی شریف میں پہنچ گئے تو ساتھی نے بتایا یہ ہمارے آقا ﷺ کی مسجد مبارک ہے۔ میں نے کہا یہ تو مسجد ہے لیکن مسجد والے آقا ﷺ کہاں ہیں؟ اس نے کہا ذرا صبر کرو وہ ابھی رونق افروز ہوتے ہیں۔ پس شاہِ کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام جلوہ افروز ہوئے ان کے ساتھ ایک اور کامل بزرگ تھے۔ جن کا چہرہ مبارک منور و روشن تھا۔ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سلام پیش کیا آپ نے جواب دیا اور فرمایا کہ "اللہ کے پیارے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی سلام کرو تو میں نے ان کی خدمت عالیہ میں بھی سلام عرض کیا۔ دونوں سے میں نے دعا کی درخواست کی اور ان حضرات نے میرے لئے دعا فرمائی پھر میں نے دونوں سے گزارش کی کہ آپ میرے لئے ضامن ہو جائیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا میں تیرا ضامن ہوتا ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ میں نے عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں جس سے اللہ مجھے نفع عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا " زِدْ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ" مجھ پر بکثرت درود شریف پڑھا کرو۔ میں نے سوال کیا یا رسول اللہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ جب میں درود شریف پڑھتا ہوں تو کیا آپ سماعت فرماتے ہیں؟ فرمایا ہاں میں سنتا ہوں اور تیری مجلس میں ملائکہ مقربین بھی حاضر ہوتے ہیں۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ آپ میرے ضامن ہو جائیں۔ جواب ملا "تو میری ضمانت میں ہے۔" میں نے التجا کی سرکار ﷺ میرے متوسلین کے بھی ضامن ہو جائیں۔ فرمایا میں ان کا بھی ضامن ہوں۔ میں نے مزید گزارش کی کہ حضور ﷺ! میرے متوسلین میں فلاں شخص بھی ہے آپ نے فرمایا ہاں وہ صالحین میں سے ہے پھر میں نے اپنے شیخ کے متعلق سوال کیا فرمایا وہ اولیاء اللہ میں سے ہے۔ میں نے گزارش کی یا رسول اللہ ﷺ آپ ان سب کے ضامن ہو جائیں جو میری اس کتاب کو پڑھیں جو میں نے درود پاک کے عنوان پر لکھی ہے فرمایا میں اس کتاب کا مطالعہ کرنے والوں کا اور ان سب کا ضامن ہوں جو اس کتاب میں لکھے ہوئے درود پڑھیں اور تم اس درود پاک کو بکثرت پڑھا کرو اور

تجھے ہر وہ نعمت بخشی گئی جو تو نے مانگی"۔

میں بیدار ہو گیا اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے بکثرت درود شریف پڑھنے کی توفیق بخشے گا اور یہ کہ وہ ہمیں اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت سے محروم نہ رکھے گا، (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ) (سعادت الدارین مترجم اول ص۳۰۰ تا ۳۰۲)

اور یہ فقیر راقم الحروف بوسیلہ حضرت احمد بن ثابت رحمتہ اللہ علیہ یہ امید رکھتا ہے کہ اس نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام پر درود پڑھنے کے جو بھی فضائل اپنی استعداد کے مطابق لکھے ہیں آپ انہیں قبول فرمائیں اور اس کتاب کو مقبول بنائیں گے نیز بوسیلہ نبی مکرم علیہ الصلوۃ والسلام امیدوار ہے کہ اللہ رب کریم و رحیم اس فقیر کو بکثرت درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کی بات ہے کہ ایک متمول شخص کو درود شریف پڑھنے کا بہت شوق تھا جب کہ اس کا کردار اچھا نہ تھا بس وہ ہر وقت درود شریف پڑھتا رہتا تھا جب اس کا آخری وقت آیا اور جان کنی کی حالت طاری ہوئی تو اس کا چہرہ سیاہ اور بھدا ہو گیا اور اس پر سکرات موت کی سختی طاری ہو گئی جو کوئی اسے دیکھتا وہ ڈر جاتا تھا اس نے اسی حالت میں ندا دی یا رسول اللہ ﷺ میں آپ سے محبت کرتا ہوں اور ہر وقت آپ پر درود شریف پیش کرتا ہوں فوراً ہی آسمان سے ایک پرندہ نازل ہوا اور اس نے اس شخص کے چہرے پر اپنا پر پھیر دیا جس سے اس کا چہرہ منور ہو گیا اور زعفران کی سی خوشبو مہکنے لگی۔ سکرات موت کی شدت بھی کم ہو گئی اور اللہ کا یہ بندہ کلمہ پڑھتا با آسانی دنیا سے رخصت ہو گیا اور جب اسے تجہیز و تکفین کے بعد قبر میں رکھا جانے لگا تو ایک آواز آئی جو تمام حاضرین نے سنی۔ ہم نے اپنے اس بندے کو بخش دیا اور درود شریف کی برکت سے قبر سے اٹھا کر جنت میں پہنچا دیا ہے۔ یہ سن کر لوگ بہت متعجب ہوئے۔ رات کو کسی نے اسے خواب میں دیکھا کہ وہ زمین و آسمان کے درمیان ٹہل رہا ہے اور آیت درود کے ساتھ درود شریف پڑھ رہا ہے: (درۃ الناصحین ص۱۷۲)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَ

عَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

آپ کا نام نامی اے صَلِّ علیٰ　　ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا ہے

حضرت ابوالحفص کاغذی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے وصال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا حضور کیا حال ہے فرمایا اللہ غفور و رحیم نے مجھے بخش دیا ہے، مجھ پر رحم فرمایا ہے اور مجھے جنت میں بھیج دیا ہے۔ پوچھا گیا آپ کے کس عمل کے سبب آپ کو ان انعامات سے نوازا گیا۔ فرمایا جب میں بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوا تو فرشتوں کو میرے گناہ شمار کرنے کا حکم ملا لہٰذا فرشتوں نے میرے نامہ اعمال سے میرے صغیرہ و کبیرہ سب گناہ اور سب غلطیاں گن کر اللہ کے دربار میں پیش کر دیں پھر حکم دیا گیا کہ یہ جو درود شریف پڑھا کرتا تھا اسے شمار کیا جائے جب حسب الحکم درود شریف کی گنتی کی گئی تو وہ میرے گناہ سے زیادہ ہوا پس اللہ نے فرشتوں کو بتایا کہ میں نے اس کا حساب کتاب معاف کر دیا ہے لہٰذا اسے جنت میں پہنچا دو اور بحمد اللہ میں جنت کی سیر کر رہا ہوں۔ (القول البدیع مطبوعہ سیالکوٹ، ص ۱۱۸، سعادت الدارین اول ص ۳۳۲)

حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ میرا ایک ہمسایہ فوت ہو گیا۔ میں نے اسے خواب میں دیکھا اور اس کا حال پوچھا اس نے بیان کیا کہ میرے سامنے بڑے ہی خوفناک مناظر آئے۔ نکیرین کے سوال و جواب کا وقت تو مجھ پر نہایت ہی دشوار اور خوفناک تھا حتیٰ کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ میرا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے یا نہیں اچانک کسی نے مجھ سے کہا کہ تیری زبان بیکار رہی اس لئے آج تو اس خوف میں مبتلا ہے۔ اب عذاب کے فرشتوں نے مجھے سزا دینے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ میرے اور ان فرشتوں کے درمیان ایک نوری انسان حائل ہو گیا جو کہ نہایت ہی حسین و جمیل تھا اس کے جسم مقدس سے خوشبو مہک رہی تھی۔ وہ مقدس انسان نکیرین کے سوالوں کے جوابات مجھے بتاتا رہا اور میں انہیں دہراتا رہا اور امتحان کے اس مرحلہ میں، میں کامیاب ہو گیا پھر میں نے اس نوری انسان سے پوچھا آپ کون ہیں؟ اس نے جواب دیا میں تیرا درود شریف ہوں جو تو اپنے آقا ﷺ پر پیش کیا کرتا تھا۔ اب تو فکر نہ کر میں قبر میں حشر میں میزان و پل صراط پر ہر جگہ تیرے ساتھ رہوں گا۔ (القول البدیع ص ۱۲۱، سعادت الدارین اول ص ۳۳۳، نزہۃ المجالس دوم ص

۹۴)

بلخ میں ایک دولت مند تاجر رہتا تھا اس کے دو لڑکے تھے۔ یہ بڑا ہی خوش نصیب تھا کہ مال و دولت کے علاوہ اس کے پاس ایک عظیم نعمت یہ تھی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے تین مبارک بالوں کا خادم و مالک تھا جب اس شخص کا انتقال ہو گیا تو اس کے دونوں لڑکوں نے اس کا مال و دولت اور سب ساز و سامان آپس میں تقسیم کیا جب مقدس بالوں کی باری آئی تو دو بال تو دونوں نے لے لئے اور تیسرے پر جھگڑا ہو گیا بڑے بھائی نے کہا اس بال کے دو حصے کئے جائیں اور آدھا آدھا لے لیا جائے۔ چھوٹے بھائی نے کہا قسم خدا کی میں ایسا کبھی نہیں ہونے دوں گا کون ظالم ہے کہ سرکار ﷺ کے موئے مبارک کو توڑے۔ بڑے نے جب چھوٹے کی عقیدت و محبت دیکھی تو کہا کہ اچھا تم یہ تینوں بال لے لو اور اپنی جائیداد کا ایک حصہ مجھے دے دو۔ چھوٹا عاشق رسول ﷺ تھا اپنے بڑے بھائی کے اس فیصلہ پر اس کی خوشی کی کوئی حد نہ رہی اور فوراً راضی ہو گیا۔ دولت قربان کی اور تینوں موئے مبارک لے لئے (مومن کامل کے لئے یہ سب سے بڑی دولت ہے) اس نے ان مقدس بالوں کو نہایت احترام سے رکھا جب عشق غالب ہوتا تو ان کی زیارت کرتا اور خوب جھوم جھوم کر درود شریف پڑھتا۔ بڑا بھائی اپنی دولت کو بھی نہ سنبھال سکا چند دن بعد ہی کنگال ہو گیا جبکہ چھوٹے بھائی کو اللہ نے بڑی برکت دی اس کی دولت بڑھتی رہی اور یہ اپنے باپ سے بھی زیادہ دولت مند ہو گیا لوگوں میں اسے عزت بھی حاصل ہوئی کیوں کہ وہ عاشق رسول ﷺ تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار عالی میں تحفہ درود پیش کرتا تھا۔ (حب النسیم علی نفحات الصلوٰۃ والتسلیم صفحہ ۳۴، سعادت الدارین، اول ص ۳۳۶۔۳۳۷ بحوالہ رونق المجالس، نزہۃ المجالس دوم ص ۹۳)

موئے مبارک

اس واقعہ میں میرے آقا ﷺ کے موئے مبارک اور اس کی برکت کا ذکر آیا ہے تو ہم بے چین ہیں کہ چند سطور سرکار ﷺ کے مقدس بالوں سے متعلق لکھنے کا شرف حاصل کر لیں کیوں کہ شاید اب تک ہم اس عنوان پر کچھ نہ لکھ سکے ہیں اور شاید آئندہ اوراق میں بھی کوئی ایسا موقع نہ ہوگا

کہ ہمیں یہ شرف حاصل ہو سکے۔

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اللہ کی بے شمار رحمتیں نازل ہوں کہ انہوں نے صرف حضور علیہ الصلوۃ والتسلیم کا علمی خزانہ ہی ہمیں منتقل نہ کیا بلکہ آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کے ہر لمحہ کے حالات ہم تک پہنچائے۔ مزید برآں یہ کہ انہوں نے ایک صحیح وارث کی حیثیت سے نبی مکرم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے متروکات آپ کے تبرکات کی حفاظت فرمائی اور ہم غلاموں کو ان کا بھی وارث بنایا۔ یہ میرے آقا ﷺ کی خصوصیات میں سے ایک ہے کہ آپ کے تبرکات مقدسہ دنیا میں اب تک موجود ہیں اور ہمیشہ رہیں گے کیوں کہ جس طرح یہ غلام اپنے آقا ﷺ کے تبرکات شریفہ کی حفاظت کرتے ہیں کہ ان پر اپنی جان اپنا مال سب کچھ قربان کر دینے کے لئے آمادہ رہتے ہیں اس کی نظیر دنیا کی کسی قوم میں نہیں مل سکتی اگرچہ یہ افسوس ہے کہ بعض مسلمان (منافق) ہی ان مقدس تبرکات کے دشمن بھی ہیں حتیٰ کہ وہ جن آثار مبارکہ کے امین تھے انہیں مٹا کر ہی انہوں نے دم لیا لیکن پھر بھی اس کا ایک بڑا انمول حصہ اہل ایمان کے پاس محفوظ رہا۔ انہی میں سے آپ ﷺ کے مبارک بال بھی ہیں جو دنیا کے گوشہ گوشہ میں اہل ایمان کے پاس محفوظ ہیں، اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حجام حضور علیہ الصلوۃ والتسلیم کے سر سے مقدس بال اتار رہا تھا اور "اَطَافَ بِهٖ اَصْحَابُهٗ" صحابہ کرام آپ کے گرد گھوم رہے تھے۔ "فَمَا يُرِيْدُوْنَ اَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ اِلَّا فِيْ يَدِ رَجُلٍ" وہ چاہتے تھے کہ آقا ﷺ کا کوئی بال بھی زمین پر گرنے سے پہلے ان کے ہاتھ میں ہو۔ (مسلم شریف کتاب الفضائل جلد دوم صفحہ ۲۵۶)

حدیث مبارکہ سے واضح ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی یہ عاشقانہ ادا تھی کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے بابرکت بالوں کو عام انسانوں کے بالوں کی طرح ضائع نہ ہونے دیتے تھے انہیں نہایت ادب واحترام کے ساتھ جمع کر لیتے اور اپنے پاس محفوظ کر لیتے تھے اور آقا ﷺ نے اپنے غلاموں کو اس جذبۂ عشق و محبت کی تکمیل سے کبھی نہ روکا بلکہ اسے پسند فرمایا۔

جیسا کہ حدیث میں ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر جب حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حلق کرایا تو

آپ نے خود اپنے متبرک بال صحابہ کرام میں تقسیم کرنے کا حکم دیا۔ صحابہ نے ان کو محفوظ کر لیا اور وہ اس کو اپنی جانوں سے زیادہ عزیز رکھتے اور ان کا نہایت ہی احترام کرتے تھے۔ ملاحظہ ہو ان مقدس بالوں کے احترام کی کیفیت۔

محمد بن سیرین رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے عبیدہ السلمانی کو بتایا کہ ہمارے پاس حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے چند مبارک بال ہیں جو ہمیں بواسطہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ملے ہیں اس پر حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ "اگر ہمارے پاس حضور علیہ الصلوۃ والتسلیم کا ایک بھی موئے مبارک ہوتو وہ ہمیں دنیا کی تمام نعمتوں سے زیادہ عزیز اور پیارا ہو"۔ (بخاری شریف جلد ۱ ص ۲۹)

اُم المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضور علیہ الصلوۃ والتسلیم کے چند موئے مبارک ایک شیشی میں محفوظ کیئے ہوئے تھے جس کسی کو نظر لگتی یا اور کوئی بیماری ہوتی تو "ام المؤمنین رضی اللہ عنہا صرف وہ شیشی پانی میں گھما کر پانی اسے دے دیا کرتی تھیں جس کے پینے سے مریض شفایاب ہو جاتا تھا"۔ (بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۸۷۵، شرح بخاری لابن بطال، جلد ۹، صفحہ ۱۴۸، فتح الباری شرح بخاری، ج ۱۰، ص ۳۶۴، مشکوۃ شریف صفحہ ۳۹۱)

اسی قسم کی روایت اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق ہے کہ "انہوں نے موئے مبارک ایک چاندی کی ڈبیہ میں رکھے ہوئے تھے اور جب ان کے پاس کوئی بیمار آتا تو وہ ڈبیہ پانی میں ڈالتیں اور پانی اسے دے دیتی تھیں جسے پینے سے اللہ اسے شفا بخشتا تھا"۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اپنے آقا ﷺ کا مقدس بال اپنی ٹوپی میں رکھا کرتے تھے اور جب جنگ میں جاتے تو وہی ٹوپی پہنا کرتے اور سرکار ﷺ کے اس موئے مبارک کی برکت سے دعائے فتح و نصرت کیا کرتے تھے اور اللہ ہمیشہ انہیں دشمنان اسلام پر غلبہ اور فتح عطا فرماتا تھا۔ اتفاق سے جنگ یمامہ کے دوران آپ کی یہ مقدس ٹوپی کسی طرح گر گئی۔ آپ شدید جنگ کے دوران ہی اپنی سواری سے اترے اور ٹوپی اٹھائی۔ دیکھنے والوں کو حیرت ہوئی کہ اتنے تجربہ کار جرنیل نے یہ غلطی کیسی کی کہ اگر ایسی حالت میں دشمن ان پر حملہ کر دیتا تو مسلمانوں کو نہایت ہی عظیم نقصان پہنچ سکتا تھا۔ لوگوں نے آپ سے اس غلطی کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا میں نے کوئی غلطی

نہ کی نہ ہی میری یہ ٹوپی اتنی قیمتی تھی جس کی وجہ سے میں نے ایسا کیا بلکہ میری فتح ونصرت کا بڑا ہتھیار اسی ٹوپی میں ہے اور وہ ہے میرے آقا ﷺ کا موئے مبارک جس سے میں کسی بھی قیمت پر محروم نہیں ہونا چاہتا تھا چاہے میری جان ہی چلی جاتی اور نہ ہی میں یہ برداشت کرسکتا تھا کہ یہ بابرکت بال دشمن کے ہاتھ لگے اور وہ اس کی بے حرمتی کریں۔ پس میں نے خطرہ مول لیا اور اس کی حفاظت کا حق ادا کیا۔ (عمدۃ القاری شرح بخاری جلد۳ صفحہ ۳۷، الاصابہ، حجۃ اللہ العالمین ص ۲۸۶، المستدرک جلد۳ صفحہ ۲۹۹، معارج النبوت جلد۳، صفحہ ۴۷، شفاء شریف، شمس التواریخ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے آقا ﷺ کا موئے مبارک تھا جسے وہ بڑی حفاظت اور بڑے ہی احترام سے رکھتے تھے انہوں نے وصیت کی کہ "میرے مرنے کے بعد یہ مقدس بال میرے منہ میں رکھ دیا جائے تاکہ اللہ تعالی اس کی برکت سے میری مغفرت فرما دے"۔ (الاصابہ للعسقلانی، جلد۱ ص۱۷)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا موئے مبارک اور تراشے ہوئے ناخن تھے۔ آپ بھی ان کا بے حد احترام اور ادب کرتے تھے۔ آپ نے وصیت فرمائی کہ "میرے مرنے کے بعد یہ میری زبان کے نیچے رکھ دیئے جائیں کہ قیامت کے دن یہ میرے لئے حضور علیہ الصلوۃ والتسلیم کی شفاعت کا وسیلہ بنیں گے"۔ (مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد۵ ص ۶۳۸)

ذرا ان حضرات کے عقیدے پر تو غور کیجئے کہ کوئی انہیں امراض سے نجات کا ذریعہ یقین کرتا ہے تو کوئی ان مقدس بالوں کو ذریعہ کامیابی وکامرانی سمجھتا ہے تو کوئی ان کو وسیلہ نجات وسیلہ شفاعت ومغفرت جانتا ہے اور احترام کا یہ حال ہے کہ مرنے کے بعد بھی انہیں جسم کے محفوظ حصہ میں رکھنے کی وصیت کی جارہی ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ.

غرض یہ کہ ہمیں ممنون ہونا چاہئے ان اصحاب کرام کا کہ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صرف خزانہ علمی اور عملی ہی کو ہم تک نہ پہنچایا بلکہ آپ کے مقدس تبرکات کو بھی ہماری

طرف منتقل فرمایا اور ان کا ادب واحترام کرنے اور ان کی حفاظت کرنے کا ڈھنگ بھی سکھایا۔ اللہ انہیں جزائے خیر دے۔ (آمین)

تنگی قرطاس

حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر ہدیہ درود وسلام پیش کرنے سے متعلق ہم کافی واقعات قلمبند کرچکے ہیں کتابیں ہمارے گرد پھیلی ہوئی ہیں اور یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ہم کسی چمنستان میں ہیں جس میں پھولوں سے لدی ٹہنیاں ہمیں دعوت دے رہی ہیں کہ ہم ان سے پھول چنتے ہی رہیں اس نظارے سے ہمارا ابھی دل نہیں بھر رہا لیکن کیا کیجئے تنگی وقت اور تنگی قرطاس جس کے سبب اب ہم اس باغیچہ سے باہر نکلنے پر مجبور ہورہے ہیں خیر ہم باہر جاتے ہیں لیکن ہمیں یقین ہے کہ نہ تو یہ پھول کبھی مرجھائیں گے اور نہ ہی ان کی بھینی بھینی خوشبو کبھی ہمارے دل ودماغ سے کم ہوگی تو چلتے چلتے چند پھول اور چن لیتے ہیں کیا عجب کہ انہی کی مہک ہمارے اندر کسی کے وصل کی کشش پیدا کرے۔ ﷺ

کسی عورت نے خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوکر گزارش کی کہ میری بیٹی کا انتقال ہوگیا ہے میں اسے خواب میں دیکھنا چاہتی ہوں۔ آپ نے بتایا کہ بعد عشاء چار رکعت نفل پڑھو اس طرح کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ تکاثر پڑھی جائے اور پھر حضور علیہ الصلوۃ والتسلیم پر درود شریف پڑھتے پڑھتے سوجاؤ۔

اس عورت نے یہی عمل کیا پس اس نے خواب میں اپنی بیٹی کو نہایت ہی برے حال میں دیکھا کہ گندھک کا لباس پہنے ہے۔ ہاتھ اور پاؤں بیڑیوں سے جکڑے ہوئے ہیں وہ گھبرا کر اٹھی اور خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنی بیٹی کا حال بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کچھ صدقہ و خیرات کرو شاید اللہ تعالی اس پر رحم فرمائے اور معاف کردے کہ صدقہ وخیرات دنیا وآخرت کی مصیبتوں سے نجات کا ذریعہ ہے۔ رات کو خود حضرت خواجہ صاحب نے دیکھا کہ ایک لڑکی نہایت حسین وجمیل جنت میں ایک تخت پر بیٹھی ہے اس نے خواجہ صاحب سے پوچھا حضرت کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں اس نے بتایا میں وہی ہوں جس کی ماں آپ کی خدمت

میں حاضر ہوئی تھی۔ خواجہ صاحب نے فرمایا بیٹی! تیری ماں نے تو تیری بہت ہی بُری حالت بیان کی تھی لیکن میں تو تجھے نہایت اچھی حالت میں دیکھ رہا ہوں۔ لڑکی بولی کہ حضور میری ماں نے تو صرف مجھے ہی بُرے حال میں دیکھا تھا جب کہ جس قبرستان میں مجھے دفن کیا گیا تھا اس کے ستر ہزار مرد وعورت میری ہی طرح عذاب الٰہی میں مبتلا تھے لیکن خوش قسمتی سے اس قبرستان میں ایک عاشق رسول ﷺ پہنچ گیا جس نے چند مرتبہ درود شریف پڑھ کر ہمیں اس کا ثواب بخش دیا۔ پس اللہ نے رحم فرمایا اور اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر درود شریف کی برکت سے ہمیں معاف کر دیا، ﷺ (القول البدیع عربی، مطبوعہ سیالکوٹ، ص ۱۳۱)

حضرت احمد بن ثابت مغربی رحمتہ اللہ علیہ نے بتایا کہ میں درود شریف کے عنوان پر اپنی کتاب لکھ رہا تھا دیوار سے پشت لگائے قبلہ رو بیٹھا تھا۔ قلم اور کاغذ ہاتھ میں لئے ہوئے تھا کہ ایسی حالت میں نیند آ گئی خواب میں دیکھا کہ میں ایک خالی زمین میں ہوں جہاں کوئی عمارت وغیرہ نہیں صرف ایک مسجد نظر آئی جس کے باہر تک لوگ جمع تھے جیسے تیسے میں مسجد کے اندر پہنچا لیکن کہیں بیٹھنے کی گنجائش نہ تھی کہ ایک آدمی نے مجھے اشارہ کیا اور میں اس کے پاس تھوڑی سی جگہ پر بمشکل بیٹھ گیا۔ میرے دائیں طرف ایک نورانی چہرے والا نہایت ہی حسین وجمیل نوجوان تھا جسے دیکھ کر میرے دل میں اس کی محبت پیدا ہوئی اور میں نے چاہا کہ میں اس کا نام ونسب پوچھوں تھوڑی دیر سوچا اور پھر میں نے اس سے کہا اے نوجوان تجھے اللہ اور اس رسول ﷺ کا واسطہ مجھے بتا کہ تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا تم میرا نام ونسب پوچھ کر کیا کرو گے۔ لیکن میرے بے حد اصرار اور شوق کو دیکھ کر وہ بولا کہ میرا نام رومان ہے اور میں ایک فرشتہ ہوں اب تو میرا شوق اور بھی بڑھا۔ میں نے پھر اس سے کہا تجھے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام علیہم السلام (کم وبیش) کا واسطہ مجھے اپنا نام ونسب صحیح صحیح بتا دے وہ بولا میں صحیح بتا رہا ہوں کہ میرا نام رومان اور نسب یہ ہے کہ میں ملائکہ میں سے ہوں۔ میں نے تیسری مرتبہ پھر پوچھا اس نے پھر یہی جواب دیا اب تو میری خوشی کی انتہا نہ رہی میں نے پوچھا لیکن آپ ان انسانوں میں کیا کر رہے ہیں انہوں نے کہا یہ جو آپ کو انسان نظر آ رہے ہیں سب ہی فرشتے ہیں۔ میں نے کہا کہ میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں وہ

بولا کیا ہمیشہ کے لئے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا اس نے کہا ایسا نہیں ہو سکتا تم ہمارے ساتھ بس اتنی ہی دیر رہ سکتے ہوں جتنی دیر یہ محفل ہے۔ ہاں میں تمہیں ایک جن اور جنیہ کے ساتھ کئے دیتا ہوں جب تک چاہو اس کے ساتھ رہنا۔ میں راضی ہو گیا اور سوچا کہ چلو جن کے ساتھ جب تک رہوں گا وہ میری حفاظت کرے گا اور خدمت کرے گا پس اس فرشتے نے دو جنوں کو آواز دی وہ جن اور جنیہ فوراً حاضر ہو گئے اس نے حکم دیا کہ ہمیشہ اللہ کے اس بندے کے ساتھ رہو۔ انہوں نے کہا لیکن اس کی نیت اچھی نہیں یہ ہمارے سہارے اپنے دشمنوں پر غلبہ حاصل کرنا اور ان پر ظلم کرنا چاہتا ہے اور ہم اس کی استطاعت نہیں رکھتے نیز یہ قضائے الٰہی کے خلاف ہے مجھے یہ سن کر ان سے نفرت سی ہوئی اور میں نے کہا ٹھیک ہے میں آپ کے ساتھ رہنا نہیں چاہتا۔ میں نے اس فرشتے سے پوچھا کہ اس مجلس میں کون کون سے فرشتے موجود ہیں؟ اس نے بتایا کہ مقربین بارگاہ ملائک میں سے حضرت جبرئیل، حضرت میکائیل، حضرت عزرائیل اور حضرت اسرافیل علیہم السلام بھی یہاں تشریف فرما ہیں۔ میں نے اللہ اور رسول کا واسطہ دے کر گزارش کی کہ آپ مجھے حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام کی زیارت کرا دیں جو میرے آقا ﷺ کے خادم اور عاشق ہیں اچانک محراب کی طرف سے آواز آئی اے اللہ کے بندے میں جبرئیل ہوں میں نے دیکھا کہ وہ نہایت حسین وجمیل ہیں پس میں نے سلام عرض کیا انہوں نے جواب دیا۔ میں نے دعا کی درخواست کی انہوں نے میرے لئے دعائے خیر کی میں نے قسم دے کر درخواست کی کہ مجھے آپ نصیحت فرمائیں انہوں نے فرمایا تیرے سامنے ایک بیہودہ امر آئے گا اس سے بچنا اور اللہ کی امانت ادا کرنا۔

پھر میں نے رومان فرشتے سے خواہش ظاہر کی کہ میں حضرت میکائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے مشرف ہونا چاہتا ہوں فوراً ہی محراب کی طرف سے آواز آئی میں ہوں میکائیل۔ میں ان کے قریب ہوا اور سلام عرض کر کے درخواست کی کہ میرے لئے دعا فرمائیں اور مجھے کچھ نصیحت کریں ارشاد ہوا عدل کرو اور عہد پورا کیا کرو پھر میں نے سوال کیا کہ میں سیدنا اسرافیل علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتا ہوں تو دیکھا کہ ان میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے

اور کہا میں اللہ کا بندہ اسرافیل ہوں ان کا چہرہ نہایت نورانی تھا میں نے آگے جا کر دست بوسی کی اور دعائے خیر طلب کی انہوں نے دعا فرمائی۔ مجھے اچانک خیال آیا کہ یہ حضرت اسرافیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کیسے ہوسکتے ہیں جب کہ میرے آقا ﷺ کا ارشاد ہے کہ اسرافیل کا سر آسمانوں سے اوپر اور پاؤں ساتویں زمین کے اندر ہیں میں نے جو نظر اٹھائی تو وہ اپنی اصلی صورت میں موجود تھے اور واقعی ان کا سر آسمانوں پر اور پاؤں زمین کے اندر دھنسے ہوئے تھے۔ میں نے کہا میں آپ کو انبیاء علیہم السلام کا واسطہ دیتا ہوں آپ اپنی پہلی صورت پر آ جائیں میں مانتا ہوں کہ آپ ہی اسرافیل ہیں وہ پہلی صورت میں آ گئے میں نے گزارش کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں ارشاد ہوا دنیا کو چھوڑ دو اللہ کی رضا حاصل ہوگی۔ پھر میں نے حضرت عزرائیل علیہ الصلوۃ والسلام کی زیارت کرنا چاہی تو وہیں سے آواز آئی میں عزرائیل ہوں اور وہ نہایت ہی حسین وجمیل نظر آرہے تھے میں نے دعا کی درخواست کی انہوں نے میرے لئے دعا فرمائی۔ میں عرض گزار ہوا اے اللہ کے مقرب فرشتے! جان آپ ہی نکالیں گے پس میں گزارش کرتا ہوں اور آپ کو اللہ اور اس کے رسول کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھ پر کچھ نرمی فرمائیں۔ فرمایا ہاں میں نرمی کروں گا لیکن شرط یہ ہے کہ آپ آقائے کائنات ﷺ پر بکثرت درود شریف پیش کیا کریں۔ میں نے گزارش کی حضور آپ مجھے کچھ نصیحت فرمائیں انہوں نے نصیحت کی فرمایا لذتوں کو توڑنے والی، بچوں کو یتیم کرنے والی بھائی، بہنوں کو جدا کرنے والی (موت) کو یاد رکھا کرو پھر میں بیدار ہوگیا اور میں سب نصیحتوں پر عمل کرتا ہوں بالخصوص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہر لمحہ درود پیش کرتا رہتا ہوں کہ اسی سے سکرات موت آسان ہوگی۔ (سعادت الدارین مترجم اول ص ۳۰۲ تا ۳۰۶)

حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی رحمتہ اللہ علیہ نے بتایا کہ میں نے درود شریف کی جو برکات دیکھی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا کہ میں دوزخ میں ہوں لیکن دوزخ کی آگ کا مجھ پر بالکل اثر نہیں ہو رہا کیوں کہ میں درود شریف پڑھ رہا تھا میں نے وہاں ایک عورت دیکھی جس کا شوہر میرا دوست تھا وہ کہنے لگی اے شیخ! کیا تمہیں خبر نہیں کہ میں اور میرا خاوند دوزخ کی آگ میں تڑپ رہے ہیں مجھے بہت صدمہ ہوا میں اس عورت کے ساتھ اس

مقام پر پہنچا جہاں ان دونوں پر عذاب ہو رہا تھا اور دیکھا کہ ایک ہنڈیا ہے جس میں گندھک کا پانی کھول رہا ہے۔ عورت نے بتایا یہ وہ پانی ہے جو آپ کے دوست کو پلایا جائے گا میں نے کہا آخر میرے دوست کو یہ سزا کیوں ملی حالانکہ وہ تو نیک آدمی تھا اس نے بتایا کہ وہ نیک تھا لیکن حلال و حرام کا امتیاز کئے بغیر دولت جمع کرتا تھا۔

اس کے علاوہ میں نے دوزخ میں سخت آگ کی خندقیں اور وادیاں دیکھیں پس میں نے آسمان کی طرف پرواز کی اور میں آسمانوں کے قریب پہنچ گیا میں نے فرشتوں کی آواز سنی کہ وہ اللہ کی توحید، تقدیس اور تسبیح بیان کر رہے ہیں کسی نے مجھ سے کہا کہ اے شیخ مبارک ہو تم اہل خیر میں ہو میں نیچے ایسی جگہ اترا جہاں وہ عورت کھڑی تھی دیکھا کہ اس کے ساتھ میرا دوست بھی ہے وہ بہت خوش تھا بولا اے شیخ! اللہ نے تمہاری وجہ سے ہماری بخشش کر دی اور درود شریف کی برکت سے نجات عطا فرما دی پھر میں وہاں سے چلا تو ایسی جگہ پہنچ گیا جس سے اچھی جگہ شاید ہی کسی نے دیکھی ہو۔ اس میں ایک بالا خانہ تھا جو نہایت عالی شان بلند اور خوبصورت تھا اس میں ایک حسین و جمیل عورت بیٹھی آٹا گوندھ رہی تھی۔ میں نے اس آٹے میں بال دیکھا تو کہا اللہ تجھ پر رحم فرمائے اس بال کو آٹے میں سے نکال دے۔ اس نے کہا میں یہ بال نہیں نکال سکتی یہ اللہ ہی نکال سکتا ہے کہ یہ بال تیرے دل میں دنیا کی محبت کا بال ہے تو چاہے تو اسے نکال دے اور چاہے تو رہنے دے اور پھر میں بیدار ہوگیا"۔ (سعادۃ الدارین علامہ نبہانی اول ص ۳۲۶ تا ۳۲۸)

......درود شریف بکثرت پڑھنا دنیا و آخرت کی تمام پریشانیوں کو ختم کر دیتا ہے۔

......درود شریف گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور بخشش و مغفرت کا ذریعہ ہے۔

......درود شریف کی برکت سے قیامت کی ہولناکیوں سے نجات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے ایمان کی گواہی نصیب ہوگی۔

......درود شریف کی برکت سے میدان حشر میں رضائے الٰہی نصیب ہوگی اور عرش الٰہی کے سایہ تلے پناہ ملے گی۔

......درود شریف کی برکت سے میزان پر اعمال صالحہ کا پلہ بھاری ہوگا حوض کوثر پر حاضری نصیب

ہوگی۔

......درودشریف کی برکت سے جنت میں بلند مقام حاصل ہوگا۔

......درودشریف کی برکت سے مال و دولت میں اضافہ ہوتا ہے۔

......درودشریف کے صلہ میں سو سے زیادہ حاجات پوری کی جاتی ہیں۔

......درودشریف پڑھنے والا ہی قیامت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے قریب تر ہوگا۔

......درودشریف قبر، حشر اور پل صراط پر نور بن کر پیش ہوگا۔

......درودشریف کی کثرت کرنے والے سے اہل ایمان محبت کرتے ہیں اور منافق اس سے دور ہو جاتے ہیں۔

......درودشریف کی برکت سے خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت ہونا یقینی ہے اور اگر مزید کثرت اور خلوص سے اس کا ورد کیا جائے تو حالت بیداری میں بھی آپ کی زیارت ممکن ہے۔

......درودشریف پڑھنے والے کو تفکرات، الجھنوں اور پریشانیوں سے نجات میسر آتی ہے زندگی پرسکون اور اطمینان بخش ہوجاتی ہے۔

......درودشریف بیشتر لاعلاج امراض کے لئے تریاق کا اثر رکھتا ہے۔

......درودشریف کی برکت سے رزق حلال کی کثرت اور وسعت ہوتی ہے۔

......درودشریف تمام اعمال میں سب سے زیادہ قابل قبول اور ذریعہ نجات ہے۔

......درودشریف قبولیت دعا کا یقینی وسیلہ ہے۔

......درودشریف تمام نفلی عبادات اور جملہ اوراد و وظائف سے افضل ترین عبادت و وظیفہ ہے۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا   عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

طریقۂ درود

قرآن کریم نے انوکھے بے نظیر و بے مثال اور نہایت واضح الفاظ میں درود شریف پڑھنے کا اہل ایمان کو حکم دیا ہے نیز ہم کافی احادیث صحیحہ اور واقعات معتبرہ پیش کر چکے ہیں جو درود

شریف کے فضائل اور ان کی برکتیں جاننے کے لئے کافی ہیں نیز احکام میں صرف یہی واحد حکم ہے جس کی تعمیل کا کوئی مخصوص طریقہ نہ اللہ نے متعین فرمایا اور نہ ہی شارع علیہ الصلوۃ والتسلیم نے، جب کہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ غرض یہ کہ تمام ہی عبادات و معاملات کے طریقے مقرر اور متعین ہیں جس کی تفصیل قرآن و حدیث میں موجود ہے اور جن سے متعلق تفصیلی مسائل جاننے کے لئے ہم فقہ کے محتاج ہیں لیکن درود شریف پڑھنے کا حکم تو واضح ہے لیکن نہ اس کا کوئی طریقہ متعین ہے اور نہ ہی اس کے متعلق کوئی مسائل ہیں جب کہ یہ بھی حقیقت ہے کہ مفسرین اور محدثین کا قلم سب سے زیادہ آیت درود ہی کی تفسیر کے موقع پر رواں دواں معلوم ہوتا ہے۔ اس عنوان پر ضخیم کتابوں کا ذخیرہ موجود ہے لیکن کسی میں اس سے متعلق کوئی مسئلہ نہیں مسئلہ ہو کیسے جب اس پر عمل کا کوئی مخصوص طریقہ ہی نہیں ان ضخیم کتابوں کے اوراق صرف درود شریف کے فضائل اور اس کی برکتوں سے مزین و آراستہ ہیں اور ہر مصنف سے یہی پیغام ملتا ہے کہ "درود شریف کی کثرت دنیا و آخرت کی بھلائی اور ہر قسم کی کامرانی و کامیابی کا ذریعہ ہے نجات اور شفاعت کا وسیلہ ہے"۔

اور کسی طریقہ کا تعین کیا بھی کیوں جاتا کہ درود تو وہی پڑھتا ہے یا درود کا فیض اسی کو حاصل ہوتا ہے یا درود اسی کا قبول ہوتا ہے جو عاشق ہو اور عشق کسی طریقہ کا پابند نہیں ہوسکتا کہ اظہار عشق طریقوں کی پابندی کے ساتھ ہو ہی نہیں پاتا۔ بس محبوب کا حکم ہوتا ہے اور محبّ کی طرف سے عاشقانہ انداز میں مستانہ وار تعمیل ہوتی ہے۔ کوئی بھی ادا محبوب کو بھا جاتی ہے تو وہی ذریعہ وصل و قرب بنا دی جاتی ہے۔ اسی لئے مقربین بارگاہ کے واقعات میں بس کثرت درود کا ذکر ملتا ہے کسی خاص طریقہ کا نہیں جو جیسے چاہے اپنی محبت و عقیدت کا اظہار کرے آزادی ہے کہ کہیں تو آزادی ہونا چاہئے آخر آزادی بھی تو اللہ ہی کی ایک نعمت ہے۔ چاہے بیٹھ کر درود شریف پڑھو یا لیٹ کر چلتے پھرتے پڑھو یا کھڑے ہو کر ہاتھ باندھ کر پڑھو یا چھوڑ کر۔ بس پڑھو۔ مقصود اہل ایمان کی زبانوں سے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام سننا ہے جو رب کو بہت اچھا لگتا ہے مطلوب غلاموں کی طرف سے آقا ﷺ کی محبت کا مظاہرہ کرانا ہے جو رب کریم کی محبت کا ذریعہ ہے "یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا"

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ"

کچھ لوگوں کو کھڑے ہو کر درود شریف پڑھنے پر اعتراض ہے معلوم نہیں کیوں......؟
ممکن ہے وہ خود معذور ہوں کھڑے نہ ہو سکتے ہوں تو دوسروں کا کھڑا ہونا بھی انہیں اچھا نہ لگتا ہو گمان غالب یہ ہے کہ ایسے لوگ جہالت میں مبتلا ہوتے ہیں یا جان بوجھ کر جاہل بنتے ہیں ورنہ ہم نے تو کہیں نہیں پڑھا کہ کسی حال میں بھی کھڑا ہونا شریعت مطہرہ نے ناجائز یا حرام قرار دیا ہو۔ ہاں بعض حالتوں میں صرف مکروہ تنزیہی ضرور ہے وہ بھی اس لئے کہ خلاف سنت ہے مثلاً کھڑے ہو کر پانی پینے، کھانا کھانے کی ممانعت یا پیشاب وغیرہ کرنے کی ممانعت صرف مکروہ ہے۔ نہ حرام ہے نہ ہی ناجائز ہے۔ جب کہ کھڑے ہو کر درود شریف پڑھنا ہمیں تو درود شریف پڑھنے کے طریقوں میں افضل ترین طریقہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سے ادب واحترام اور عقیدت ومحبت کا زیادہ اظہار ہوتا ہے۔

دراصل بات یہ ہے کہ بہت سے مسائل کا تعلق صرف ادب واحترام سے ہے اور اس کا تعلق انسان کے اپنے جذبہ اور احساس سے ہے مثلاً تلاوت سے قبل قرآن کریم کو بوسہ دینا، قرآن کریم پر کوئی دوسری کتاب نہ رکھنا وغیرہ یا کعبہ اور روضہ مبارکہ کی طرف پیر نہ کرنا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام مبارک لینے یا سننے پر انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگانا، جن مصلوں پر کعبہ شریف، روضہ مبارک یا دیگر قابل احترام مقامات کے نقوش ہوں ان نقوش پر پیر رکھنے سے گریز کرنا، کھانا نیچے رکھا ہو تو اوپر نہ بیٹھنا اور کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھنا ان تمام باتوں کا تعلق باب الادب سے ہے جن پر عمل کو صرف مستحب اور افضل ہی قرار دیا جا سکتا ہے فرض یا سنت ہرگز نہیں۔ باادب لوگ ان پر عمل کرتے ہیں بے ادب ان کی پرواہ نہیں کرتے اسی لئے ان مسائل میں اختلاف بھی زیادہ ہوتا ہے مثلاً ہم نے دیکھا ہے کہ اکثر اہل عرب قرآن کریم کے ساتھ ایک عام کتاب جیسا سلوک کرتے ہیں یا کعبہ وروضہ مبارک کی طرف پیر پھیلانے میں انہیں کوئی عار نہیں ہوتی۔ باب الادب سے متعلق جتنے احکام ہیں ان کی تلقین وتبلیغ تو کی جا سکتی ہے لیکن حکم نہیں دیا

جا سکتا نہ ہی ان کے تارکین سے لڑا جھگڑا جا سکتا ہے اور نہ ہی ان کے عاملین پر بدعت، شرک اور کفر کی گولیاں چلائی جا سکتی ہیں۔

کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا تعلق بھی ادب واحترام سے ہے۔ نہ فرض ہے نہ سنت صرف باادب لوگوں کا طریقہ ہے اظہار محبت وعقیدت کا ذریعہ ہے لہٰذا اس کا حکم دینا اس پر عمل نہ کرنے والوں سے لڑنا جھگڑنا انہیں گمراہ کہنا یا ان پر کفر کا فتویٰ لگانا سخت حماقت اور جہالت ہے۔ اسی طرح وہ لوگ بھی نہایت احمق اور جاہل ہیں جو اس مستحب عمل کو بدعت، شرک یا کفر قرار دیتے ہیں حتیٰ کہ ان کے زیر اہتمام مساجد میں انہوں نے اس نیکی کو ممنوع قرار دے رکھا ہے اور جن مساجد میں یہ عمل ہوتا ہے ان میں وہ فتنہ وفساد پیدا کرتے ہیں قتل وغارت تک نوبت پہنچ جاتی ہے کس قدر افسوسناک یہ صورت حال ہے ہم نے سنا کہ کسی مسجد میں ایک شخص نے اقامت میں "اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ" سنا تو انگوٹھوں کو بوسے دے کر آنکھوں سے لگا لیا برابر بیٹھے صاحب نے فوراً کہا یہ شرک ہے۔ اس نے کہا تو کیا میں مشرک ہوں بات اتنی بڑھی کہ لوگ نماز چھوڑ کر اس فتنہ میں مبتلا ہو گئے امام صاحب نے حکم دیا اس بدعتی کو دھکے دے کر مسجد سے نکال دو اب کیا تھا نمازیوں کا رخ بجائے کعبہ کے اس مظلوم کی طرف تھا خوب مار پیٹ ہوئی اور بالآخر اسے مسجد سے نکال دیا، کتنے جاہل تھے یہ لوگ ایک مستحب کام کو روکنے کے لئے کتنے ہی گناہ کر ڈالے اور تقویٰ وپرہیز گاری کا دعویٰ اپنی جگہ برقرار رہا۔

بہر حال امت میں انتشار وافتراق کا سبب صرف جہالت ہے اور اس کے ذمہ دار وہ افراد ہیں جو جاہلوں کا ساتھ دیتے ہیں جب کہ کسی طبقہ کے اہل علم بھی اسے پسند نہیں کرتے اور نہ ہی کسی نے امور مستحبہ کو فرض وواجب یا ناجائز وحرام لکھا ہے کہ نہ تو فرض وواجب کی کوئی دلیل پیش کی جا سکتی ہے اور نہ ہی ناجائز وحرام کی۔ ہاں ایسے امور کو "اَصْلُ الْاَشْيَاءِ اَلْاِبَاحَةُ" کے اصول کی بناء پر صرف جائز اور مستحب ہی کہا جا سکتا ہے اور ان امور پر لڑنا جھگڑنا، قتل وغارت کرنا، فتنہ و فساد پیدا کرنا یقیناً ناجائز وحرام ہے لہٰذا جو لوگ خصوصاً بعد نماز جمعہ مساجد میں کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں وہ بڑے شوق سے پڑھیں اور جو لوگ بیٹھے ہیں انہیں ہرگز اپنے ساتھ شامل

کرنے یا مسجد سے نکل جانے پر مجبور نہ کریں اسی طرح اللہ کے ذکر کے اس طریقہ پر کسی مسجد میں پابندی عائد کرنا ہرگز جائز نہیں بلکہ قرآن کریم کے ارشاد کے مطابق ایسا کرنے والے ظالم ہیں "وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا" (القرآن سورۂ بقرہ آیت ۱۱۴) اور کون زیادہ ظالم ہے اس سے جو روک دے اللہ کی مسجدوں سے کہ ذکر کیا جائے ان میں اس کے نام کا اور کوشاں ہو ان کی ویرانی میں۔ مساجد کی آبادی صرف چار فرض پڑھ لینے سے نہیں ہوتی بلکہ وہ اس وقت بارونق اور پر بہار ہوتی ہیں جب کہ ان میں اللہ کے ذکر کے دیگر طریقوں کو بھی اختیار کیا جائے۔ درس قرآن و حدیث ہو محافل میلاد و گیارہویں ہوں دیگر مقدس ایام پر علماء کرام کی تقاریر ہوں اظہار محبت وعقیدت کے لئے عوام کی کشش کے لئے ان پر چراغاں اور روشنی ہو صلوٰۃ وسلام ہو کہ یہی اللہ کی مساجد کا صحیح مصرف ہے اس سے روکنے والے بڑے ہی ظالم ہیں اللہ ہدایت دے، آمین۔

الفاظ درود:۔

یہی صورت حال درود شریف کے الفاظ اور جملوں کی ہے بعض لوگوں کا اصرار ہوتا ہے کہ ہر موقع پر صرف درود ابراہیمی ہی پڑھا جائے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے صرف اسی کو پڑھنے کی تعلیم دی ہے جب کہ یہ خیال بھی بالکل لغو ہے کم علمی یا جہالت کی پیداوار ہے یا خواہ مخواہ امت مسلمہ میں افتراق پیدا کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جیسا ہم عرض کر چکے ہیں کہ درود شریف کی روح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عقیدت ومحبت کا اظہار کرنا آپ کا نہایت ادب واحترام کے ساتھ ذکر مبارک کرنا ہے لہٰذا کوئی بھی ایسے الفاظ اور جملے استعمال کرنا جن سے یہ مقصد حاصل ہو ہرگز ہرگز قابل اعتراض قرار نہیں دیا جا سکتا کہ جس طرح درود شریف پیش کرنے کا کوئی مخصوص طریقہ نہیں اسی طرح اس کے الفاظ بھی متعین اور مخصوص نہیں رہا معاملہ درود ابراہیمی کی عظمت وفضیلت اور حدیث شریف میں اس کے مذکور ہونے کا تو اس سے نہ کبھی کسی نے انکار کیا ہے اور نہ ہی انکار کیا جا سکتا ہے۔ اسی لئے افضل ترین عبادت نماز میں اس افضل ترین درود پڑھنے ہی کی تعلیم دی جاتی ہے اور یہ موقع

اس کے لئے موزوں ترین ہے کہ اس طرح اس کی حفاظت بھی یقینی ہے کہ کوئی اور درود شریف یاد ہو یا نہ ہو لیکن یہ درود ابراہیمی ضرور یاد ہوتا ہے کہ نماز کے ساتھ ہی بچوں کو یاد کرا دیا جاتا ہے نیز یہی طریقہ اس کے بکثرت پڑھے جانے کا ہے کہ دیگر درود شریف تو صرف محافل میں نمازوں کے بعد یا بطور اوراد و وظائف پڑھے جاتے ہیں گویا انہیں مخصوص لوگ ہی جانتے اور پڑھتے ہیں مثلاً آپ کتنے لوگ ایسے بتا سکتے ہیں جنہیں درود تاج یاد ہو اور وہ اسے روزانہ چند مرتبہ بھی پڑھتے ہوں لیکن درود ابراہیمی تو ہر نماز کے اختتام پر پڑھا جاتا ہے چاہے وہ فرض ہو سنت ہو یا نفل نماز ہو سوچ لیجئے دن رات میں یہ کتنا پڑھا جاتا ہوگا۔

علاوہ ازیں درود ابراہیمی بھی ایک نہیں، ایک تو صرف ان لوگوں کو یاد ہے جو ساری زندگی کے لئے اپنی ماں یا دادی کی یاد کرائی ہوئی نماز پر اکتفاء کئے ہوئے ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ بس یہی سب کچھ ہے حالانکہ احادیث مبارکہ میں درود ابراہیمی کے لئے بھی متعدد الفاظ اور جملے منقول ہیں جنہیں اہل علم جانتے ہیں اور نمازوں میں پڑھتے ہیں تو بتائیے کہ صرف ایک درود ابراہیمی پر اکتفاء کرنے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے نیز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود درود ابراہیمی کے علاوہ دوسرے درود تعلیم فرمائے جس کا مقصد امت کو یہی تلقین کرنا کہ کسی مخصوص درود شریف پر اکتفاء نہ کیا جائے بلکہ ہمارے دربار عالی میں اچھے اچھے، پیارے پیارے موتیوں جیسے چمکدار الفاظ کی لڑیاں پرو کر پیش کی جائیں۔ جن سے غلاموں کی عقیدت، محبت اور ادب واحترام کا بھرپور اظہار ہو سکے۔ اسی لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے متعدد درود شریف خود مرتب فرمائے اور ان کی تعلیم دی۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے آٹھ صحابہ کے مختلف درود شریف نقل کئے ہیں جو اپنے الفاظ اور جملوں کے اعتبار سے واقعی چمکتے موتیوں کی لڑیاں نظر آتے ہیں۔

اور چونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام کے عمل نے یہ واضح کیا کہ درود شریف کے الفاظ و جملے عشاق جو چاہیں استعمال کر سکتے ہیں لہٰذا تابعین، تبع تابعین اور اسلاف نے عشق ومحبت کے سمندر میں خوب خوب غوطہ زنی کی اور نہایت قیمتی اور حسین موتیوں کا ایک خزانہ ہم گناہ گاروں کے لئے جمع کر دیا بیشک ہم اس بیش بہا خزانہ کے وارث ہیں ہم اگر اس سے فیض حاصل

نہ کریں تو یہ ہماری کتنی بڑی محرومی اور بدنصیبی ہوگی اس موقع پر ایک عظیم گنجینہ درود کا تذکرہ کرنے کا شرف حاصل کرنا چاہتا ہوں جو بلاشبہ امت مسلمہ کے لئے عظیم سرمایہ ہے اور اہل علم وعمل کے لئے دنیا وآخرت کی نعمتوں کے حصول کا وسیلہ ہے اور وہ ہے۔

دلائل الخیرات شریف

اس کے مؤلف ہیں ولی کامل قطب الاقطاب شیخ المشائخ حضرت ابوعبداللہ محمد بن سلیمان الحسنی الجزولی السملالی الشاذلی المالکی رحمۃ اللہ علیہ ۸۰۷ھ میں لیبیا کے مشہور شہر سوس میں پیدا ہوئے۔

حسنی کہلائے کہ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی اولاد تھے۔

جزولی کہلائے کہ افریقہ کی بربر قوم کے ایک بڑے قبیلہ جزولہ سے تعلق تھا۔

سملالی کہلائے کہ قبیلہ جولہ کی شاخ سملالہ سے تعلق تھا۔

شاذلی کہلائے کہ سلسلہ شاذلیہ سے روحانی وابستگی تھی اس سلسلہ عالیہ کے مشائخ میں سے تھے۔

مالکی کہلائے کہ مسلکاً فقہ مالکیہ کے پیرو تھے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے فقہی مسائل پر عامل تھے۔

شیخ جزولی رحمۃ اللہ علیہ نے مراکش کے شہر فاس میں تعلیم حاصل کی جہاں آپ کی رہائش کا کمرہ آج تک محفوظ ہے۔ علوم ظاہری سے فارغ ہوکر شیخ محمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے علوم باطنی حاصل کئے۔ چودہ برس روحانی تربیت کے لئے خلوت میں ریاض ومجاہدہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ولایت کا بلند مرتبہ عطا فرمایا تقریباً بارہ ہزار چھ سو پینسٹھ افراد بحیثیت مرید آپ کے دامن سے وابستہ ہوئے۔

آپ کی وفات یکم ربیع الاول ۸۷۰ھ کو نماز فجر ادا کرتے ہوئے دوسری رکعت کے پہلے سجدے میں ہوئی۔ جامع مسجد سوس کے صحن میں ہی آپ کو دفن کیا گیا۔ ستر سال بعد مراکش کے شہنشاہ نے آپ سے بے پناہ عقیدت ومحبت کی بناء پر آپ کا جسد مبارک سوس سے مراکش

منتقل کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس مقصد کے لئے جب آپ کی ستر سالہ پرانی قبر انور کو کھودا گیا تو جسم اطہر بالکل تروتازہ نکلا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ سو رہے ہیں داڑھی اور سر کے بال بنے ہوئے معلوم ہوتے تھے کہ ابھی کسی نے آپ کا خط بنایا ہے۔ حاضرین میں سے کسی نے ہمت کی اور جسم مبارک کو ہاتھ لگایا تو محسوس ہوا کہ خون بھی اسی طرح جاری ہے جیسے زندہ جسم میں ہوتا ہے۔ اس وقت لوگوں کے لئے یہ کوئی حیرت کی بات نہ تھی کہ انہیں یقین کامل تھا کہ اللہ قادر مطلق ہے اور وہ زندہ نبی کے صدقہ میں ان کے عشاق کے جسموں کو بھی زمین کی خرد برد اور اس کے اثرات سے محفوظ رکھتا ہے بہر حال آپ کو مراکش لے جا کر وہاں کے مشہور قبرستان ریاض العروس میں دفن کیا گیا۔ مزار مبارک کی عمارت نہایت ہی حسین وشاندار ہے جہاں ہر وقت زائرین کا ہجوم رہتا ہے جو آپ کے مرتبہ مجموعہ دلائل الخیرات شریف کی تلاوت سے محظوظ ہوتے رہتے اور آپ کے فیوض وبرکات ان کی میزبانی کرتے ہیں۔ قبر انور سے کستوری کی مہک پھیلتی رہتی ہے جس کا احساس آنے والوں کو دور سے ہی ہوجاتا ہے اور وہ درود شریف کی صدائیں بلند کرنا شروع کردیتے ہیں۔ آپ کا عظیم کارنامہ امت مسلمہ کو درود شریف کا بیش بہا خزانہ یعنی دلائل الخیرات شریف عطا کرنا ہے اللہ آپ کو جزائے خیر دے اور ہم پر بھی آپ کے فیوض وبرکات جاری فرمائے۔

دلائل الخیرات شریف ایک عام کتاب نہیں جو مصنف نے اپنی شہرت اور مفاد کے لئے لکھ دی ہو۔ نہیں بلکہ مؤلف نے مدتوں خود اس کا ورد کیا اور الفاظ کو چمکتا دمکتا موتی بنا کر قرطاس ابیض پر جڑا۔ یہ ان کا عظیم احسان ہے کہ انہوں نے ہمیں اس بیش قیمت خزانہ کا وارث بنایا۔ جو متلاشیان حق سے راستہ کی تاریکیوں کو دور کرتا ہے جو طالبان عرفان کو ان کی منزل سے قریب کرتا ہے۔ عاشقان صادق کو وصل محبوب کی نعمت سے سرفراز کرتا ہے۔ جو حاجت مندوں کی حاجت روائی کا ذریعہ ہے جو دنیا وآخرت کی فلاح وبہبود کا وسیلہ ہے۔ بلند درجات تک رسائی کا زینہ ہے اس کا ورد کرنے والوں کے چہرے پُرنور ہوجاتے اور دل حلاوت ایمان سے لبریز ہوجاتے ہیں ان کے دن یاد مصطفیٰ ﷺ میں گزرتے ہیں اور راتیں دربار مجتبیٰ ﷺ میں بسر ہوتی ہیں وہ ہر قسم کی

نعمتوں سے مالا مال کر دیئے جاتے ہیں۔ وہ دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو کر اللہ اور رسول کی یاد میں مست رہتے ہیں ہر قسم کے خوف وڈر اور حزن و ملال سے آزاد ہو جاتے ہیں جنہیں اللہ نے اپنے خزانوں کا مالک کیا وہ انہیں اپنے خزانوں کا مختار بنا دیتے ہیں ان کے محبوب کے بھکاری ان کے در پر جھولیاں پھیلاتے اور مرادیں پاتے ہیں غرضیکہ درود شریف کی تمام برکتیں اس مجموعہ درود میں موجود ہیں خوش نصیب اور قابل احترام ہیں، قابل رشک اور قابل تقلید ہیں وہ جو اس مجموعہ متبرکہ کا ورد کرتے ہیں اور بلند مراتب پاتے ہیں۔

ہم شکر ادا کرتے ہیں اور ہر عاشق رسول ﷺ کو شکر گزار ہونا چاہیے اس ولی کامل کا جس نے دریائے رحمت کی نہر ہم تک پہنچائی۔ "فَجَزَاہُ اللّٰہُ عَنَّا جَزَاءَ الْخَیْر" اللہ ان پر قیامت تک اپنی انوار و تجلیات کی بارش برساتا رہے اور ہمیں اس نہر سے سیراب ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین

دلائل الخیرات شریف کا پورا نام "دَلَائِلُ الْخَیْرَاتِ وَشَوَارِقُ الْاَنْوَارِ فِیْ ذِکْرِ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ" ہے اس کی تالیف کا سبب ایک نہایت ہی ایمان افروز واقعہ ہے۔

حضرت شیخ جزولی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدین کے ہمراہ سفر کرتے ہوئے شہر فاس کے ایک گاؤں میں پہنچے دوران سفر ہی میں نماز ظہر کا وقت ہو گیا۔ پانی کی تلاش میں وقت نماز تنگ ہوتا جا رہا تھا بالآخر ایک کنواں ملا لیکن مشکل یہ پیش آ گئی کہ پانی نکالنے کے لئے ڈول، رسی کچھ نہ تھا۔ آپ پریشان کھڑے سوچ رہے تھے کہ پانی حاصل کرنے کی کیا تدبیر کی جائے کہ اچانک ایک آٹھ یا نو سالہ بچی کی آواز سنائی دی آپ کون ہیں اور اس قدر کیوں پریشان ہیں؟ فرمایا میں شیخ جزولی ہوں سخت پریشان ہوں نماز کا وقت تنگ ہو رہا ہے سب کو وضو کرنا ہے بیٹی! ہماری مدد کرو ڈول اور رسی لا دو تاکہ ہم پانی نکال کر وضو کر لیں۔ بچی دوڑی ہوئی قریب آئی بولی آپ تو بہت بڑے شیخ اللہ کے ولی ہیں میں نے آپ کی نیکیوں کا بہت چرچا سنا ہے۔ حیرت ہے ایک معمولی ضرورت آپ پوری نہیں کر پا رہے بچی کنوئیں کے قریب گئی اور اس میں تھوک دیا۔ آناً فاناً کنواں

چشمہ بن گیا پانی اوپر تک آ کر بہنے لگا۔ حضرت شیخ پسینہ میں شرابور ہو گئے غلام انگشت بدنداں رہ گئے جیسے تیسے سب نے اپنے آپ کو سنبھالا۔ شیخ نے بچی کو اللہ کا واسطہ دیتے ہوئے کہا تھوڑی دیر یہاں ٹھہرو ہم نماز پڑھ لیں پھر تم سے کچھ بات کرنی ہے۔ سب نے وضو کیا نماز پڑھی خوب پانی سے سیراب ہوئے (حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے تو اس پانی سے صرف ایک مرتبہ وضو کیا اور راہ حق کے مسافر تا قیامت اس سے اپنی پیاس بجھاتے رہیں گے اپنے گناہوں کو دھوتے رہیں گے اور منزل تک پہنچتے رہیں گے۔)

فارغ ہو کر حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ بچی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے بیٹی! اللہ تمہیں جزائے خیر دے کہ تم نے نماز قضاء ہونے کے گناہ سے ہمیں بچا کر ہم پر بڑا احسان کیا ہے۔ میں تمہیں اللہ عزوجل اور رسول ﷺ کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم مجھے یہ بتا دو کہ اس عمر میں تمہیں یہ بلند مرتبہ و مقام کس عمل سے حاصل ہوا۔ بچی شرمندہ ہو کر بولی ایسا نہ کہیں میرے پاس نہ تو کوئی مرتبہ ہے نہ مقام۔ میں تو بکریاں چرانے والی ایک دیہاتی لڑکی ہوں ہاں یہ صدقہ اس آقا ﷺ پر بکثرت درود شریف پڑھنے کا ہے جس کے دامن رحمت میں صرف انسانوں ہی کو نہیں وحشی جانوروں کو بھی پناہ نصیب ہوتی ہے میں سارا دن بکریاں چراتے ہوئے اپنے اسی آقا ﷺ پر درود شریف پڑھتی رہتی ہوں انہوں نے بھی ایک موقع پر کنوئیں میں اپنا لعاب مبارک ڈال کر اس سے اپنے غلاموں کو سیراب کیا تھا میں نے انہی کی سنت پر عمل کیا اور ان ہی کے دریائے رحمت سے آپ سب سیراب ہوئے ہیں، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ (سعادۃ الدارین اول ص ۳۹۴-۳۹۵)

حضرت شیخ جزولی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی واقعہ سے متاثر ہو کر اپنے مجرب درود شریف کتابی شکل میں جمع کرنے کا فیصلہ کیا اور "دلائل الخیرات شریف" کی صورت میں ہمیں یہ خزانہ بخشا۔ آپ نے اس بچی کا بتایا ہوا درود شریف بھی اس کتاب کے ساتویں جز میں شامل کیا ہے اسے صلوۃ البیر کہا جاتا ہے مختصر لیکن بے حد موثر و مفید ہے ہو سکے تو آپ بھی یاد کر لیجئے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً

مَّقْبُوْلَةً تُؤَدِّیْ بِهَا عَنَّا حَقَّهُ الْعَظِیْمَ (دلائل الخیرات، ص ۳۹۰)

اے اللہ ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ اور آپ کی آل پر ایسا درود بھیج جو ہمیشہ باقی رہے اور مقبول ہو کہ ادا فرمادے تو اس کے سبب ہماری طرف سے اس کے حق عظیم کو۔

مندرجہ بالا واقعہ ان میں سے ایک ہے جنہیں واقعات دعوت کہتے ہیں جو اللہ کی قدرت کاملہ سے وقتاً فوقتاً ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں تاکہ انہیں دیکھنے والے، سننے اور پڑھنے والے اپنا ایمان تازہ کریں اور ان اعمال کو اختیار کریں جو ان واقعات کے وقوع پذیر ہونے کا باعث یا سبب قرار دیا گیا۔ اللہ دعوت الی الحق کے لئے جسے چاہتا ہے پسند فرمالیتا ہے چاہے وہ بچی ہو یا بچہ، مرد ہو یا عورت، امت مسلمہ کو ایک نعمت عظمٰی سے سرفراز فرمانا مقصود تھا جس کے لئے ایک بچی کو وسیلہ بنادیا گیا کہ اگر یہ واقعہ شیخ جزولی کو پیش نہ آتا تو شاید ہمیں یہ عطیہ الٰہی نصیب نہ ہوتا، فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

دلائل الخیرات شریف کے علاوہ بہت سے مختصر اور سہل درود شریف ہیں جو ہمیں ہمارے اسلاف نے بخشے صرف درود ابراہیمی پر اکتفاء کرنا قناعت نہیں بلکہ کفران نعمت کا ارتکاب ہوگا اور بڑی ہی محرومی ہوگی۔ ہم قارئین کے استفادہ کے لئے چند درود شریف پیش کرتے ہیں ہو سکے تو ان سب کو مختلف اوقات یا کسی ایک کو کسی بھی نماز کے بعد اپنا ورد بنالیجئے اور ہمارے لئے بھی دعا کیجئے کہ اللہ ہمیں بھی اپنے حبیب علیہ الصلوۃ والسلام پر ساری زندگی درود پیش کرتے رہنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

اللہ اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرمائے ہمارے اسلاف علماء و مشائخ پر جو ساری زندگی سمندر علم میں غوطہ زنی کرتے رہے اور ہمیں علم و عرفان کے ایسے ایسے موتی بخش گئے جن سے ہمارا ایمان چمک اٹھتا اور قلب روشن و منور ہو جاتا ہے۔ لیجئے ایک موتی آپ بھی لے لیجئے۔ حضرت الشیخ محمد بن علی نازلی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب خزینۃ الاسرار شریف میں لکھتے ہیں کہ:

درود شریف کی چار ہزار قسمیں ہیں اور ایک روایت کے مطابق بارہ ہزار قسمیں ہیں اور ان میں سے ہر درود شریف امت مسلمہ کی کسی نہ کسی جماعت میں بے حد پسندیدہ ہے (افضل

الصلوۃ ص ۹۶) کیوں کہ وہ آقا ﷺ اور غلاموں کے درمیان رابطہ کا ذریعہ ہے اور انہوں نے اس میں بے شمار اسرار و رموز، خواص اور منافع پائے ہیں جب کہ درود شریف کے ذریعہ حصول مقاصد اور مصائب و آلام سے نجات کا تجربہ عام ہے۔

ہمیں عمر نوح بھی نصیب ہو جائے تب بھی شائد ان بارہ ہزار درودوں تک ہماری رسائی نہ ہو سکے کہ یہ تو اہل اللہ ہی کا مقدر ہے ہمیں جو کچھ اپنے بزرگوں سے نصیب ہو سکا اگر قبول ہو جائے تو کافی ہے۔ بہرحال اپنے خزانہ کے چند موتی آپ کے لئے پیش ہیں۔

چند درود شریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

☆ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (القرآن سورۃ احزاب، پارہ ۲۲، آیت ۵۶)

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

یہی وہ درود مقدس ہے جو مجھے میرے پیرومرشد کامل حضرت صوفی کفایت علی شاہ رحمۃ اللہ علہ نے بخشا۔

میرے استاد مکرم غزالی دوران شیخ التفسیر والحدیث حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ نے قضائے حاجات کے لئے درج ذیل نسخہ کیمیا مرحمت فرمایا۔

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِيْلَتِيْ اَدْرِكْنِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

میرے والد محترم شیخ التفسیر والحدیث حضرت علامہ مفتی سید مسعود علی قادری رحمۃ اللہ علیہ کا وظیفہ درج ذیل درود تھا۔

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا

مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

چند دیگر علماء ومشائخ جو درج ذیل درود شریف کا ورد کیا کرتے تھے۔

قطب مدینہ منورہ حضرت شیخ ضیاء الدین احمد قادری علیہ الرحمہ (مہاجر مدینہ منورہ) درجہ ذیل درود شریف بکثرت پڑھتے تھے اور اپنے مریدین زائرین کو اسی کے ورد کی تلقین فرماتے تھے۔

☆ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْکَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

ہمارے اکثر ہمعصر علمائے کرام کا ورد بھی یہی درود شریف ہے۔ اسے درود رضویہ کہتے ہیں۔

اب چند دیگر نہایت ہی مفید وموثر درود شریف ملاحظہ ہوں:

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَکَ رِضَاءً وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا بِقَدْرِ عَظْمَةِ ذَاتِکَ فِيْ كُلِّ وَقْتٍ وَّحِيْنٍ

(اس درود شریف کا ثواب ایک ہزار درود کے مساوی ہے)

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَا نَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَزِنَةَ مَا عَلِمْتَ وَمِلْ ءَ مَا عَلِمْتَ

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النُّوْرِ الذَّاتِيِّ وَالسِّرِّ السَّارِيْ فِيْ سَائِرِ الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰى سَيِّدِنَا مَوْلَانَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّ نَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَآمًّا عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِيْ تَنْحَلُّ بِهِ الْعُقَدُ وَ تَنْفَرِجُ بِهِ الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِهِ الرَّغَائِبُ وَ حُسْنُ الْخَوَاتِمِ وَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ و عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّ نَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ يَااَللّٰهُ

اسلاف کے تجربہ کے مطابق یہ درود شریف نہایت ہی مفید وموثر ہے اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ ہر قسم کے غم واندوہ اور پریشانیوں کو دفع فرما دیتا ہے۔ دنیا وآخرت کے بلند مراتب عطا فرماتا ہے۔ رزق کی کشادگی کر دیتا ہے ہر قسم کے حوادث ومصائب سے آزاد کر دیتا ہے۔ مخلوق کے دلوں میں اس کی محبت اور عزت پیدا کر دیتا ہے۔ اس کو پڑھ کر جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔

ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھا جائے یا روزانہ اکتالیس مرتبہ یا سو مرتبہ پابندی سے پڑھا جائے اور کسی اہم ضرورت کے لئے چار ہزار، چار سو، چوالیس بار پڑھا جائے۔ اللہ توفیق دے تو پابندی سے اس کو ورد کیجئے:

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَ تَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَ تُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّاٰتِ وَ تَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَکَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاةِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ وَ يَامُجِيْبَ الدَّعْوَاتِ اِنَّکَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اس درود شریف کے متعلق ولی کامل شیخ صالح موسیٰ الضریر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ "ایک مرتبہ میں سمندر میں سفر کر رہا تھا اچانک اتنا خطرناک طوفان آیا کہ کسی کے بچنے کی بظاہر کوئی

امید نہ رہی۔ لوگ بدحواس ہوگئے اسی دوران مجھ پر غنودگی طاری ہوگئی اور تقریبا میں سوگیا کہ نبی رحیم وکریم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم مسافروں سے کہو کہ وہ ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں۔ میں بیدار ہوا اور تمام مسافروں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا عطا کردہ یہ نسخہ کیمیا بتایا اور ہم سب مل کر یہ درود شریف پڑھنے لگے۔ ابھی تین سو مرتبہ ہی پڑھا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے مصیبت کو دور کردیا"۔ (بروایت ابن الفاکہانی افضل الصلوٰۃ ص ۹۳۔۹۴، نزہۃ المجالس دوم، ص۹۲)

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ

شیخ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "الصواعق المحرقہ" میں لکھتے ہیں کہ اس مبارک درود کو سو مرتبہ پڑھنے سے اللہ تعالیٰ سو حاجتیں پوری فرماتا ہے۔ جن میں ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی ہوں گی۔

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

حضرت امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے بروایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جس مسلمان کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کچھ نہ ہو وہ اس درود شریف کو اپنی دعا میں پڑھے تو بلاشبہ یہ طہارت قلب کا ذریعہ بنے گا اور مومن تو اس وقت تک سیر نہیں ہوتا جب تک وہ جنت میں داخل نہ ہوجائے"۔ (الادب المفرد بخاری، مسند ابی یعلیٰ، بیہقی، کشف الغمہ اول ص ۲۶۹، مطبوعہ مصر، القول البدیع ص ۱۲۷، مسند ابن حبان)

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَ عَلٰى جَسَدِهٖ فِي الْاَجْسَادِ وَ عَلٰى قَبْرِهٖ فِي الْقُبُوْرِ

امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نبی مکرم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے مجھ پر ان الفاظ سے درود پڑھا اسے خواب میں میری زیارت نصیب ہوگی اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ بروز قیامت مجھے ضرور دیکھے گا اور جس نے مجھے قیامت کے دن

دیکھا میں اس کی شفاعت کروں گا۔ وہ میرے حوض سے سیراب ہوگا اور اللہ اس کے لئے جہنم کی آگ حرام کردے گا۔ (رواہ ابوالقاسم الدر المنظم فی المولد المعظم، القول البدیع ص ۴۳، کشف الغمہ جلد ۱، ص ۲۶۹، مطبوعہ مصر)

علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ بالا حدیث شریف کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے خود اس کا تجربہ کیا اور سونے سے پہلے اس کا وظیفہ کیا اور سوگیا۔ میں نے خواب میں اپنے آقا ﷺ کا نورانی چہرہ چاند کی صورت میں دیکھا مجھے آپ سے شرف کلام بھی نصیب ہوا اور پھر یہ حسین چہرہ چاند میں چھپ گیا۔ میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صدقہ مجھے ان بقیہ انعامات سے بھی سرفراز فرمائے جن کا حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اس حدیث پاک میں وعدہ فرمایا ہے۔ (افضل الصلوات ص ۷۸)

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَ فِي الْمَلَاِ الْاَعْلٰى اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم مسجد شریف میں رونق افروز تھے کہ ایک شخص آیا اور عرض کیا "سلام ہو تم پر اے بلند عزت والے اور وسیع کرم والے" تو حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اسے اپنے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان بٹھایا حاضرین کو بہت تعجب ہوا کہ یہ کون خوش نصیب ہے جسے اتنا اعزاز بخشا گیا۔ پس اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتایا کہ یہ شخص مجھ پر ایسا درود شریف پڑھتا ہے جو آج تک اس سے پہلے کسی نے نہیں پڑھا پھر آپ نے مذکورہ بالا درود شریف سنایا۔ (کشف الغمہ جلد ۱، ص ۲۶۹، افضل الصلوٰۃ ص ۷۸۔۷۹)

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ

اسے "صلوٰۃ سعادۃ" کہا جاتا بقول بعضے مشائخ کرام یہ چھ لاکھ درود شریف کے مساوی ہے ہر جمعہ کو اسے ہزار بار پڑھنے کا بے حد ثواب بیان کیا گیا ہے۔ (افضل الصلوٰۃ ص ۷۶،

بہ روایت شیخ احمد صاوی علیہ الرحمہ)

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ عَدَدَ كَمَالِ اللّٰهِ وَكَمَا يَلِيْقُ بِكَمَالِهٖ

یہ درود صوفیائے کرام میں درود کمالیہ کے نام سے مشہور ہے جس کا ثواب چودہ ہزار کے مساوی بیان کیا جاتا ہے ہر نماز کے بعد دس مرتبہ یا سو بار پڑھا جائے۔ (افضل الصلوۃ، نبہانی، ص ۱۷۷)

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ عَدَدَ اِنْعَامِ اللّٰهِ اَفْضَالِهٖ

شیخ احمد الصاوی المصری کے ارشاد کے مطابق اس درود شریف کی برکت سے دنیا و آخرت کی بے شمار نعمتوں سے نوازا جاتا ہے اسے صلوٰۃ الانعام کہا جاتا ہے۔ (افضل الصلوۃ ص ۱۷۸)

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَ دَوَآئِهَا وَعَافِيَةِ الْاَبْدَانِ وَ شِفَائِهَا وَ نُوْرِ الْاَبْصَارِ وَ ضِيَائِهَا وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ (اسے درود شفاء کہتے ہیں)

ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ اس کو پڑھنا امراض سے نجات کا ذریعہ ہے زعفران سے لکھ کر مریض کو گیارہ دن پلایا جائے یا کسی درد کی جگہ پر دم کیا جائے انشاء اللہ شفاء ہوگی۔

درج ذیل اشعار ہمارے رفیق خلوت اور سکون و سرور کا ذریعہ ہیں جنہیں ہم اکثر گنگناتے رہتے ہیں:

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا — عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِيْ مَنْ اَلُوْذُبِهٖ — سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

اے مخلوق میں سب سے زیادہ مہربان اور کرم کرنے والے میرے لئے کون ہے۔ آپ کے سوا جس کی پناہ لوں حادثوں اور بلاؤں کے پہنچنے کے وقت

وَلَنْ يَّضِيْقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ جَاهُكَ بِيْ — اِذَ الْكَرِيْمُ تَجَلّٰى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

میری شفاعت کرنے کے وقت حضور کا مرتبہ کم نہ ہوگا جس وقت اللہ تعالیٰ اپنے اسم منتقم کے ساتھ جلوہ افروز ہوگا۔

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَ ضَرَّتَهَا — وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

تو بے شک دنیا و آخرت آپ کی بخششوں میں سے ہے آپ کے علوم میں سے لوح و قلم ایک علم ہے۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا — عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِيْ مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ — اِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

اے نفس! جسم کے بڑے گناہوں کی وجہ سے ناامید نہ ہو بخشش کے سامنے کبیرہ گناہ چھوٹے ہوتے ہیں۔

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّيْ حِيْنَ يَقْسِمُهَا — تَأْتِيْ عَلٰى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ

امید کامل ہے کہ جب اللہ کی رحمت تقسیم ہوگی تو گناہوں کے اعتبار سے اس کی تقسیم ہوگی۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا — عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

ہم نے یہ چند درود شریف پیش کر دیئے جو اپنے الفاظ کے اعتبار سے مختصر ہیں لیکن تاثیرو افادیت کے اعتبار سے نہایت ہی مؤثر اور مفید ہیں اہل ذوق انہیں با آسانی یاد بھی کر سکتے ہیں۔ ظاہر ہے بارہ ہزار درود تو ایک جگہ جمع کر دینا ممکن نہیں۔ ہاں ان سب سے افضل و اعلیٰ پھولوں کا مہکتا ہوا گلدستہ درود تاج ہے جسے ہر فاتحہ کے آخر میں پڑھنے یا ہر نماز کے بعد سات مرتبہ بالخصوص نماز فجر کے بعد گیارہ مرتبہ اس کی تلاوت نہایت ہی مفید ہے۔ تقریباً وظائف کی تمام ہی کتابوں میں موجود ہے۔ اب آپ غور فرمایئے ان حسین وجمیل گلدستوں کی مہک سے محروم رہنا بدذوقی نہیں تو اور کیا ہے جب کہ درود ابراہیمی کو اس کا اصل اور اعلیٰ ترین مقام نماز میں پہلے ہی حاصل ہے۔ پس یہ اصرار کہ ہر موقع پر صرف اسی کو پڑھا جائے یقیناً بے جا ہے۔ ہم سنت رسول کو ترک کرنا ہرگز گوارا نہیں کرتے لیکن ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اسلاف کی سنت بھی درحقیقت سنت رسول ہے جس پر عمل سنت رسول پر عمل کا

وسیلہ ہے۔ اللہ ہمیں دین کو کماحقہٗ سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مقامات درود:۔

اب ہم مختصراً ان مقامات کا بھی تذکرہ کرنا چاہتے ہیں جہاں درود شریف پڑھنا نسبتاً افضل، مستحب اور بہتر ہے لیکن اس سلسلے میں بھی وہ بات ذہن میں رہے جو ہم پہلے عرض کر آئے ہیں کہ درود شریف ہی وہ عبادت ہے جس میں کوئی پابندی نہیں مقامات درود کے سلسلے میں بھی یہی صورت ہے کہ اس کے لئے کسی مخصوص مقام کا تعین نہیں چاہیئے آپ گھر میں اس کا ورد کریں یا گلی کوچوں اور بازاروں میں پہاڑ کی چوٹی پر یا سمندر کی تہہ میں کوئی پابندی نہیں لیکن چند اوقات اور مقامات ایسے ہیں جہاں درود شریف پڑھنا افضل و بہتر ہے ان میں سے چند کا ذکر یہاں کیا جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جب لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نہ تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور نہ ہی اس کے نبی پر درود شریف پیش کرتے ہیں تو قیامت کے دن وہ مجلس ان کے لئے وبال ہوگی چاہے تو اللہ ان کو عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔ (المستدرک ج ۱ ص ۵۵۰، تفسیر درمنثور جلد ۵ ص ۴۱۰)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا جب لوگ بیٹھتے ہیں اور پھر کھڑے ہوتے ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر درود نہیں پڑھتے تو قیامت میں وہ مجلس ان کے لئے باعث حسرت ہوگی اگر وہ جنت میں داخل ہو بھی جائیں گے تو ثواب سے محرومی کے باعث انہیں حسرت و ندامت رہے گی۔ (درمنثور، ج ۵، ص ۴۱۰، القول البدیع ص ۱۴۹)

بعض روایات کے مطابق جس محفل کی ابتداء اور اختتام حمد و ثناء اور صلوٰۃ وسلام سے ہو اللہ تعالیٰ اس مجلس میں کئے گئے فیصلے اس میں بنائے گئے پروگراموں پر عمل کو سہل فرما دیتا ہے اور اہل مجلس کو کامیاب و کامران کرتا ہے۔ (الزواجر ص ۱۱۷، مشکوٰۃ ص ۸۶)

ان ہی احادیث کے مطابق بحمد اللہ اہل سنت و جماعت کا یہ طریقہ ہے کہ وہ اپنی ہر محفل کی ابتداء قرآن کریم کی تلاوت اور نعت رسول اللہ ﷺ سے ہی کرتے ہیں کہ نعت شریف چاہے عربی میں ہو یا فارسی میں اردو میں ہو یا کسی بھی زبان میں، درود شریف کی بہترین قسم ہے جس سے

سامعین محظوظ ہوتے ہیں ان کا ایمان تازہ ہوتا ہے ان کے دل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یاد سے بے چین ہونے لگتے ہیں۔ نیز آپ کی محبت میں اضافہ ہوتا ہے جب کہ ہر نعت شریف سے قبل درمیان میں اور آخر میں وہ درود شریف بھی پڑھے جاتے رہتے ہیں جو اسلاف نے ہمیں عطا فرمائے ہیں۔ یہ محافل چاہے سیاسی نوعیت کی ہوں یا مذہبی محافل میلاد ہوں یا اولیاء کرام کے عرس کی محفلیں ہوں یا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے جلسے ہوں غرض یہ کہ ہمارا معمول ہے کہ ہم اپنی ہر قسم کی محافل کی ابتداء اور ان کا اختتام حمد و ثناء اور حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر درود شریف پیش کرنے سے کرتے ہیں۔

لیکن افسوس کہ امت میں انتشار پیدا کرنے کی کوشش کرنے والے ان محافل پر بھی شرک و بدعت کا فتویٰ لگاتے ہیں جس سے ان کا مقصد شاید دین کے کاموں میں خلل پیدا کرنا ہو یا تبلیغ دین میں رکاوٹ ڈالنا ہو لیکن باوجود سخت کوششوں کے بحمد اللہ آج تک وہ کسی ایک محفل کو بھی بند کرانے میں نہ کامیاب ہو سکے ہیں اور نہ ہی کامیاب ہو سکیں گے۔ امت مسلمہ کو ثواب سے محروم کرنے کی کوشش کرنے والے یہ لوگ کس قدر ظالم ہیں کہ اپنے وقت اور دیگر وسائل کو نیک کاموں میں صرف کرنے کی بجائے انہیں روکنے میں صرف کرتے ہیں اللہ ہی انہیں ہدایت دے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا "**اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّن فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ بِهَا عَشَرًا**" جب تم موذن سے اذان سنو تو اذان کے جملے دہراؤ اور پھر مجھ پر درود شریف پیش کرو کیوں کہ جو مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے اللہ اس پر دس مرتبہ اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (مسلم شریف جلد ۱، ص ۱۶۶، ابوداؤد شریف، ج ۱ ص ۸۴، نسائی ج ۱، ص ۷۸)

اس حدیث سے واضح ہے کہ اذان کے وقت باتوں اور کاموں کو چھوڑ کر صرف موذن کی طرف متوجہ ہو جانا چاہیئے اور جو کلمات مؤذن کہے انہیں دہرانا چاہیئے۔ دوسری حدیث میں ہے جب مؤذن "**حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ**" اور "**حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ**" کہے تو تم کہو "**لا حول ولا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ**" اس کے بعد درود شریف پڑھا جائے اور دعا کی جائے جو بہ مطابق

احادیث صحیحہ اذان کے بعد کے لئے متعین ہے۔

ظاہر ہے دعا تو ہاتھ پھیلا کر ہی مانگی جاتی ہے لیکن اللہ کے بندے اس کو بھی بدعت قرار دیتے ہیں۔ اختتام دعا کا جملہ نہایت ہی اہم ہے "وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادِ" (اے اللہ! قیامت کے دن ہمیں اپنے حبیب علیہ الصلوۃ والسلام کی شفاعت نصیب فرما۔ بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔) لیکن افسوس کہ اس اہم حصہ دعا سے بھی اہل ایمان کو محروم رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ سعودی ٹیلی ویژن سے کبھی آپ نے اذان اور اس کے بعد دعا سنی ہوگی اس میں یہ آخری جملہ حذف کر دیا جاتا ہے۔ کس قدر جرأت ہے کہ ایک تو کھلم کھلا مسنون طریقہ کی خلاف ورزی کی جاتی ہے۔ دوسری شفیع المذنبین ﷺ کی شفاعت کا عملی طور پر انکار کیا جاتا ہے جو قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور جب ہم ایسا کرنے والوں پر شرعی فتویٰ لگاتے ہیں تو الٹا ہم ہی پر امت مسلمہ میں انتشار و افتراق پیدا کرنے کا الزام دھر دیا جاتا ہے۔ مکر و فریب کی انتہا ہے چور خود ہی چور چور پکار کر دوسروں کو چور بنا دیتا ہے۔

خاتون جنت حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے بتایا کہ "اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلَيَّ وَسَلَّمَ" جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو مجھ پر درود و سلام پڑھے پھر اس طرح دعا کرے "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ" اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما دے اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے" اور "اِذَا خَرَجَ صَلَّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ" اور جب کوئی مسجد سے نکلے تو مجھ پر درود شریف بھیجے اور اس طرح دعا کرے "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ" اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما دے اور مجھ پر اپنا فضل و کرم فرما"۔ (جامع الترمذی، جلد ا، ص ۱۸۰۔۱۸۱)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ "دعا میں جب تک درود شریف نہ پڑھا جائے وہ قبول نہیں ہوتی زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے"۔ (جامع الترمذی، جلد ا، ص ۲۲۲، مشکوۃ ص ۸۷)

اسی لئے اہلسنت و جماعت کی مساجد میں آئمہ کرام اختتام دعا پر آیت درود پڑھتے ہیں اور سب مل کر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے دربار میں عاجزانہ طور پر ہدیہ درود شریف پیش کرتے ہیں اس عمل سے تمام حاضرین کو اس میں شرکت کا موقع مل جاتا ہے کوئی نہیں بھولتا اور کسی کی دعا زمین و آسمان کے درمیان معلق نہیں رہتی۔ یہ عمل نہ خلاف شرع ہے اور نہ ہی اس میں کوئی خرابی نظر آتی ہے لیکن کہنے والے اس کو بھی بدعت کہتے ہیں اگر مان لیا جائے کہ یہ بدعت ہے تو ہر بدعت ہرگز گمراہی اور ضلالت نہیں ہوتی۔ شرعاً بدعت حسنہ پر عمل کی اجازت ہے اور قیامت تک اس پر عمل کرنے والوں کے ساتھ اس کا ثواب اس بزرگ کو بھی پہنچتا رہے گا جس نے روز اول اس کو جاری کیا۔ جیسے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جمعہ کی پہلی اذان اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ نے پابندی کے ساتھ باجماعت نماز تراویح کی بدعت حسنہ جاری فرمائی۔ امت بالاتفاق اس پر عامل ہے یہ علیحدہ بات ہے کہ کوئی آٹھ رکعت تراویح پڑھے اور کوئی بیس رکعت لیکن بہر حال عمل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جاری کردہ بدعت حسنہ پر ہی ہوتا ہے جو یقیناً باعث ثواب ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نماز پڑھ رہا تھا قریب ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ رونق افروز تھے جب میں نماز سے فارغ ہو گیا تو پہلے میں نے اللہ کی حمد و ثنا کی پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہدیہ درود و سلام پیش کیا پھر میں اپنے لئے دعا مانگنے لگا تو اللہ کے حبیب ﷺ نے فرمایا "سَلْ تُعْطٰى" مانگ تجھے دیا جائے گا یعنی درود شریف کی برکت سے تمہاری ہر دعا قبول ہوگی"۔ (ترمذی اول ص ۲۴۷، مشکوۃ ص ۸۷)

ظاہر ہے کہ اس نمازی نے اتنی آواز سے یہ عمل کیا تھا کہ اسے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے سماعت فرمایا اور قبولیت دعا کا مژدہ دیا۔ اسی لئے ہم اہلسنّت و جماعت کا بھی یہی معمول ہے کہ نماز سے فارغ ہو کر تھوڑی دیر بیٹھتے ہیں اور باآواز بلند کلمہ شریف پڑھتے ہیں اور "اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ" کے محبوب ترین الفاظ کے ساتھ حضور علیہ الصلوۃ والسلام پر درود بھیجتے ہیں جو لوگ اس سے بھی منع کرتے ہیں اور خود بھی عمل نہیں کرتے بلکہ اس عمل خیر سے اتنی نفرت کرتے ہیں کہ ذکر ہی کے دوران صف سے نکل کر اپنی نماز میں مصروف ہو جاتے ہیں یا مسجد

سے ہی چلے جاتے ہیں اللہ ان پر رحم کرے وہ یہ حدیث شریف غور سے پڑھیں۔ جسے امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ ایک دن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنے محبوب آقا ﷺ کے گرد مسجد میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا اس نے نماز پڑھی اور بس دعا کرنے لگا "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ" حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ تم نے بڑی ہی جلد بازی سے کام لیا (پھر آپ نے اپنے غلام کو طریقہ دعا تعلیم فرمایا تا کہ ہم بھی اس پر عمل کریں آپ نے فرمایا) جب نماز پڑھ چکو تو بیٹھو اللہ کی حمد وثناء کرو مجھ پر درود پڑھو پھر دعا مانگو۔ اتنے ہی میں ایک اور صاحب آگئے انہوں نے بھی نماز پڑھی نماز سے فارغ ہو کر وہ بیٹھے اللہ کی حمد وثناء کی حضور علیہ الصلوۃ والسلام پر درود بھیجا اور پھر دعا کی تو آقا ﷺ نے فرمایا "اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ" "اے نمازی! دعا کرو تیری دعا قبول ہوگی"۔ (مشکوٰۃ ص ۸۶)

ان کے علاوہ بھی متعدد احادیث ہیں جن سے نماز کے بعد با آواز بلند ذکر کرنا اور درود شریف پڑھنا ثابت ہے اگر کوئی لاعلمی یا غلط فہمی کی بناء پر اس عمل خیر کے ثواب سے محروم ہو رہا ہو تو اس کے لئے یہی کچھ کافی ہے جو آپ نے پڑھ لیا اور ضد وہٹ دھرمی کا کوئی علاج نہیں۔

آخر میں عشق ومحبت سے پُر ایمان افروز ایک واقعہ اور ملاحظہ فرمالیجئے پھر ہم مجبوراً آپ کو اس پھولوں بھرے مہکتے باغیچہ سے واپس خاروں بھری دنیا کی طرف لے چلتے ہیں اللہ اپنے حبیب علیہ الصلوۃ والسلام پر درود شریف پڑھنے کی برکت سے ہماری پوری دنیا کو مہکتا ہوا باغیچہ بنادے کہ ہمیشہ ہم اس سے پھول چنتے رہیں اور اپنے آقا ﷺ کے حضور پیش کرنے کا شرف پاتے رہیں۔ آمین

حضرت ابوبکر بن محمد رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں ابوبکر بن مجاہد رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس میں بیٹھا تھا کہ حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ آن پہنچے (حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ عشق و محبت میں دیوانے اور مجذوب تھے۔ حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کے ہمعصروں میں سے ہیں (۱) بلکہ سلسلہ قادریہ کے بزرگوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ہمارے شجرہ عالیہ قادریہ رزاقیہ میں بھی ان کا نام موجود ہے۔ بغداد شریف میں ہی دفن ہیں۔ قبر انور پر ہمیں حاضری کا شرف حاصل ہوا

ہے) تو حضرت ابوبکر مجاہد رحمتہ اللہ علیہ (جو خود اپنے زمانہ کے عظیم ولی اور بزرگ تھے) حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ کو دیکھ کر کھڑے ہوگئے ان سے معانقہ کیا اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے بہت حیرت ہوئی میں نے حضرت مجاہد رحمتہ اللہ علیہ سے کہا حضور! یہ تو ایک دیوانہ ومست شخص ہے اور آپ بھی اس کے متعلق یہی فرماتے ہیں۔ پہلے بھی یہ آپ کے دربار میں آتے رہتے تھے آپ ان کی طرف کوئی خاص توجہ تک نہ فرماتے تھے آج آپ نے ان پر اتنی شفقت کیوں فرمائی۔ حضرت مجاہد رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا "میں نے ان کے ساتھ وہی کیا ہے جو آج رات میں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو کرتے دیکھا تھا اور جب میں نے آقا ﷺ سے یہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ شبلی کا یہ معمول ہے کہ وہ ہر فرض نماز کے بعد سورہ توبہ کی آخری آیت "لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ" آخر تک پڑھتے اور پھر تین مرتبہ کہتے ہیں "صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّد(۲)" لہٰذا یہ ہمیں بہت محبوب اور پیارے ہیں اور اللہ کو ان کا یہ عمل بہت پسند ہے۔ (جلاء الافہام، ص ۲۴۱، مطبوعہ بیروت)

اللہ اکبر غور تو فرمایئے حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ کو درود شریف کا یہ موقع اور یہ طریقہ کس نے بتایا نہ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اس کی تعلیم دی اور نہ ہی صحابہ واسلاف میں سے کسی سے منقول ہے اور جو آیت وتلاوت کرکے درود شریف پڑھتے تھے وہ بھی آیت درود نہیں اس میں صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح ونعت ہے۔ ظاہر ہے یہ ان کا اپنا ہی طریقہ تھا ان کے عشق ومحبت کی ایجاد تھی جسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی پسند فرمایا اور اللہ رب العزت جل مجدہ کو بھی پسند آیا۔ پس معلوم ہوا کہ درود شریف کے الفاظ، وقت، طریقہ اور مقام کا تعلق صرف عشق سے ہے اور محبت سے ہے جب اور جس طرح عشق ومحبت کا تقاضا ہو پیش کیا جائے چاہے کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر نماز سے پہلے یا نماز کے بعد اسلاف کے الفاظ میں یا اپنے الفاظ میں درود ابراہیمی ہو یا کوئی بھی درود ہو۔ پس خلوص ہو اظہار عشق ومحبت ہو بس وہی مقبول ہے یہ تو ہے ہی خلوص ومحبت کا گلدستہ اسی کی مہک دل ودماغ کو معطر کرتی ہے اللہ ہمیں بھی ایسا ہی ہدیہ درود وسلام پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین، وَ صَلَّی

(۱) حضرت جنید علیہ الرحمۃ والرضوان کے خلیفہ ہیں۔ احقر صدیقی نوری غفرلہ (۲) یا محمد کی جگہ یا رسول اللہ کہے۔

اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

اے ایمان والو! اپنے آقا ﷺ پر بکثرت صلوٰۃ وسلام بھیجا کرو کہ یہی وہ واحد عمل ہے جو سنت الٰہیہ ہے کہ اللہ اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بکثرت درود وسلام کے پھول نچھاور کرتا ہے اور اس کے فرشتے بھی یہی گلدستے پیش کرتے رہتے ہیں اور اللہ تم سے بھی مطالبہ کرتا ہے کہ تم بھی اس کی اطاعت وفرمانبرداری کرو اور کثرت سے درود شریف پڑھو یہی وہ واحد عمل ہے جس کے مردود ومسترد ہونے یا نامقبول ہونے کا شائبہ تک نہیں کیا جاسکتا اور سنو کہ یہی وہ واحد عمل ہے جس کے کرنے والوں پر آقائے رحمت علیہ الصلوٰۃ والتسلیم خصوصی نظر کرم فرماتے ہیں کہ انہیں دیکھتے بھی ہیں اور پہچانتے بھی ہیں اور یہی وہ واحد عمل ہے جو خلوص نیت اور عشق ومحبت سے کیا جاتا ہے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کا جواب بھی مرحمت فرماتے ہیں اور یہی ایسا واحد عمل ہے جس کا کوئی طریقہ متعین ومخصوص نہیں پس جیسے چاہو جہاں چاہو جس وقت چاہو اور جن الفاظ کے ساتھ چاہو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پڑھو اور ان کے دربار عالی میں مہکتے پھولوں کے گلدستے پیش کرتے رہو اور یہی وہ واحد عمل ہے جس کے ایک مرتبہ کرنے سے اللہ کی طرف سے اس کا دس مرتبہ جواب ملتا ہے یہی وہ واحد عمل ہے جو رفع درجات اور اللہ عزوجل ورسول ﷺ سے قرب کا ذریعہ ہے اور یہی وہ واحد عمل ہے جو کوثر سے سیرابی کا وسیلہ میزان کا ثقیلہ اور پل صراط سے بسہولت گزرنے کا ذریعہ ہے۔ یہی وہ واحد عمل ہے جس سے جنت وسیع اور قریب ہوتی ہے اور جہنم تنگ اور اس کی آگ ٹھنڈی ہوجاتی ہے اور یہی وہ واحد عمل ہے جو مغفرت وبخشش کا ذریعہ اور نار جہنم سے آزادی کا مژدہ بنتا ہے اور یہی وہ واحد عمل ہے جس سے ایمان تازہ، چہرہ پرنور اور زندگی پرامن وپرسکون ہوجاتی ہے۔ پس اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر خوب خوب درود وسلام بھیجو دیکھو یہی وہ واحد عمل ہے جس سے رحمت باری کے دروازے کشادہ ہوتے ہیں اور یہی وہ واحد عمل ہے جو صدقہ وخیرات کا نعم البدل بنتا ہے اور جس سے آفات وبلیات دور ہوجاتی ہیں۔

یہی وہ واحد عمل ہے جو گھروں میں قندیل بن کر چمکتا ہے اور جس سے قبریں روشن ومنور ہوجاتی ہیں۔ یہی وہ واحد عمل ہے جس سے سکرات موت آسان ہوتی ہے اور فرشتوں کی صدائے "یٰاَیَّتُھَا

النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ" سنائی دیتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

شہر یار ارم، تاجدار حرم — نو بہار شفاعت پہ لاکھوں سلام
عرش کی زیب وزینت پہ عرشی درود — فرش کی طیب وزینت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

نقطۂ سرِّ وحدت پہ یکتا درود — مرکز دور کثرت پہ لاکھوں سلام
فتح بابِ نبوت پہ بے حد درود — ختم دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

ماہِ لاہوتِ خلوت پہ لاکھوں درود — شاہ ناسوتِ جلوت پہ لاکھوں سلام
کنز ہر بے کس و بے نوا پردرود — حرز ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

مَوْلَایَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا — عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اجمعین

تمت

مآخذ ومراجع

مرتب: مولانا نسیم احمد صدیقی نوری

مبلغ اسلام حضرت علامہ سید سعادت علی قادری دام فیوضہم نے درود شریف کے اس حسین گلدستہ کی ایک ایک برگ گل کو جن گلستانوں سے حاصل کیا ہے، فقیر نے بھی ان گلستانوں کی رسائی حاصل کر کے اپنی مشام جاں کو معطر ومعنبر کیا ہے اور فیوضات نبوت کے ریحان سے مستفاد گلستان ومرغزار کے نام مع باغبان سطور ذیل میں رقم کر دیئے ہیں۔

نمبر	کتاب	مصنف
۱۔	بخاری شریف	امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمہ
۲۔	تاریخ الکبیر	امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمہ
۳۔	الادب المفرد	امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمہ
۴۔	مسلم شریف	امام مسلم بن الحجاج علیہ الرحمہ
۵۔	ابوداؤد شریف	امام سلیمان بن الاشعث علیہ الرحمہ
۶۔	جامع الترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی علیہ الرحمہ
۷۔	سنن نسائی	امام احمد بن شعیب النسائی علیہ الرحمہ
۸۔	سنن ابن ماجہ	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ علیہ الرحمہ
۹۔	مشکوٰۃ المصابیح	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ علیہ الرحمہ
۱۰۔	تفسیر صاوی علی الجلالین	الشیخ احمد صاوی مالکی علیہ الرحمہ
۱۱۔	تفسیر روح المعانی	حضرت محمود آلوسی بغدادی علیہ الرحمہ
۱۲۔	تفسیر در منثور	حضرت امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ
۱۳۔	المستدرک علی الصحیحین	امام ابوعبداللہ الحاکم النیشاپوری علیہ الرحمہ
۱۴۔	معجم کبیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی علیہ الرحمہ

نمبر	کتاب	مصنف
۱۵۔	معجم اوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی علیہ الرحمہ
۱۶۔	عمدۃ القاری شرح بخاری	امام بدرالدین عینی علیہ الرحمہ
۱۷۔	مواہب اللدنیہ	امام شہاب الدین احمد قسطلانی علیہ الرحمہ
۱۸۔	زرقانی علی المواہب	امام محمد بن عبدالباقی علیہ الرحمہ
۱۹۔	شفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ	امام قاضی عیاض علیہ الرحمہ
۲۰۔	نسیم الریاض	امام شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمہ
۲۱۔	حلیۃ الاولیاء	امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی علیہ الرحمہ
۲۲۔	سیرت حلبیۃ	امام علی بن برہان الدین حلبی علیہ الرحمہ
۲۳۔	الابریز ملفوظات شاہ عبدالعزیز دباغ	مرتب امام احمد بن مبارک علیہ الرحمہ
۲۴۔	الاصابہ فی تمیز الصحابہ	امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ
۲۵۔	معارج النبوت	علامہ معین الدین واعظ کاشفی علیہ الرحمہ
۲۶۔	دلائل الخیرات	امام عبدالرحمٰن جزولی علیہ الرحمہ
۲۷۔	مطالع المسرات	علامہ محمد مہدی بن احمد بن علی الفاسی علیہ الرحمہ
۲۸۔	نزہۃ المجالس	امام عبدالرحمٰن صفوری علیہ الرحمہ
۲۹۔	کشف الغمہ عن جمیع الامہ	امام عبدالوہاب بن احمد الشعرانی علیہ الرحمہ
۳۰۔	مثنوی شریف	مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمہ
۳۱۔	القول البدیع	امام شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی علیہ الرحمہ
۳۲۔	مدارج النبوت	شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ
۳۳۔	جذب القلوب الی دیار المحبوب	شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ
۳۴۔	مرقاۃ المفاتیح	امام ملا علی قاری علیہ الرحمہ
۳۵۔	حجۃ اللہ علی العالمین	امام محمد یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمہ

۳۶۔	سعادۃ الدارین	امام محمد یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمہ
۳۷۔	افضل الصلوۃ	امام محمد یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمہ
۳۸۔	القول الجمیل	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ
۳۹۔	فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ
۴۰۔	لسان العرب	علامہ ابن منظور افریقی علیہ الرحمہ
۴۱۔	راحۃ القلوب	ملفوظات بابا فرید گنج شکر علیہ الرحمہ
۴۲۔	روض الریاحین	امام یافعی علیہ الرحمہ
۴۳۔	احیاء العلوم	امام محمد غزالی علیہ الرحمہ
۴۴۔	کیمیائے سعادت	امام محمد غزالی علیہ الرحمہ
۴۵۔	فتح الربانی	سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ
۴۶۔	شرح صحیح البخاری	ابی الحسن علی بن عبدالملک بطال علیہ الرحمہ
۴۷۔	فتح الباری شرح بخاری	امام احمد بن علی ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ
۴۸۔	اخبار الاخیار	شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ
۴۹۔	آداب الاخیار	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ
۵۰۔	آب کوثر	مفتی محمد امین صاحب
۵۱۔	شہاب نامہ	قدرت اللہ شہاب مرحوم
۵۲	خزینہ کرم	انور قدوائی صاحب
۵۳۔	جلاء الافہام	نائب امام الوہابیہ ابن قیم

درود پاک کے فضائل

جذب القلوب میں مندرجہ ذیل فوائد بیان کیے گئے ہیں۔

(۱) ایک بار درود پاک پڑھنے سے دس گناہ معاف ہوتے ہیں' دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ دس درجے بلند ہوتے ہیں۔ دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

(۲) درود پاک پڑھنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔

(۳) درود پاک پڑھنے والے کا کندھا جنت کے دروازے پر حضور ﷺ کے کندھے مبارک کے ساتھ چھو جائے گا۔

(۴) درود پاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب سے پہلے آقائے دو جہاں ﷺ کے پاس پہنچ جائے گا۔

(۵) درود پاک پڑھنے والے کے سارے کاموں کے لئے قیامت کے دن حضور ﷺ متولی (ذمہ دار) ہو جائیں گے۔

(۶) درود پاک پڑھنے سے دل کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔

(۷) درود پاک پڑھنے والے کو جانکنی میں آسانی ہوتی ہے۔

(۸) جس مجلس میں درود پاک پڑھا جائے اس مجلس کو فرشتے رحمت سے گھیر لیتے ہیں۔

(۹) درود پاک پڑھنے سے سید الانبیاء حبیب خدا ﷺ کی محبت بڑھتی ہے۔

(۱۰) رسول اللہ ﷺ خود درود پاک پڑھنے والے سے محبت فرماتے ہیں۔

(۱۱) قیامت کے دن سید دو عالم نور مجسم ﷺ درود پاک پڑھنے والے سے مصافحہ کریں گے۔

(۱۲) فرشتے درود پاک پڑھنے والے کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔

(۱۳) فرشتے درود پاک پڑھنے والے کے درود شریف کو سونے کی قلموں سے چاندی کے کاغذوں پر لکھتے ہیں۔

(۱۴) درود پاک پڑھنے والے کا درود شریف فرشتے دربار رسالت میں لے جا کر یوں عرض کرتے ہیں یارسول اللہ ﷺ! فلاں کے بیٹے فلاں نے حضور کے دربار میں درود پاک کا تحفہ حاضر کیا ہے۔

(۱۵) درود پاک پڑھنے والے کا گناہ تین دن تک فرشتے نہیں لکھتے۔

فروغ اہلسنّت کے لئے......امام اہلسنّت کا دس نکاتی پروگرام

۱۔ عظیم الشان مدارس کھولے جائیں، باقاعدہ تعلیمیں ہوں۔

۲۔ طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں۔

۳۔ مدرسوں کی بیش قرار تنخواہیں ان کی کاروائیوں پر دی جائیں۔

۴۔ طبائع طلبہ کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے معقول وظیفہ دے کر اس میں لگایا جائے۔

۵۔ ان میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دے کر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریرًا و تقریرًا و وعظًا و مناظرۃً اشاعت دین و مذہب کریں۔

۶۔ حمایت مذہب و رد بد مذہباں میں مفید کتب و رسائل مصنفوں کو نذرانے دے کر تصنیف کرائے جائیں۔

۷۔ تصنیف شدہ اور نو تصنیف شدہ رسائل عمدہ اور خوشخط چھاپ کر ملک میں مفت تقسیم کئے جائیں۔

۸۔ شہروں شہروں آپ کے سفیر نگراں رہیں جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظرہ یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ سرکوبی اعداء کے لئے اپنی فوجیں، میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔

۹۔ جو ہم میں قابل کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انہیں مہارت ہو لگائے جائیں۔

۱۰۔ آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایت مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیمت و بلاقیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔

حدیث کا ارشاد ہے کہ "آخر زمانہ میں دین کا کام بھی درم و دینار سے چلے گا" اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق و مصدوق ﷺ کا کلام ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد ۱۲، صفحہ ۱۳۳)

ہفت واری اجتماع

[illegible] ۱۰ بجے رات کو نور مسجد [illegible] مختلف علمائے اہلسنّت مختلف [illegible]

مفت سلسلہ اشاعت۔

[illegible] کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مقتدر علمائے اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ [illegible]

مدارس حفظ و ناظرہ:۔

[illegible] کے تحت رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

درس نظامی:۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے تحت رات کے اوقات میں درس نظامی کی کلاسیں بھی لگائی جاتی ہیں جس میں ابتدائی پانچ درجوں کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔

کتب و کیسٹ لائبریری:۔

جمعیت کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علمائے اہلسنّت کی کتابیں مطالعہ کے لیے اور کیسٹیں سماعت کے لیے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات رابطہ فرمائیں۔

پیارے بھائیو! تم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں تمہیں فتنے میں ڈال دیں تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں ان سے بچو اور دور بھاگو دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا یہ سب بھیڑیئے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم، رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں حضور سے صحابہ روشن ہوئے، ان سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے ان سے ہم روشن ہوئے اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو وہ نور یہ ہے کہ اللہ و رسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے خدا اور رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔